

عراق

سلورینڈر

ہوتا تو تھا
کھینے کی
پہ پڑنے

پیر ٹال

ن سے

تے تو کم از کم

ابھی ضرور تھے

پیشہ

مکتبہ ناول

Wahed Lecturer

منظم کلیم ایم اے

www.urdufanz.com

یوسف برادرز

پاک گیٹ
ملتان

کر رہے تھے جس اور جو مجرم پہلے ہی خوفزدہ ہو جائیں وہ بیچارے عمران۔ سے کیا مقابلہ کریں گے اس لئے آپ ایسے قدر مجرم کیوں سامنے نہیں لاتے جو عمران کی ٹکر کے ہول۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے ایک ناول کا پلاٹ بھی لکھ کر بھیجا ہے جس میں پاکشیا کے ایک دوست ملک کے صدر کو مجرم قتل کر کے اس کی جگہ لے لیتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

عثمان پر صفت صاحب! آپ نے واقعی خط لکھتے ہیں بے حد محنت کی ہے میں اس محنت کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ محنت کرنا ایک اچھی عادت ہے اور اس عادت کو برقرار رکھنا بہت ہی اہم ہے۔ ہر میدان میں کامیابی کا دار و مدار محنت پر ہی ہوتا ہے باقی رہی سہا، غریب کے رعب اور دبدبے اور مجرموں کے خوفزدہ ہونے کی، تو آپ نے نتیجہ ایک دوسرے سے یہ نکالا ہے۔ مجرم عمران کی صلاحیتوں کا معلوم کر کے خوفزدہ نہیں ہوتے بلکہ وہ مزید محتاط اور فعال ہو جاتے ہیں۔ ویسے بھی اگر مخالف کی صلاحیتوں کا پہلے سے علم ہو جائے تو آدمی بے خبری میں نہیں مارا جاتا۔ آپ نے کسی ناول میں بھی نہ پڑھا ہوگا کہ مجرم خوفزدہ ہو کر مشن مکمل کرنے کی کوشش کے بغیر ہی بھاگ گئے ہوں۔ باقی رہا آپ کے ناول کا پلاٹ! تو مختصر اگر ایسا ممکن ہوتا کہ کسی ملک کے صدر کو قتل کر کے اس کی جگہ مجرم اپنے آدمی۔ لے آتے تو پھر اب تک پوری دنیا پر مجرموں کی ہی حکومت ہوتی۔ انہیں لمبے پونڈے پلان بنانے، بے پناہ بھاگ دوڑ کرنے۔ اپنے آدمی مروانے کی ضرورت ہی نہ رہتی۔ ویسے پلیز! آپ یہ آسان سادہ نوجوانوں کا۔ نہ مینچا دیجیے گا ورنہ۔

والسلام

منظر حکیم ایم۔ اے

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی جولیا نے چونک کر ہاتھ میں موجود اخبار ایک طرف رکھا اور رسیور اٹھالیا۔
جولیا سپیکنگ۔ جولیا کا لہجہ بے حد خوشگوار تھا۔ کیونکہ صبح صبح وہ ابھی چائے پی کر اخبار پڑھنے میں مصروف تھی اور یہ ایسا وقت ہوتا ہے جب جولیا کا ذہن بالکل فریش ہوتا ہے۔
ایکسٹنڈ۔ دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی اور جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

یس سر۔ جولیا نے اس بار مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔
آج شام شیرٹن ہوٹل کے ہال میں ایک فیشن شو ہو رہا ہے۔ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی سیٹیں بک ہو چکی ہیں۔ ایکسٹنڈ۔
نے سٹ لہجے میں کہا۔ لیکن جولیا کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی انہونی ہوئی ہو گئی ہو۔ ایکسٹنڈ اور انہیں نہ صرف فیشن شو میں بھیج رہا تھا بلکہ اس نے

خود ہی سیٹیں بھی کب کرائی تھیں۔
 "یس سر! — ہم نے وہاں کسے چیک کرنا ہے۔" جولیانے
 مودبانہ لہجے میں پوچھا۔ کیونکہ اس کے ذہن میں فوری طور پر یہی خیال آیا تھا
 کہ لازماً اس فیشن شو میں کوئی مجرم بھی شرکت کر رہا ہوگا اس لئے انہیں
 بھیجا جا رہا ہے۔

"کسی کو چیک نہیں کرنا۔ فیشن شو دیکھنا ہے تم لوگوں نے، اور
 پس۔" اکیٹو نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ — مم — مم — مگر سر۔" جولیانے زبان سے بے پناہ
 حیرت کی وجہ سے الفاظ ہی نہ نکل سکے۔

یہ واقعی انتہائی حیرت انگیز بات تھی کہ اکیٹو جیسا آدمی انہیں صرف
 فیشن شو دیکھنے کے لئے بھیج رہا تھا۔

"میں تمہاری بات سمجھ گیا ہوں۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ جب
 کوئی کیس نہیں ہوتا تو تم لوگ اپنے اپنے فلیٹیوں میں گھسے رہتے ہو۔"

یا پھر ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرتے رہتے ہو۔ حالانکہ
 ایسا ہونا انہیں چاہیئے۔ سیکرٹ سروس کے ارکان کو بھرپور معاشرتی

اور سماجی زندگی گزارنی چاہیئے تاکہ انہیں زیادہ سے زیادہ تجربات حاصل
 ہو سکیں۔ کتابوں کے مطالعے سے زیادہ انسانوں کا مطالعہ تم لوگوں

کے لئے فائدہ مند رہے گا۔ گڈ بائی۔" اکیٹو نے کہا اور
 اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور جولیانے چند لمحے تو حیرت سے آنکھیں

مچاڑے اور منہ سیٹی بجانے کے سے انداز میں کھوئے ریور پکٹ سے بیٹھی رہ گئی۔
 ایک لمحے کے لئے اسے خیال آیا کہ یہ فون اکیٹو کا نہیں ہو سکتا۔ لیکن پھر

اس نے خیال بدل دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے دل میں خود بخود بے پناہ
 مسرت کی ایک لہر سی دوڑ گئی۔ اسے اکیٹو پہلے سے زیادہ عظیم نظر آنے
 لگا جو اپنے ماتحتوں کا ہر پہلو سے خیال رکھتا ہے۔ اس نے کریڈل و باکر
 جلدی جلدی صفدر کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"صفدر سپیکنگ۔" چند لمحوں بعد صفدر کی آواز سنائی دی۔
 "جولیا بول رہی ہوں۔ کیا ہو رہا ہے؟" جولیانے مود وافی

بے پناہ خوش گوار ہو گیا تھا۔
 "اوہ میں جولیا! — ہونا کیا ہے۔ ابھی ناشتہ کیا ہے اور اب

ایک کتاب پڑھ رہا ہوں۔" صفدر کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔
 "ابھی چیف باس کا فون آیا ہے۔" جولیانے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! — تو کیا کوئی نیا کیس شروع ہو گیا ہے؟" صفدر
 نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ بلکہ اکیٹو نے ہمیں معاشرتی اور سماجی زندگی میں بھرپور
 طور پر حصہ لینے کا حکم دیا ہے۔" جولیانے سنتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب میں جولیا! — یہ آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں؟ —
 میں سمجھا نہیں۔" صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں بھی پہلے نہیں سمجھی تھی۔" اکیٹو نے فون کر کے کہا ہے
 کہ آج شام کو شیرٹن ہوٹل کے ہال میں فیشن شو منعقد ہو رہا ہے۔ اور

سیکرٹ سروس کے ارکان کے لئے سیٹیں کب ہو چکی ہیں؟ — جولیا
 نے جواب دیا۔

"اوہ! — تو پھر واقعی کوئی نیا کیس شروع ہو گیا ہے؟" صفدر

تاثرات واضح طور پر موجود تھے۔ اور جولیا نے اختیار قہر بھرا کر سنس پڑی۔
 "ہے نا حیرت انگیز بات۔۔۔ ویسے ایک بات ہے صدف نے!
 چیف ہاس کتنا عظیم ہے کہ اسے ہماری زندگی کے ہر پہلو کا خیال رہتا
 ہے۔۔۔ جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

واقعی میں جولیا!۔۔۔ لیکن سچی بات یہ ہے کہ مجھے اب تک
 اس بات کا یقین نہیں آ رہا کہ ایکسٹو بغیر کسی کیس کے ہمیں صرف فیشن شو
 دیکھنے بھیج رہا ہو۔۔۔ صدف نے کہا۔

"اُسے جھوٹ بولنے کی آخر ضرورت ہی کیا ہے۔۔۔ جولیا نے
 منہ بندتے ہوئے جواب دیا۔

اوہ ہاں!۔۔۔ واقعی اگر کوئی بات ہوتی تو وہ کیوں چھپاتا۔ بہر حال
 ٹھیک ہے۔۔۔ میرے خیال میں بڑا عرصہ ہو گیا ہے کہ ہم اس قسم
 کی تفریحات سے یکسر کٹے ہوئے تھے۔۔۔ آج واقعی لطف آتے
 گا۔۔۔ اب پروگرام کیا ہے۔۔۔ صدف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
 پروگرام تو اب بنانا ہے ہم نے۔۔۔ تم ایسا کرو کہ سب کو فون کر
 کے اکٹھا کرو اور میرے پاس آ جاؤ۔۔۔ یہاں بیٹھ کر باقاعدہ پروگرام
 بنالیں گے۔۔۔ آج کا پلنگ میری طرف سے ہو گا۔۔۔ جولیا نے
 مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ!۔۔۔ ویری گڈ میں جولیا!۔۔۔ یہ واقعی بہترین آفر ہے لیکن
 ایک شرط ہے کہ آج آپ ہمیں خود اپنے ہاتھوں سے پکا کر پلنگ کھلائیں
 گی۔۔۔ اور وہ بھی سویٹ ڈشز کا پلنگ۔۔۔ صدف نے ہنستے
 ہوئے کہا۔

نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
 "ارے نہیں۔۔۔ میں بتا تو رہی ہوں کہ پہلے میں بھی یہی سمجھی تھی
 چنانچہ میں نے پوچھا کہ وہاں کے چیک کرنا ہے۔۔۔ تو معلوم ہے
 چیف ہاس نے کیا جواب دیا۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 "آپ تو پھیلیاں بچھو رہی ہیں۔۔۔ صدف نے جواب دیا اور
 جولیا کھل کھلا کر سنس پڑی۔

"واقعی یہ پہلی ہے۔۔۔ ایکسٹو نے جواب دیا کہ ہم نے صرف اور
 صرف فیشن شو دیکھا ہے اور بس۔۔۔ جولیا نے جواب دیا وہ تصویر
 ہی تصویر میں صدف کی حالت سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔
 "میں نہیں مانتا۔۔۔ بغیر کسی چکر کے وہ ہمیں صرف فیشن شو دیکھنے
 کبھی نہیں بھیج سکتا۔۔۔ صدف نے کہا۔

منہیں۔۔۔ اس بار واقعی ایسا نہیں ہے۔۔۔ چیف ہاس نے
 کہا ہے کہ اس نے محسوس کیا ہے کہ جب کوئی کیس سیکرٹ سروس کے
 پاس نہ ہو تو وہ اپنے فلیٹوں میں بند ہو جاتے ہیں۔ یا آپس میں
 باتیں کرتے رہتے ہیں۔۔۔ حالانکہ انہیں بھرپور معاشرتی اور سماجی
 زندگی گزارنی چاہیے۔۔۔ اس طرح زندگی کے عجیب بات چل ہوتے
 ہیں۔۔۔ ایکسٹو نے کہا ہے کہ کتابوں کے مطالعے سے زیادہ
 انسانوں کا مطالعہ ہم لوگوں کے لئے فائدہ مند رہے گا۔۔۔ جولیا
 نے ایکسٹو کی بات دوہراتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔۔۔ حیرت ہے۔۔۔ یہ آج سورج کہیں مغرب
 سے تو طلوع نہیں ہو گیا۔۔۔ صدف کے لہجے میں یقین نہ کرنے والے

”اوہ اتنی جلدی — اس کے لئے تو بازار سے سامان خریدنا ہوگا۔“
جولیانے کہا۔

”کوئی بات نہیں — ہم پنچ لیٹ کر لیں گے — ویسے آپ سامان مجھے لکھا دیں۔ میں بازار سے لینا آؤں گا۔“ اور پھر ہم آپ کے اسٹنٹ باورچی بن جائیں گے — ہدایات آپ دیں گی۔ پکائیں گے ہم —“ صدف بھی پوری طرح موڈ میں تھا۔

”اوہ نہیں — سامان میں لے آؤں گی — ٹھیک ہے۔ آج ایسے ہی سہی“ — جولیانے ہنستے ہوئے کہا۔

”وہ عمران کو بھی بلاؤ ہے۔“ — صدف نے اچانک ایک خیال آتے ہی پوچھا۔

”ہاں ہاں — کیوں نہیں“ — جولیانے ذرا جواب دیا۔
”لیکن یہ معلوم نہیں کہ اکیسٹو نے اس کی سیٹ بک کرائی ہے یا نہیں۔

ایسا نہ ہو کہ آخری لمحات میں پتہ چلے کہ اس کی سیٹ ہی بک نہیں ہوئی — تو پھر سارا مزہ ہی کد کرا ہو جائے گا۔“ — صدف نے کہا۔

”تم فکر نہ کرو — میں چیف سے بات کرتی ہوں — آخر وہ ہمارا ساتھ ہی ہے — اگر اکیسٹو نے نہیں بھی کرائی ہوگی تو اب کرا دیگا۔

اس کے لئے سیٹ بک کرنا کون مشکل ہے“ — جولیانے جواب دیا۔

”ویسے تو عمران خود ایسے کاموں میں ماہر ہے — لیکن پھر بھی کچھ اچھا نہیں لگتا کہ وہ اپنے لئے خود سیٹ بک کراتا پھرے۔“ — صدف

نے جواب دیا۔

”تم فکر نہ کرو — سب ٹھیک ہو جائے گا — تم سب ساتھیوں کو لے کر ایک گھنٹے بعد پہنچ جاؤ۔“ — میں اس دوران منور سے سامان

لے آؤں گی۔“ — جولیانے کہا اور پھر خدا حافظ کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے دل میں واقعی بے پناہ مسرت کی لہر سی اٹھ رہی تھی

وہ چند لمبے بیٹھی سوچتی رہی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ پہلے عمران کو فون کرے یا اکیسٹو سے پوچھ لے۔

آخر اس نے فیصلہ کیا کہ پہلے اکیسٹو سے بات کر لی جائے۔ چنانچہ اس نے رسیور اٹھایا اور اکیسٹو کے مخصوص نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

”اکیسٹو“ — رابطہ قائم ہوئے ہی دوسری طرف سے اکیسٹو کی مخصوص آواز ابھری۔

جولیانے بول رہی ہوں ہاں — میں نے یہ پوچھنے کے لئے فون کیا ہے کہ کیا آپ نے ہمارے ساتھ عمران کی سیٹ بھی بک کرا دی ہے یا نہیں۔

جولیانے بڑے محتاط لفظوں میں بات کرتے ہوئے کہا۔
”میں نے سیکرٹ سروس کے اہلکاران کی سینیں بک کرائی ہیں — عمران

سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں ہے۔“ — ویسے وہ اپنے طوط پر تم لوگوں کے ساتھ جانا چاہتا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔“ — اکیسٹو

نے سرد لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور جولیانے بے اختیار ہونٹ پھینچ لئے۔ اسے عمران کے معاملے میں

اکیسٹو کی سرد مہری سے ہمیشہ شکوہ رہا تھا۔ لیکن ظاہر ہے کہ وہ اکیسٹو کو کچھ کہہ نہ سکتی تھی۔ اس لئے ہمیشہ خون کے گھونٹ پی کر رہ جاتی تھی ہر حال

اتنا معلوم ہو گیا کہ عمران کی سیٹ بک نہیں ہے۔ اس نے کریڈل دبا کر

انکوائری سے شیرٹن ہوٹل کے نمبر معلوم کئے اور پھر شیرٹن ہوٹل کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔
لیس — شیرٹن ہوٹل — رابطہ قائم ہوتے ہی ایک کاروباری سے

لبجے میں جواب ملا۔
"میں رات کے فیشن شو کے لئے ایک سیٹ بک کرنا چاہتی ہوں۔
سپیشل انکوائری میں" — جولیانے باوقار لہجے میں کہا۔
"اوہ سو ری محترمہ! — آپ نے بہت لیٹ فون کیا ہے۔ فیشن شو
کی تمام سیٹیں ایک ہفتہ پہلے ہی بک ہو چکی ہیں۔ ہم معذرت خواہ
ہیں۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا
جولیانے رسیور رکھا اور بیٹھی ہونٹ کاٹتی رہی۔ پھر اس نے کچھ سوچتے
ہوئے جلدی سے دوبارہ رسیور اٹھایا اور عمران کے فلیٹ کے نمبر ڈائل کر کے
شروع کر دیئے۔

ارے بھائی ناشتہ تو کر لینے دو۔۔۔ بڑی مشکل سے باورچی صاحب
کی منتیں کر کے ناشتہ ملتا ہے۔ اور اب آپ فون کر کے اسے بھی
ٹھنڈا کرنا چاہتے ہیں؟ — دوسری طرف سے عمران کی بھنائی ہوتی
آواز سنائی دی۔

"میں جولیا بول رہی ہوں۔۔۔ جولیانے ہونٹ دباتے ہوئے کہا۔
"تولیہ — کمال ہے۔ اب بولنے والے تولیے بھی بن گئے
ہیں۔ چلو اچھا ہے۔ ورنہ ہوٹل میں لٹکے ہوئے تولیے سے ایک
ہزار آدمی ہاتھ صاف کرتے رہتے ہیں۔ اور تولیے کی شکل بگڑتی
رہتی ہے لیکن وہ بیچارہ بول ہی نہ سکتا تھا۔ اب کم از کم گالیاں

تو دیا رہے گا۔۔۔ ویسے میں ناشتے کے بعد ٹشو پیپر سے ہاتھ پونچھ لیتا
ہوں۔ اس لئے اگر کوئی بولنے والا ٹشو مل جائے تو مجھے بھجوا دینا
ہائیں ہی کریں گے۔ عمران کی زبان ظاہر ہے چل پڑے تو
بریک آسانی سے نہ لگتی تھی۔

"تم نے بکواس کر لی۔۔۔ اب ناشتہ ٹھنڈا نہیں ہو رہا۔۔۔ جولیا
نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ناشتہ اور ٹھنڈا۔۔۔ لا حول و لا۔۔۔ کیا بد ذوقی کی بات ہے۔
ناشتہ ٹھنڈا ہو جائے تو وہ ناشتہ کی بجائے برناشتہ ہو جاتا ہے۔ یا
سلیس لفظوں میں اسے سیناشتہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ ویسے آپ کی
اطلاع کے لئے عرض ہے کہ میں ناشتہ کرتا ہی نہیں۔ بلکہ
ناشتہ مجھے کرتا ہے۔ اس لئے وہ بے چارہ مجھے ٹھنڈا نہیں ہونے
دیتا۔ البتہ اگر آپ نے ناشتہ کرنا ہو اور وہ بھی ٹھنڈا۔۔۔ تو آپ
ایسا کریں کہ رس ملائی کا ناشتہ کر لیں۔ صحت بھی اچھی رہے گی
اور ناشتہ بھی ٹھنڈا ہو گا۔ لیکن ایک بات ہے ناشتہ مذکر ہوتا
ہے اور رس ملائی مونث۔ اس لئے رس ملائی والے ناشتے کو
ناشتہ کی بجائے ناشتی کہنا مناسب ہو گا۔ واہ کیا خوبصورت لفظ
ہے ناشتی؟ — عمران نے خود ہی مزے لیتے شروع کر دیئے۔

"خدا کی پناہ! — تمہاری زبان تو میریٹھ کی قلینچی سے بھی زیادہ تیز ہے
میری بات سنو! — آج ہم سب شیرٹن ہوٹل میں ہونے والے فیشن شو
دیکھنے جا رہے ہیں۔ ایکسٹوٹے ہماری سیٹیں بک کر لائی ہیں۔ اور
تم نے بھی ساتھ جانا ہے اس لئے تم فوراً اپنی سیٹ بک کر لو۔ اور ہاں!

آج دوپہر کو میں نے سیکرٹ سروس کے ارکان کو پنچ اپنے فلیٹ میں کھانے کی دعوت دی ہے۔ میں خود پکاؤں گی اور سوپٹ ڈشیز — تم آجانا۔ جویا نے جلدی جلدی کہا اور پھر بخیر عمران کی بات سُننے اس نے جلدی سے رسیور رکھ دیا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران کی بجواسی اسی طرح سننی رہی تو پھر پنچ ہو گیا۔ لیکن اسے معلوم تھا کہ اب عمران سیٹ ٹیبل کرائے گا اور پنچ کرنے بھی آجائے گا۔ چنانچہ وہ ابھی اور باتھ روم میں گھس گئی تاکہ لباس بدل کر بازار جا کر سامان لے آئے۔

سرخ رنگ کی کار ہوٹل سٹور سینڈ کی پارکنگ میں رُکی اور پھر باوردی ڈرائیور نے جلدی سے نیچے اتر کر بڑے احترام بھرے انداز میں کار کا کچھلا دروازہ کھول دیا۔ اور کار میں سے ایک خوبصورت لڑکی باہر نکلی اس نے گہرے سرخ رنگ کا بڑا خوبصورت سکرٹ پہن رکھا تھا وہ غیر ملکی تھی لیکن حسن کا ایک مجسم نمونہ تھی۔

لڑکی کے باہر نکلتے ہی پارکنگ اور اس سے ملحقہ علاقے میں موجود ہر شخص کی نظریں اس پر جیسے چپک کر رہ گئیں۔ اسی لمحے دوسری طرف سے کار کا دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا خالص مضبوط جسم اور وجہ شخصیت کا حامل نوجوان باہر نکلا۔ اس کے جسم پر جدید تراش اور انتہائی قیمتی کپڑے کا گرم سوٹ تھا۔ ملے نیلے رنگ کے اس سوٹ نے اس کی دیباخت میں کچھ اور اضافہ کر دیا تھا۔

آؤ جم — میں نے سنا ہے کہ یہ پاکیشیا کا سب سے خوبصورت

تھی لیکن مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ اس قدر شاندار اور خوبصورت بھی ہو سکتا ہے۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تشریف لیتے جناب! — ادھر آپ کی میز ہے۔ انتہائی شاندار موقع پر — وہاں سے آپ پورے ہال کی سجاوٹ سے محفوظ ہو سکیں گے۔" سپروائزر نے اسی طرح مسرت بھرے لہجے میں کہا جیسے ہوٹل کی تعریف کی بجائے اس کی اپنی تعریف کی جا رہی ہو۔ اور پھر وہ انہیں ایک کونے میں موجود ایک میز کی طرف لے گیا۔ یہ میز واقعی ایسے موقع پر تھی کہ یہاں سے ہال کو چاروں طرف سے دیکھا جاسکتا تھا۔ اور سپروائزر نے بڑے مودبانہ انداز میں مینوان کے سامنے رکھ دیا۔

"آرڈر سروس — سپروائزر نے کہا۔

"آپ کے ہوٹل کا جو سب سے اچھا مشروب ہے وہ لے آؤ۔" لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس مادم" — سپروائزر نے کہا اور تیزی سے واپس ٹرٹ گیا۔

"مادم! — میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ آخر آپ نے اچانک اس ملک میں آنے کا پروگرام کیوں بنالیا — یہاں ایسے ہوٹلز کتنے ہوں گے — میں نے تو بہر حال یہ دیکھا ہے کہ یہ خاصا پس ماندہ ملک ہے۔" نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن لہجہ مودبانہ ہی تھا۔

"تمہاری بات درست ہے جم — یہ واقعی ایک پس ماندہ ملک ہے۔ لیکن میں نے یہاں آنے کا فیصلہ بہت سوچ سمجھ کر کیا ہے اور تمہیں جلد ہی اس بارے میں معلوم ہو جائے گا۔" لڑکی

ہوٹل ہے۔" — لڑکی نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"عجارت اور فزائن تو واقعی شاندار ہے۔" نوجوان نے تعریف بھرے انداز میں کہا۔ اس کی نظریں عمدت پر جمی ہوئی تھیں۔

اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ قدم بڑھاتے ہوئے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ انتہائی شاندار جوڑا تھا۔ اس لئے ہر شخص انہیں تعریف بھرے انداز میں دیکھ رہا تھا۔

سنور سینٹر ہوٹل کے خوبصورت مین ہال میں گہما گہمی واقعی کافی سے زیادہ تھی۔ شہر کے اعلیٰ طبقے کے افراد وہاں موجود تھے ان میں عورتوں کی تعداد قدرے زیادہ تھی اور یہ سب عورتیں بہترین میک اپ اور انتہائی خوبصورت اور جدید لباس پہنے ہوئے تھیں۔ اسی طرح مرد بھی اپنی طرف سے بہترین ٹرائل کے سوٹوں میں ملبوس تھے۔ لیکن یہ جوڑا جیسے ہی ہال میں داخل ہوا سب کی توجہ ان کی طرف ہو گئی۔ اور پھر مردوں اور عورتوں دونوں اصناف کی نگاہوں میں تحسین کے ساتھ ساتھ رشک کے تاثرات بھی نمایاں ہو گئے۔

"آپ کا ریزرویشن نمبر — ایک سپروائزر نے جلدی سے آگے بڑھ کر بڑے مودبانہ انداز میں ان سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور نوجوان نے مسکراتے ہوئے جیب سے ایک کارڈ نکال کر سپروائزر کی طرف بڑھا دیا۔

"واقعی مادم! — انتہائی خوبصورت ہال ہے یہ — جم نے کارڈ سپروائزر کو دیتے ہوئے لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔ لیکن اس کے لہجے میں بے تکلفی کی بجائے ہلکا سا مودبانہ پن موجود تھا۔

"مجھے خوشی ہوئی ہے یہاں آکر — میں نے اس کی تعریف تو سنی

تھی۔ ویٹر نے قریب آکر ان کی میز کی طرف اشارہ کیا اور پھر واپس مڑ گیا۔ وہ لمبا ٹنگا آدمی آگے بڑھ آیا۔ قریب آکر اس نے فلیٹ اٹا رہا اور قدرے جھک گیا۔

”میرا نام جالسن ہے۔ اور مجھے ریڈ اسکوٹر سے بھیجا گیا ہے۔“
آنے والے نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔
”اوہ لیس۔ ویل کم مسٹر جالسن!۔۔۔ میرا نام مارسیلا ہے۔
اور یہ میرے ساتھی مسٹر جم ہیں۔ تشریف رکھیں۔“ لڑکی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”تھینک یو مادم!۔۔۔ اور مسٹر جم!۔۔۔ آئی ایم ویری گلیڈ ٹو میٹ یو۔“
جالسن نے بڑے بااخلاق لہجے میں کہا اور ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ فلیٹ اس نے دوبارہ سر ہر جھایا۔ لیکن اس کا کنارہ زیادہ جھکا ہوا نہ تھا۔ شکل و صورت سے وہ کوئی عام سا کاروباری آدمی لگتا تھا۔ اس کے جسم پر لباس بھی بس متوسط درجے کا تھا۔ نہ زیادہ قیمتی۔ اور نہ زیادہ کم قیمت کا۔

”آپ کیا پینا پسند کریں گے مسٹر جالسن!“
مسکراتے ہوئے کہا۔

”جو آپ پی رہی ہیں۔ میں بھی وہی پینا اپنی خوشی بختی سمجھوں گا۔“
جالسن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور لڑکی مسکرا کر قریب کھڑے ویٹر کی طرف مڑ گئی۔ جب کہ جم نے بے اختیار ہونٹ پھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر ٹکی سی ناگواری کے تاثرات اُبھر آتے تھے۔
”مسٹر جالسن!۔۔۔ آپ ہمارے لئے کیا تحفے آئے ہیں؟“

نے کہا اور پھر سامنے رکھے ہوئے مینو کو اٹھی کر پڑھنے میں مصروف ہو گئی۔
جم خاموش بیٹھا ادھر ادھر دیکھتا رہا۔

تھوڑی دیر بعد باوردی ویٹر نے سنہرے رنگ کے مشروب کے دو گلاس لاکر ادب سے ان کے سامنے رکھ دیئے۔ اور وہ دونوں اس مشروب کو گھونٹ گھونٹ کر کے پینے لگے۔

”اوہ!۔۔۔ بہت شاندار اور ذائقہ دار ہے یہ۔“ لڑکی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور جم نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

ابھی انہوں نے آدھے گلاس ہی خالی کئے ہوں گے کہ اچانک لڑکی ہال کے مین گیٹ میں داخل ہونے والے ایک آدمی کو دیکھ کر چونک پڑی۔ اس آدمی کا قد کافی نکلتا ہوا تھا اس نے گہرے رنگ کا اوور کوٹ پہن رکھا تھا۔ سر پر اسی رنگ کا فلیٹ تھا جس کو اس نے آنکھوں تک جھکایا ہوا تھا۔ جم نے بھی اُسے دیکھا لیکن وہ اس کا چہرہ نہ دیکھ سکا تھا۔
”کون ہے مادم!۔۔۔ آپ اسے دیکھ کر چونکی ہیں؟“ جم نے سرگوشیاں لہجے میں کہا۔ لیکن لڑکی نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ بدستور دروازے کی طرف دیکھتی رہی۔

وہ آدمی پہلے تو سرسری طور پر ہال کا جائزہ لیتا رہا۔ پھر وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کاؤنٹر گرل سے کوئی بات کی تو کاؤنٹر گرل نے سر ہلاتے ہوئے ایک ویٹر کو بلایا اور ویٹر اس آدمی کو لے کر جم اور مادم کی میز کی طرف بڑھنے لگا۔

اب جم چونکا ہو کر بیٹھ گیا۔ لیکن لڑکی کے چہرے پر ٹکی سی مسکراہٹ تھی۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اُسے شاید اس آدمی کی آمد کی پہلے سے توقع

بدذوقی سے لیکن ————— جانسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 آپ کی آمد پر میں بے حد مشکور ہوں مسٹر جانسن! ————— امید ہے
 کہ ہماری ملاقات دوبارہ جلد ہی ہوگی۔ ————— مادام نے مسکراتے ہوئے
 کہا اور جانسن سر ہللاتا ہوا اٹھا اور فلیٹ کو سر سے اتار کر اس نے بڑے
 وضع وارانہ انداز میں سلام کیا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔
 "میں ایسے لوگوں سے الرجک ہوں مادام! ————— خواجہ منافقت
 کرتے رہتے ہیں۔" ————— جانسن کے جانے کے بعد جم نے منہ ہلاتے
 ہوئے کہا اور مادام بڑے مترنم انداز میں ہنس پڑی۔
 "یہ ان کا پیشہ ہے جم۔" ————— مادام نے ہنستے ہوئے کہا۔
 "پیشہ ————— کیا مطلب! ————— کیسا پیشہ؟" ————— جم نے چونک
 کر پوچھا۔

"یہ صاحب گائیڈ کا کام کرتے ہیں۔" ————— یہاں غیر ملکی سیاحوں کو
 تاریخی مقامات دکھانے کا کام کرتے ہیں۔" ————— مادام نے مسکراتے
 ہوئے کہا اور جم کی آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگیں۔
 "اوہ! ————— لیکن یہ پکیٹ؟" ————— جم نے کوٹ کی اندرونی جیب
 میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

"ابھی اسے مت نکالو۔" ————— ابھی ایک اور پکیٹ بھی آتا ہے۔ اس کے
 بعد اکٹھے ہی کھولیں گے انہیں۔" ————— مادام نے مسکراتے ہوئے
 کہا اور جم نے ہاتھ واپس کھینچ لیا۔
 "دوسرا پکیٹ ————— لیکن مادام! ————— آخر یہ چکر کیا ہے۔" ————— کیا
 ہے ان پکیٹوں میں؟" ————— جم نے حیران ہو کر کہا۔

ٹٹکی نے مسکراتے ہوئے جانسن سے مخاطب ہو کر کہا۔
 "میری کیا حیثیت ہے مادام! ————— کہ میں آپ کے لئے تحفظ
 لے آؤں۔" ————— البتہ ریڈ اسکوٹر سے یہ پکیٹ مجھے دیا گیا ہے کہ میں
 اسے آپ تک پہنچاؤں۔" ————— جانسن نے کہا اور اس نے اوپر کوٹ
 کی جیب سے ایک چھوٹا سا بند پکیٹ نکالا اور بڑے موزبانہ انداز میں
 مادام کی طرف بڑھا دیا۔
 "جم! ————— پکیٹ لے کر رکھ لو۔" ————— مادام نے جم سے مخاطب ہو کر
 کہا اور جم نے جانسن کے ہاتھ سے پکیٹ لیا اور جلدی سے اسے اپنے
 کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیا۔ اسی لمحے میٹر نے مشروب کا گلاس
 لاکر جانسن کے سامنے رکھ دیا۔

"واہ! ————— بہت شاندار مشروب ہے۔" ————— تھینک یو مادام۔
 آپ کی وجہ سے آج یہ مشروب کچھ اور بھی زیادہ خوش ذائقہ محسوس ہو
 رہا ہے۔" ————— جانسن نے کہا۔

"تھینک یو مسٹر جانسن! ————— آپ اپنے باس کو میری طرف سے
 شکریہ کہہ دیں۔" ————— اور انہیں کہہ دینا کہ میں جلد ہی ان سے خود ہی
 رابطہ کروں گی۔" ————— مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیں مادام۔" ————— ضرور۔" ————— ویسے اس پکیٹ میں باس کا فون نمبر بھی
 موجود ہے۔" ————— جانسن نے مشروب کے گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔
 "اوہ ویری گڈ۔" ————— واقعی تمہارے باس کی کارکردگی بے مثال
 ہے۔" ————— تھینک یو۔" ————— مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے اجازت دیجئے۔" ————— ویسے تو آپ کی صحبت سے جانا

شیری — میں اس وقت شیری پٹیا پسند کرتی ہوں —
 مارگریٹ کے بڑے بے تکلفانہ سے لہجے میں کہا۔
 اور مادام نے قریب کھڑے ویٹر کو شیری کا ایک جام لانے کا آرڈر
 دیا اور ویٹر سر جھکا کر سلام کرتا ہوا واپس مڑ گیا۔
 "مس مارگریٹ! — آپ میرے لئے یقیناً کوئی تحفہ لے کر آتی
 ہوں گی" — مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 "اوہ لیس مادام! — یہ ہاس نے بھیج دیا ہے — انہوں نے کہا
 ہے کہ آپ کو یقیناً یہ پسند آئے گا" — مارگریٹ نے جیب سے
 سنہرے رنگ کی ایک چھوٹی سی ڈبیہ نکال کر مادام کی طرف بڑھتے ہوئے
 مسکرا کر کہا۔
 "تھینک یو — جم! — یہ لے کر رکھ لو" — مادام نے کہا اور جم
 نے وہ ڈبیہ مارگریٹ سے لے کر کوٹ کی جیب میں رکھ لی۔
 اسی لمحے ویٹر نے شیری کا پیگ لاکر مارگریٹ کے سامنے رکھ دیا اور
 مارگریٹ اسے سب کرنے لگی۔
 "آپ میری طرف سے اپنے ہاس کا شکریہ ادا کر دیں — اور
 انہیں کہہ دیں کہ میں جلد ہی خود ان سے رابطہ کروں گی" — مادام
 نے کہا۔
 "لیس مادام! — ہاس کے فون نمبر کی چٹ ڈبیہ کی اندرونی سطح پر
 چسپاں ہے" — لڑکی نے آخری گھونٹ لیتے ہوئے کہا اور پھر مینر
 پر رکھا ہوا ٹشو پیپر اٹھا کر اس سے ہونٹ صاف کرنے لگی۔
 "اب مجھے اجازت دیجئے" — مارگریٹ نے اجازت طلب نظروں

جب یہ کھلیں گے تو تم خود دیکھ لو گے — فی الحال خاموش رہو۔
 اس بار مادام نے قدرے سخت لہجے میں کہا اور جم ہونٹ دبا کر خاموش
 ہو گیا۔
 تھوڑی دیر بعد ایک خوبصورت سی لڑکی ایک ویٹر کے ہمراہ چلتی ہوئی
 ان کی مینر کی طرف آنے لگی اور جم چونک کر اسے دیکھنے لگا۔ لڑکی غیر ملکی
 تھی۔ اور اس نے خاصا جدید قسم کا لباس پہنا ہوا تھا۔ گودہ اپنی حد تک
 خاصی قبول صورت تھی۔ لیکن مادام کے سامنے اس کا حسن واضح طور پر
 پھیکا پڑ گیا تھا۔
 ویٹر مینر کی طرف اشارہ کر کے واپس چلا گیا اور لڑکی آگے بڑھ آئی
 اس کی نظروں میں جم اور مادام دونوں کے لئے پسندیدگی کے تاثرات
 نمایاں تھے۔
 "میرا نام مارگریٹ ہے — اور مجھے آپ کے پاس ٹھن تھاؤزڈنڈ
 کی طرف سے بھیجا گیا ہے" — لڑکی نے قریب آ کر مودبانہ انداز
 میں کہا۔
 "اوہ! — ویل کم ہس مارگریٹ! — میرا نام ٹوسیلا ہے — اور
 یہ میرے ساتھی جم ہیں" — مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 "مجھے آپ سے مل کر حقیقت میں بے پناہ مسرت ہوئی ہے —
 شکریہ — مارگریٹ نے بڑے پُر خلوص لہجے میں کہا اور پھر خالی
 کرسی پر بیٹھ گئی۔
 "شکریہ! — آپ کیا پٹیا پسند کریں گی" — مادام نے
 مسکراتے ہوئے پوچھا۔

عجیب کی جگہ پر۔
 شہر پر سید گریٹ اب مجھے اسید ہے کہ جلد ہی آپ سے دوبارہ
 ملاؤں گا۔ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور لڑکی سر ہلاتی
 تھی۔ وہ پھر مسکراتی ہوئی واپس دروازے کی طرف بڑھ گئی۔
 اب مجھ سے یہ سپنس برداشت نہیں ہو رہا۔
 واقعی تمہارے لئے یہ سپنس ہے۔ لیکن میرے لئے نہیں۔
 بہر حال آؤ چلیں۔ مادام نے اٹھتے ہوئے کہا اور جم نے سر ہلاتے
 ہوئے جیب سے ایک بھاری بٹوائے نکالا اور اس میں سے ایک ٹکڑا سا
 نوٹ نکال کر الیش ٹرے کے نیچے دبایا اور مادام کے پیچھے چلتا ہوا
 مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔
 چند لمحوں بعد ان کی کار خاصی تیز رفتاری سے ایک بار دلق سڑک
 پر دوڑ رہی تھی۔ مادام اور جم دونوں عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔
 مادام نے ایک چھوٹا آئینہ نکال کر اپنا میک اپ درست کرنا شروع کر دیا
 تھا جب کہ جم خاموش بیٹھا کھڑکی سے باہر عمارتوں اور چلتے ہوئے
 لوگوں کو دیکھ رہا تھا۔
 کار مختلف سڑکوں سے گزر کر ایک ایسی رہائشی کالونی میں داخل
 ہوئی جہاں انتہائی شاندار قسم کی کوٹھیاں موجود تھیں۔ ڈرائیون اور خولہ بھوتی
 میں ایک دوسری سے بڑھ چڑھ کر۔ اور ہر کوئی خاص وسیع رقبے
 میں پھیلی ہوئی تھی۔
 کار ایک شاندار اور خوبصورت کوٹھی کے بڑے سے مین گیٹ کے

سامنے رک گئی اور ڈرائیون نے تین بار ہارن بجایا تو پچھاٹک آٹو میٹک
 انداز میں کھل گیا۔ ڈرائیون کار اندر لے گیا اور ڈرائیون سے ہوتا ہوا
 اس نے انتہائی شاندار اور وسیع پورچ میں جا کر کار روکی اور جلدی سے
 اتر کر اس نے مادام والی طرف کا عقبی دروازہ کھول دیا۔
 مادام نیچے اتری اور دوسری طرف سے جم بھی نیچے اتر آیا اور وہ
 دونوں برآمدے کی طرف بڑھ گئے۔ جہاں سوٹ پہنے ایک بھاری
 جسامت کا آدمی بڑے مودبانہ انداز میں کھڑا تھا۔
 "کوئی فون تو نہیں آیا رچرڈ؟" مادام نے قریب جا کر اس
 بھاری جسم والے سے تسکمانہ انداز میں پوچھا۔
 "اوہ نو مادام۔" رچرڈ نے مودبانہ انداز میں جواب دیا۔
 "اوسکے! میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔ مجھے ڈسٹرب
 نہ کیا جائے۔" مادام نے کہا اور برآمدہ کمرے کے راہداری میں
 داخل ہو گئی۔ جم اس کے پیچھے پیچھے مودبانہ انداز میں چل رہا تھا۔ اور
 پھر ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ کر مادام ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔
 "دروازہ بند کر کے ساؤنڈ پروفیشن آؤن کر دو۔" مادام نے
 جم سے مخاطب ہو کر کہا اور جم سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا اس
 نے دروازہ لاک کیا اور پھر سائینڈ پلر پر لگے ہوئے پینل پر ایک بٹن
 دبایا اور واپس آ گیا۔
 "اب نکالو وہ پکیٹ اور ڈبیرہ۔" مادام نے مسکراتے ہوئے
 کہا اور جم پہلے تواسنے والی کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے کوٹ
 کی اندرونی جیب سے وہ پکیٹ اور ڈبیرہ نکال کر درمیانی میز پر رکھ دی۔

بجائے مسکراتے ہوئے کہا اور جم نے ڈبیر اٹھا کر اُسے کھولا تو اس کے اندر سے ایک خوبصورت لاکٹ برآمد ہوا۔ لاکٹ میں بھی انتہائی قیمتی ہیرا جڑا ہوا تھا۔

”اوہ گڈ! — مجھے دکھاؤ“ — مادام نے لاکٹ دیکھتے ہی چونک کر کہا اور جم نے لاکٹ اس کی طرف بڑھا دیا۔

مادام نے لاکٹ میں لگے ہوئے ہیرے کو دیکھا اور اس کی آنکھوں میں چمک سی اُبھر آئی۔ ہیرے کو دیکھنے کے بعد اس نے لاکٹ کی زنجیر کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ اور پھر اسے اپنے گلے میں پہن کر اٹھی اور ایک دیوار کے ساتھ لگے ہوئے قد آدم آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا جائزہ لینے لگی۔

جم خاموش بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔ لیکن اب اس کے چہرے پر ہلکی سی ناگواری کے آثار نمایاں تھے۔

مادام واپس پٹی اور دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس نے ہاتھ بٹھا کر مینر پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

”لاکٹ والی ڈبیر میں جو نمبر ہیں وہ ڈائل کرو“ — مادام نے قدرے سخت لہجے میں کہا اور جم نے سر ہلاتے ہوئے ڈبیر اٹھائی اور اس کے اندر لگی ہوئی چپٹ پر سے نمبر دیکھ کر اس نے ڈائل کر دینے دوسری طرف گھٹی نیچ رہی تھی۔

”یس — ٹن تھاؤز نڈ جیولری ہاؤس“ — دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری آواز سنائی دی۔

”میں لو سیابول رہی ہوں — مٹر جگوار سے بات کر رہی“ — لو سیابول

”پہلے پکیٹ کھولو“ — مادام نے کہا اور جم نے پکیٹ پر بندھا ہوا خوبصورت ربن کھولنا شروع کر دیا۔ اوپر والے کاغذ ہٹے تو اندر ایک چھوٹا سا باکس تھا جم نے بڑے متجسس انداز میں یہ باکس کھولا اور دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ باکس کے اندر ایک خوبصورت انگوٹھی رکھی ہوئی تھی جس کے ساتھ ایک کارڈ تھا۔

”یہ تو انگوٹھی ہے“ — جم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ”اور تمہیں اس پکیٹ سے باقی گھوڑے برآمد ہونے کی توقع تھی“ — مادام نے ہنستے ہوئے کہا اور انگوٹھی اور کارڈ لینے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

جم نے منہ بناتے ہوئے انگوٹھی اور کارڈ مادام کی طرف بڑھا دیا۔ اس کے چہرے پر واقعی مایوسی کے آثار نمایاں تھے۔ شاید اس کے ذہن میں پکیٹ سے کچھ اور برآمد ہونے کی توقع تھی۔

کارڈ پر صرف ایک فون نمبر لکھا ہوا تھا اور کچھ نہ تھا۔ مادام نے انگوٹھی پر لگے ہوئے ہیرے کو گہری نظروں سے دیکھا اور پھر اس نے انگوٹھی کی خوبصورت تراش فراش کو چمک کرنا شروع کر دیا۔ اس کے چہرے پر تحسین کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔ اس نے انگوٹھی کو اپنے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں پہنا اور پھر اسے یوں گھا کر دیکھنے لگی جیسے اس کے سامنے کا اندازہ لگا رہی ہو۔

”مادام! — اس انگوٹھی کے لئے اس قدر حیرت انگیز طاقت کار کیوں لپٹا گیا ہے“ — یہ تو عام سی انگوٹھی ہے“ — جم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”وہ ڈبیر کھولو“ — مادام نے اس کی بات کا جواب دینے کی

چیلنگ انتہائی سخت ہے۔ اس قدر اکٹھے ہیں کہے باہر جاسکتے ہیں۔ اور اگر مال پکڑا گیا تو پھر ہم سب کے لئے بڑی بڑی بھاری ہو جائے گی۔ جیگوار نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

”تم اس کی فکر نہ کرو۔ یہ میرا کام ہے۔“ مادام نے کہا۔
”اوہ نہیں مادام! یہاں سے مال باہر نکل جاتے۔ پھر آپ کا کام ہے۔ لیکن اگر مال یہیں پکڑا گیا تو صورت حال انتہائی خراب ہو جائے گی۔ اس لئے مال صرف اسی صورت میں سپلائی ہو سکتا ہے جب کہ آپ سپلائی کی بحفاظت نکاسی کے سلسلے میں میری تسلی کرادیں گی۔“ جیگوار کا لہجہ سخت تھا۔

”ٹھیک ہے۔ تو سنو! کل شیرٹن ہوٹل میں ایک بین الاقوامی فیشن شو منعقد ہو رہا ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے؟“ مادام نے کہا۔

”ہاں مادام! میں نے بھی ٹکٹ لیا ہے فیملی کے ساتھ اسے دیکھنے کے لئے۔“ لیکن جیگوار نے حیران ہو کر کہا۔

”لیکن کیا۔ اس میں ایک سو ماڈل نمائش میں پیش ہوں گے۔ اور یہ بھی طے ہو چکا ہے کہ یہ ماڈل اسی لباس میں فوری طور پر یہاں سے ایئر پورٹ جائیں گے۔ اور پھر وہاں سے ایک چارٹرڈ طیارہ انہیں لے کر الیمپٹر پہنچے گا۔ وہاں اس وقت رات ہو رہی ہوگی۔ یہ شو وہاں ہوگا۔ اور اب بتاؤں کہ یہ ایک سو ماڈل آپ کی ہی جیولری پہننے ہوتے ہونگے۔ لباس کا شو ہے اس لئے ہر شخص کی توجہ لباس پر ہوگی جیولری کی طرف نہیں۔ اور پھر اس شو میں تمام ملکوں کے

ہیں۔ سب سے سربلجے میں کہا۔

”ہاں، دام! ایک منٹ ہو لڈ آن کریں۔“ دوسری طرف سے جیگوار نے انداز میں کہا گیا۔

”جیگوار انڈنگ“ ایک باوقاری آواز رسوید پر گونجی۔
”لو سیالو رہی ہوں۔“ آپ فوری طور پر کتنے پائیں سپلائی کر سکتے ہیں۔ اور بعد میں کتنے۔“ لو سیالو نے کہا۔

”اوہ مادام! اس کا مطلب ہے کہ ہمارا مال آپ کو پسند آیا ہے بہت بہت شکریہ!۔ ویسے بھی انتہائی اعلیٰ کوالٹی کا مال ہے۔ اور دام بھی بے حد مناسب ہیں۔“ جیگوار کی چمکتی ہوئی آواز سنائی دی جیسے اُسے مادام کے الفاظ پر بے پناہ مسرت ہوئی ہو۔

”میں نے کچھ پوچھا تھا مسٹر جیگوار۔“ مادام نے اس بار قدرے سپاٹ لہجے میں کہا۔

”اوہ مادام! آپ کو کتنا مال چاہیے۔ اور کہاں؟“ دوسری طرف سے جیگوار نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”فوری طور پر ایک سو پائیں۔ اور پھر ہر ماہ پچاس پائیں۔“ مادام نے جواب دیا۔

”ایک سو پائیں اکٹھے۔ اوہ! یہ تو بہت بڑا آرڈر ہے۔“ جیگوار کے لہجے میں حیرت تھی۔

”کیا مطلب! کیا تم اسے سپلائی نہیں کر سکتے؟“ مادام نے حیران ہو کر پوچھا۔

”سپلائی تو میں ایک ہزار پائیں کی بھی کر سکتا ہوں۔ لیکن سہ چکل

نظریں واقعی بے حد تیز ہیں کہ آپ نے صحیح مال کو شناخت کر لیا ہے۔
 مام نے مسکراتے ہوئے ہلچے میں کہا۔

شکریہ! — مجھے فوری طور پر ایک سوئس چاہئیں — پھر ہر ماہ پچاس —" مادام نے کہا۔

پچاس ————— ماوام لے لیا۔
سو اکٹھے ————— اوہ ماوام ! ————— اس قدر اعداد میں مال تو لازماً پہنچتا
ہلے گا ————— آجکل ویسے بھی چکیگ انتہائی سخت ہو رہی ہے۔
ہم نے جواب دیا۔

یہ بتاؤ گے کہ یہ چکنیگ کس سلسلے میں ہو رہی ہے۔ مادام نے بات کرتے کرتے ایک خیال کے تحت پوچھا۔

بلا شگ کے سلسلے میں۔۔۔ اب تو وہ چھوٹی سی چھوٹی چیز پر بھی اس طرح توجہ دیتے ہیں جیسے یہ انگوٹھی نہ ہو۔ ایٹم بم ہو۔۔۔ ٹام نے جواب دیا۔

سکھائی بات نہیں۔۔۔ وہ جس قدر چاہیں توجہ دیں۔۔۔ پرواہ نہیں۔
ماوام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

مادام!۔۔۔ دراصل بات یہ ہے کہ یہاں پاکیشیا میں ہم صرف دو پڑیاں اس دھندے میں ملوث ہیں۔۔۔ ٹن تھاؤزنڈ والے اور ہم۔۔۔ اور ہم دونوں نے یہ بات اصول کے طور پر طے کر لی ہوئی ہے کہ بغیر مال کی نکاسی کی تسلی کے ہم مال فروخت نہیں کریں گے۔۔۔ تمام نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

”میری جگوار سے بات ہوتی ہے اور میں نے اسے پوری طرح مطمئن

تم نمبر تو ڈائل کر دو جم۔۔۔ مادام نے اس بار قدرے خشک لبہ
میں کہا۔ اور جم نے جلدی سے باکس کے اندر سے نکلنے والے کارڈ
پر سے نمبر دیکھا اور ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

پہلے ممبر دیکھا اور وہاں کہہ ماسٹر کوں کر دیا۔
 "میں ریڈ اسکوٹر جیولری ہاؤس" — دوسری طرف سے کہا گیا۔
 "مادام لوہیا بول رہی ہوں — مسٹر ٹام سے بات کر ایتھے" —
 مادام نے سر دھنچے میں کہا۔

اوه لیں مادام۔۔۔ ہولڈ آن کریں۔۔۔ دوسری طرف سے
کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد سیور پر ایک پتلی لیکن چھتی ہوئی ابھری۔
”ٹھام بول رہا ہوں۔۔۔“ بولنے والے کا لہجہ ایسا تھا جیسے اسے
سخت زکام ہو رہا ہو اور وہ بڑی مشکل سے بولنے کی کوشش کر رہا ہو
اور مادام اس کا لہجہ سن کر ہلکے سے مسکرا دی۔

اور مادام اس کا رتبہ نہایت بلند ہے۔
 مشرٹام! — کاروبار میں ایک دوسرے پر اعتماد شرط ہوتی ہے۔
 لیکن آپ کا منہ میں بیل گم پھلا کر رکھنے کے بعد بولنا یہ ثابت کر رہا ہے
 کہ آپ اس شرط پر یور انہیں اترتے۔ — مادام کا لہجہ سخت تھا۔
 ”اوہ — اوہ مادام! — آئی ایم سوری —“ دراصل اختیاط کا
 تقاضا ہوتا ہے — ورنہ ظاہر ہے آپ پر اعتماد نہ ہوتا تو آپ کو
 نمونہ کیسے بھیجا جاتا — اس بار دوسری طرف سے واضح اور صاف

لہجے میں جواب دیا گیا۔
 گنڈا۔۔۔ مختلط لوگ مجھے پسند آتے ہیں۔ تم کتنا مال
 سپلائی کر سکتے ہو فوری۔ کل شام تک۔۔۔ مادام نے کہا۔
 آپ جتنا چاہتی ہیں۔۔۔ ذلیسے مجھے مسرت ہوئی ہے کہ آپ

[illegible]

”اوہ!۔۔۔ ویری گڈ آئیڈیا مادام!۔۔۔ آپ واقعی بے حد ذہین
ہیں۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ اب میں پوری طرح مطمئن ہوں۔ اور
مال سپلائی ہو جائے گا۔“ ٹام نے کہا۔
مادام نے ٹام کو بھی وہی کوڑا اور پتہ بتا دیا جو پہلے وہ جنگو آرگوبتا چکی
تھی اور پھر اس نے ریسیور رکھ دیا۔

چلو یہ شہم تو سبکل ہو گیا۔۔۔ اب تم اپنا کردار سن لو۔۔۔ تم نے کل شام شیر شین ہوٹل کے کمرہ نمبر بیس میں موجود ہونٹا ہے اور یہ مال وصول کر کے نوہری طور پر میاں لے آتا ہے۔۔۔ یہاں سے مال تم نے ڈرامیوور کے حوالے کرنا ہے جو اسے لے جیسے گا۔۔۔ مادام نے جم سے مخاطب ہو کر کہا۔

لیکن مادام! آپ نے تو اسے ماڈلز کو پہنچانا ہے۔“ جم نے حیران ہو کر اسے جواب دیا۔

تم ابھی اس فیلڈ میں نہ آتے ہو جم! — بس تمہاری
وجاہت کی وجہ سے میں نے تمہیں اپنا سیکرٹری منتخب کر لیا ہے۔
لیکن تم میں مطلوبہ مقدار میں عقل نہیں ہے۔ — یہ سب کچھ ان دونوں

کو صرف مطمئن کرنے کے لئے تھا۔۔۔۔۔ ورنہ وہ کبھی مال سپلائی نہ کرتے۔۔۔۔۔ اور ہمارا اس فیض شوق سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ البتہ ہم یہ فیض شوق دیکھنے ضرور جائیں گے۔۔۔۔۔ مال تو ہم اپنے ہی مخصوص ذریعے سے نکالیں گے۔۔۔۔۔ بس تم نے مال وصول کر کے فوری طور پر یہاں پہنچانا ہے اور ڈرامیٹر کے حوالے کر دینا ہے۔۔۔۔۔ ماوام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لیکن ماواں ا۔۔۔ یہ فیشن شو کے ماڈلز والا طریقہ بھی نہایت اعلیٰ تھا۔ کسی کو شک نہ پڑتا۔۔۔ اور ہاں ا۔۔۔ ماڈلز نے اگر جیولری نہ پہن رکھی ہوتی تو یہ لوگ چوتھک پڑیں گے۔۔۔ جم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

نہیں۔۔۔ یہ دونوں یہاں کام کرتے ہیں۔۔۔ اور ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ یہاں کے حکام سے بھی ملے ہوئے ہوں۔۔۔ میں نے پہلے بھی ایسے حکمران دیکھے ہیں کہ خود ہی مال چلاتی کیا۔۔۔ خود ہی اطلاع دے دی اور پھر چھاپہ پڑا۔۔۔ اور اصل مال واپس ان کے پاس پہنچ گیا جب کہ رقم چھاپے مارنے والوں کے پاس۔۔۔ اور جہاں تک جیولری کا تعلق ہے تو تم نے فیشن شو کا پلبٹی کارڈ نہیں دیکھا۔ اس میں ماڈل یہی جیولری پہنتی ہے۔۔۔ اور میں نے اس لئے اسی ڈیزائن کی جیولری کا آرڈر یہاں آنے سے پہلے دے دیا تھا۔۔۔ تم حکمران کرو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ جب یہ فیشن شو ختم ہوگا اور یہ ماڈلز ایلبٹر جانے کے لئے ایر پورٹ پہنچیں گی۔۔۔ ہمارا مال محفوظ ہاتھوں میں پہنچ چکا ہوگا۔۔۔ مادام نے کہا۔

لیکن مادام! — یہ مال ہے کیا — میری تو سمجھ میں اب تک نہیں آیا۔ پلاڈیم دھات کے لئے اس قدر دوسری آخر کیوں مول لی جا رہی ہے۔ — جم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”یہ بات میں بعد میں بتاؤں گی۔ پہلے مال کو جانے دو۔ اور سنو! آج رات ہم اکٹھے کھانا کھائیں گے۔“ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور جم کا چہرہ بیکجوت مسرت سے جگمگا اٹھا۔ جیسے مادام نے اسے اکٹھے کھانے کے لئے نہ کہا ہو بلکہ ہفت اقلیم کی دولت بخش دی ہو۔

”اوہ تھینک یو مادام! — یہ میری خوش بختی ہوگی۔“ جم نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اُسے مادام کا فقرہ سن کر ہی ساری باتیں بھول گئی تھیں کیونکہ وہ مادام کا اکٹھے کھانا کھانے کا کوڑا اچھی طرح سمجھتا تھا۔

”بادرچی سے اپنی مرضی کا مینو تیار کرالو۔“ میں اس دوران مادام کروں گی۔“ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

مشین ٹین ہوٹل کو آج واقعی کسی دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ سجاوٹ میں بھی ایسا الوکھا پن تھا کہ بے اختیار نہ بان سے تعریفی کلمات نکل جاتے تھے۔ ہوٹل کے رُے سے لاؤنج اور استقبال میں گہما گہما بھی معمول سے کچھ زیادہ ہی تھا۔ ہوٹل کی وسیع و عریض پارکنگ سٹے ماؤل کی انتہائی قیمتی کاروں سے تقریباً آدھی بھر چکی تھی۔

”یہ عمران کو کیا ہو گیا۔“ نہ وہ لہجہ پر آیا اور نہ دوبارہ اور کہیں ملا ہی نہیں۔“ صفدر نے ساتھ بیٹھی جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں نے تو اُسے کہہ دیا تھا۔“ اس کے بعد تمہارے سامنے میں فون کر کے تھک گئی۔ لیکن فلیٹ تو کجا، وہ کہیں بھی نہیں ملا۔“ جولیا نے بڑا سامنے بناتے ہوئے کہا۔

”یہ اچھا ہوا صفدر! — کہ وہ ہمارے ساتھ نہیں آیا۔“ وہ جہاں جاتا ہے اپنی حماقت کی وجہ سے ہنگامے کھڑے کر دیتا ہے۔“

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تنویر بول اٹھا۔ وہ اس وقت ایک سٹیشن دیگن میں بیٹھے شیرٹن ہوٹل کی طرف جا رہے تھے۔ یہ سٹیشن دیگن انہوں نے ایکسٹو کی اجازت سے — اڑے سے منگوائی تھی۔ ان کا خیال تھا کہ لطف اکٹھے آنے اور جانے میں ہی آتا ہے۔ علیحدہ علیحدہ کاروں میں جانے اور آنے سے آدھا لطف ختم ہو جاتا ہے اس لئے اس وقت وہ سب سٹیشن دیگن میں بیٹھے خوش گیلیوں میں مصروف تھے۔

ڈرائیونگ سیٹ تنویر کے پاس تھی۔ اس کے ساتھ والی سیٹ پر کیپٹن شکیل بیٹھا ہوا تھا جب کہ دوسری سیٹ پر جولیا اور صفدر بیٹھے اور پچھلی سیٹوں پر خاور، نعمانی، چوہان اور صدیقی براہان تھے۔ ان کا اپنا منی گروپ بنا ہوا تھا اور وہ سب ایک دوسرے سے کہیں مانگنے میں مصروف تھے۔

”ویسے تفریح کا لطف واقعی عمران صاحب کے ساتھ ہی آتا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ وہ جان بوجھ کر طرح دے گئے ہیں — شاید انہیں اس بات کا غصہ ہو کہ ایکسٹو نے اس کے لئے سیٹ کیوں ساتھ بک نہیں کرائی؟ — کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ارے چھوڑو کیپٹن! — وہ کسی کی پرواہ کرنے والا آدمی نہیں ہے۔ اور پھر سیٹ حاصل کرنا اس کے لئے کبھی بھی مشکل نہیں رہا۔ ہم سب نے سینکڑوں بار تو دیکھا ہے کہ وہ ایسا چکر چلاتا ہے کہ سب سے اعلیٰ سیٹ اُسے ہی مل جاتی ہے۔“ صفدر نے ہنستے ہوئے جواب دیا اور جولیا ہنس پڑی۔ اور اس بار تو تنویر بھی اثبات میں سر ہلانے لگا۔ کیونکہ عمران کی صلاح توں کا وہ بھی دل سے قائل تھا۔

بس صرف اس کی باتوں سے وہ الرجاک ہو جاتا تھا۔

”واہ! — کس قدر خوبصورت ڈیجوریشن ہے! — اچانک تنویر کے منہ سے نکلا۔ کیونکہ سٹیشن دیگن اب شیرٹن ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو رہی تھی۔

ارے واقعی — واہ! — ونڈر فل! — سب کے منہ سے نکلا اور وہ سب دلچسپی سے اس دلفریب سجاوٹ کو دیکھنے لگے۔

تنویر نے سٹیشن دیگن خالی جگہ پر پارک کی اور پھر وہ سب اتر کر لاؤنج کی طرف بڑھ گئے۔ جولیا سمیت سب نے گرم کپڑے پہن رکھے تھے کیونکہ سردی خاصی تھی۔

”وہ نکشیں کہاں ہیں میں جولیا! — مجھے تو اب خیال آ رہا ہے۔“ صفدر نے بکھرتے چوہان کو پوچھا۔

”نکشیں کیسی — بس بگناک ہو چکی ہے۔“ جولیا نے چوہان کو کہا۔

”لیکن کوئی سیٹوں کی — اور کس نام سے؟“ صفدر نے کہا اور اب تو جولیا بھی پریشان ہو گئی۔ کیونکہ اُسے خیال بھی نہ آیا تھا کہ وہ ایکسٹو سے اس بارے میں معلومات حاصل کر لیتی اور نہ ہی ایکسٹو نے اُسے خود بتایا تھا۔

”گھبرانے کی ضرورت نہیں — ہمارے ہی ناموں سے بگناک ہو گی۔ میں معلوم کرتا ہوں۔“ کیپٹن شکیل نے کہا اور تیزی سے استقبالیہ کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں چار خوبصورت لڑکیاں کھڑی آنے والوں کے سوالات کا جواب دے رہی تھیں۔ اور انہیں سیٹس کا رڈ بھی دے رہی تھیں۔

رجسٹر کا ورق پلٹ کر دکھایا اور وہاں واقعی سرسلطان کے سرکارن لیٹر پڑ
پر ان کے دستخطوں سے سیٹیں کینسل کرنے کا حکم نامہ موجود تھا۔
"یہ سیٹیں ابھی خالی ہیں" — "صفر نے کسی خیال کے
تحت پوچھا۔

"جی نہیں — یہ سیٹیں نواب مرزا وجاہت علی بیگ اور ان کی بیگم
کے نام تک پہنچ چکی ہیں" — لڑکی نے رجسٹر کے اندراجات پڑھتے
ہوئے کہا۔

"نواب مرزا وجاہت علی بیگ اور ان کی بیگم — لیکن باقی چھ
سیٹیں — صفر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"نواب صاحب کا حکم ہے کہ ان کے اور ان کی بیگم کے ساتھ کم از کم
تین تین سیٹیں خالی ہوں — وہ کسی قسم کی مداخلت پسند نہیں فرماتے۔
لڑکی نے جواب دیا۔

"ایسی کی ایسی اس نواب کی — یہ سیٹیں ہماری ہیں اور ہماری
ہی رہیں گی" — تنویر کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا۔

"یہ واقعی بہت بڑی زیادتی ہے ہمارے ساتھ — بھڑواہ میں
حیف باس سے بات کرتی ہوں — جولی نے بھی بھنکے ہوئے
ہجے میں کہا۔

"پسک بوتھ سے کرنا — یہاں سے نہیں — صفر نے
اور جولی نے سر ہلا دیا اور پھر وہ پورا گروپ اس طرف کو مڑ گیا جب
بوتھ کی ایک طویل قطار موجود تھی۔ لیکن ان سب کے چہرے
اس طرح شکے ہوئے تھے۔ وہ سارا دن اکیٹو کی عظمت کے گیت

پلیز مس! — یہ بتائیے کہ مس جولی نافرواٹر — صفر سعید — شکیل
احمد — ان ناموں پر کونسی سیٹیں تک کرائی گئی ہیں — کینٹن
شکیل نے ایک لڑکی سے مخاطب ہوتے ہوئے باوقار ہجے میں کہا۔

"مس جولی نافرواٹر — اودہاں! — ان کے ساتھیوں کے نام پر
آٹھ سیٹیں تک کرائی گئی تھیں — لیکن وہ تو کینسل کرادی گئی
ہیں" — لڑکی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"کینسل کرادی گئی ہیں — وہ کیسے — کس نے کینسل کرائی ہیں؟
جولی اور اس کے سارے ساتھیوں نے بڑی طرح چونکتے ہوئے کہا۔
"یہ عمران کی شرارت ہوگی" — تنویر نے فوراً ہی عمران کا نام لیتے
ہوئے کہا۔

"میں اسے گولی مار دوں گی — اگر اس نے یہ حرکت کی ہے —
جولی نے کاٹ کھانے والے ہجے میں کہا۔

"یہ دیکھتے جناب! — یہ سیٹیں سرسلطان سیکرٹری وزارت خارجہ
کے حکم پر تک ہوئی تھیں — اور ان کے حکم پر ہی کینسل کرادی گئی
ہیں" — لڑکی نے ایک رجسٹر کھول کر دیکھتے ہوئے کہا اور رجسٹر
کھا کر ان کی طرف کر دیا۔ وہاں واقعی سرسلطان کا نام لکھا ہوا تھا۔
"لیکن یہ کیسے ممکن ہے — ہو سکتا ہے کہ کسی نے سرسلطان کا
نام لے کر ایسی شرارت کی ہو" — جولی نے غراتے ہوئے کہا۔

"اودہ نہیں سہ! — یہ ناممکن ہے — ہمارے شیورڈ کو باقاعدہ
وزارت خارجہ آفس میں طلب کیا گیا — اور اسے سیٹیں کینسل کرنے
کا باقاعدہ حکم نامہ دیا گیا ہے — یہ دیکھتے یہ حکم نامہ" — لڑکی نے

ترک گئے۔ ان کے ذہنوں میں بھی عجیب سا تجسس تھا۔ کیونکہ اس انوکھے چکر کی کوئی سمجھ انہیں بھی نہ آ رہی تھی۔

جولیانے سکے ڈال کر سلطان کی رہائش گاہ کے نمبر ڈال کئے۔
 "لیس۔ کون صاحب ہیں۔" دوسری طرف سے ملازم کی آواز سنائی دی۔

"میں جولیانہ فریڈرل بول رہی ہوں۔" سلطان سے بات کرانیں۔
 جولیانے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ لیس میڈم!۔" مولڈ آن کریں۔" ملازم نے جواب دیا اور
 چند لمحوں بعد سلطان کی آواز سیور پر ابھری۔

"لیس۔ سلطان بول رہا ہوں۔" سلطان کے لہجے میں
 بے پناہ وقار تھا۔

"میں جولیا بول رہی ہوں جناب۔" سلطان کا لہجہ ایسا تھا کہ
 جولیا کا لہجہ خود بخود مودبانہ ہوتا گیا۔

"اوہ جولیا آپ!۔" کیا بات ہے۔ اس وقت آپ نے فون
 کیا ہے۔" سلطان نے چونک کر کہا۔

"سر!۔ آپ کے شیرن ہوٹل میں چیف باس کے حکم پر ہمارے
 لے سیٹیں بک کر انیں۔" اور چیف باس نے صبح ہمیں کہا کہ تم نے

اس فیشن شو میں شرکت کرنی ہے۔ لیکن اب ہم یہاں پہنچے
 تو معلوم ہوا ہے کہ سیٹیں کینسل ہو چکی ہیں اور آپ کے باقاعدہ

ہو۔ جولیانے کہا اور پھر تیز۔ سے فون بوتھ کی طرف بڑھ گئی تحریری حکم نامے پر مبنی ہیں۔ جولیانے مونٹ کاسٹے
 ان بار باقی ساتھی بھی آگے بڑھے اور وہ فون بوتھ کے کھلے دروازے پر سے گزرتے گئے۔

کاتے رہتے تھے کہ آسے نمبروں کا کتنا خیال رہتا ہے لیکن اب ساری
 امیدوں پر اوس پڑ گئی تھی۔ اور یہ انہیں معلوم تھا کہ ایسے فنکشنز میں اب
 نئے سرے سے سیٹ ملنا جو سے شیر لانے سے بھی زیادہ مشکل ہے۔

جولیا ایک فون بوتھ میں گھس چکی تھی اور وہ سب امید بھری نظروں
 سے جولیا کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے۔ لیکن پھر جولیا جب واپس آئی
 تو اس کا لٹکا ہوا چہرہ دیکھ کر ان سب کے لگے ہوئے چہرے اور زیادہ
 ٹھک گئے۔

"باس موجود نہیں ہے۔" پیغام ڈکلیٹ ہو رہے ہیں۔" جولیا
 نے فریب آکر دٹ کاتے ہوئے کہا۔

"مجھے اب بھی یقین ہے کہ یہ عمران کی شرارت ہے۔" وہ ہمیں اسی
 طرح ذلیل کرنا چاہتا ہے۔" تنویر نے مونٹ کاسٹے ہوئے کہا۔

"خواجواہ الزام تراشی مت کرو۔" پہلے مجھے بھی خیال آیا تھا۔ کیونکہ
 ایسی حرکتیں وہ کرتا رہتا ہے۔ لیکن اب تو ہم نے اپنی آنکھوں سے

وہ حکم نامہ دیکھا ہے۔ اور ظاہر ہے اکیٹھونے خود تو یہاں فون کر کے
 سیٹیں بک نہیں کرانی تھیں۔ سلطان کو ہی کہنا تھا۔" جولیانے

تنویر کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔
 تو پھر سلطان سے بات کر لی جاتے۔ آخر پتہ تو چلے کہ سیٹیں

کیوں کینسل ہوئی ہیں۔" کیپٹن شکیل نے کہا۔
 میں کرتی ہوں بات۔ اتنا تو ہمیں بھی حق ہے کہ وجہ تو معلوم نہیں تو معلوم ہوا ہے کہ سیٹیں کینسل ہو چکی ہیں اور آپ کے باقاعدہ

ہو۔ جولیانے کہا اور پھر تیز۔ سے فون بوتھ کی طرف بڑھ گئی تحریری حکم نامے پر مبنی ہیں۔ جولیانے مونٹ کاسٹے
 ان بار باقی ساتھی بھی آگے بڑھے اور وہ فون بوتھ کے کھلے دروازے پر سے گزرتے گئے۔

نہیں سرا۔ ہم نے یہ شور صورت میں دیکھا ہے۔ جولیا نے نینا کی سخت لہجے میں کہا۔
آپ کے ساتھ عمران نہیں ہے کیا؟ سر سلطان نے پوچھا۔
نہیں جناب! وہ بھی صبح سے غائب ہے۔ جولیا

نے جواب دیا۔
اوہ! اگر وہ آپ کے ساتھ ہوتا تو اس شیطان کے لئے کوئی بات ناممکن نہیں ہوتی۔ بہر حال میں کیا کہہ سکتا ہوں سوائے معذرت کے۔ گڑبائی۔ دوسری طرف سے سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ جولیا نے ڈھیلے ہاتھوں سے سیورنگ سے لٹکا دیا۔ باقی ساتھیوں کے چہرے بھی نکلے ہوئے تھے۔
میں اس پر سے ال کو ہم سے اڑا دوں گا۔ تنویر نے استہلاقی غصے سے لہجے میں کہا۔

خاموش رہو تنویر! ایسی باتیں احمق کرتے ہیں۔ جولیا نے اسے بری طرح ڈانٹتے ہوئے کہا۔
میرا خیال ہے۔ اگر ہم اس نواب و جاہت مرزا سے بات کریں تو چھ سیٹیں تو بہر حال مل سکتی ہیں۔ وہ تو خالی ہی ہیں۔ باقی دو سیٹوں کا مسئلہ ہے تو مجھے یہ شہود دیکھنے کا اتنا شوق نہیں ہے۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

مجھے بھی شوق نہیں ہے۔ اس لئے چھ سیٹوں میں کام بن جائے گا۔ چوہان نے فوراً ہی اپنے آپ کو علیحدہ کرتے ہوئے کہا۔

نہیں۔ اگر شہود دیکھا جائے گا تو سب دیکھیں گے۔ ورنہ کوئی نہیں دیکھے گا۔ یہ میرا فیصلہ ہے۔ جولیا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

تو پھر اب کیا کیا جائے۔ صغدر نے کہا۔
میں جولیا! آپ عمران کو فون کریں۔ شاید وہ مل جائے۔ نعمانی نے کہا۔

اوہ ہاں! ٹھہرو! ٹرائی کر دیکھتے ہیں۔ جولیا نے چونک کر کہا اور اس نے ایک بار پھر سکے ڈالے۔ کافی سارے سکے وہ اپنے پرس میں ہر وقت ضرور رکھتی تھیں اور باقی سارے ساتھی بھی ایسا کرتے تھے۔ کیونکہ کام کے دوران بھی انہیں کسی بھی وقت کال کرنے کی ضرورت پیش آ سکتی تھی۔

جولیا نے سکے ڈال کر عمران کے فیلڈ کا نمبر گھمایا تو پہلی گھنٹی پر ہی میوور اٹھالیا گیا۔

اس وقت جب کہ نواب و جاہت مرزا کی بیگ تیار ہو رہی ہیں۔ اور نواب و جاہت مرزا ان کے تیار ہونے کا انتظار کر رہے ہیں۔ کس لئے مداخلت کرنے کی جرات کی ہے۔ ایک بھاری اور نامانوس آواز جولیا کے کانوں سے ٹکرانی۔ اور جولیا نے اختیار چونک پڑی۔
میرا نام جولیا نافر وارٹر ہے۔ جولیا نے فوراً ہی کہا۔

کولڈ وارٹر ہو۔ یا ہاٹ وارٹر۔ اس وقت ہم کچھ نہیں پی سکتے۔

ہیں شو دیکھنے کے لئے — وہ پہلے آپ کی تھیں — نواب وجاہت
مرزا نے چونکتے ہوئے پوچھا۔
"بالکل" — جولیانے جواب دیا۔

اچھا تو ہوگی — لیکن اب وہ ہمارے نام تک ہیں — اور آپ کو
معلوم ہونا چاہیے کہ شیریں ہوٹل ہماری بیگم کی اکلوتی ملکیت ہے اس لئے
آپ ایسا کریں کہ کھڑے ہو کر شو دیکھ لیں — میں بیگم سے کہہ دیتا ہوں
وہ بڑی رحم دل ہیں اور ترس کھاتے ہوئے آپ کو کھڑے ہو کر شو دیکھنے
کی اجازت دے دیں گی — نواب وجاہت مرزا نے کہا اور جولیانے
کے تو جیسے تن بدن میں آگ لگ گئی۔

آپ نے ہمیں سمجھ کیا رکھا ہے — آپ کی بیگم ہم پر رحم کھائیں گی
ہم اس پورے ہوٹل کو ہم سے اٹھا دیں گے — آپ کی بیگم کے جسم
میں ایک لاکھ گولیاں مار دیں گے — آپ آئیں تو سہی یہاں —
دیکھیں تو سہی شو — جولیانے کاغذ واقعی اس قدر عروج پر پہنچ گیا کہ
اس کے اعصاب قابو سے باہر ہو گئے اور پھر اس نے بات کرتے ہی
ریور رکھ دیا۔ وہ واقعی غصے کی شدت سے کانپ رہی تھی۔

"اس آلہ کے پٹھے نے تم سے ایسی بات کر کے اپنی موت کو آواز
دی ہے — میں اسے ڈھونڈ کر گولی مار دوں گا" — تنویر بھی
جولیا کی ہمدردی میں جھلاک رہی تھی۔

"مٹھروا — میں عمران کو کال کرتا ہوں" — صفدر نے آگے
بڑھ کر کہا اور پھر اس نے سکتے ڈالے اور عمران کے فلیٹ کے نمبر ڈائل
کر دیئے۔

جب ہماری بیگم تیار ہو رہی ہوں تو سب واٹر وغیرہ بے قیمت ہو جاتے ہیں۔
دوسری طرف سے کہا گیا اور جولیانے کا پارہ پکھلتا آسمان پر چڑھ گیا۔
"آپ کو تمیز سے بات کرنے کی" — جولیانے غصے سے پھنکاتے
ہوئے کہا۔

محترمہ! — یہ وقت ہی ایسا ہوتا ہے کہ اس وقت ساری قمیڑیں اور
ساری قمیڑیں — لہنگے — اسکرٹ — شلواریں وغیرہ وغیرہ بکھری پڑی
ہیں — اور ہماری بیگم نے ان میں سے لباس منتخب کرنا ہوتا ہے
آپ نہیں جانتیں کہ ہماری بیگم ایسے وقت میں کس قدر مشکل میں ہوتی ہیں
نتیجہ یہ کہ اس وقت ہم بھی جو ان کے شوہر نامدار بلکہ شوہر طرحدار ہیں ان سے
بھی زیادہ مشکل میں ہوتے ہیں — نواب نے جواب دیا۔ وہ بھی شاید
کوئی سنگی سا آدمی تھا۔

دیکھیں آپ نے ہماری سیٹیں بک کر رکھی ہیں — اور ہم یہ سیٹیں
والس حاصل کر رہے ہیں — آپ سن لیں کہ اب آپ کو یہ سیٹیں نہیں
مل سکتیں — جولیانے کاٹ کھانے والے لہجے میں براہ راست کہا۔
"آپ کی سیٹیں — کیا مطلب" — نواب وجاہت مرزا کے

لہجے میں اس بار شدید حیرت تھی۔
"ہم نے آٹھ سیٹیں بک کر رکھی ہیں فیشن شو دیکھنے کے لئے — جو
کسی نے شرارت سے سنبھال کر دیں — اور وہ سیٹیں آپ نے بک
کر لیں — لیکن ہم اب یہ سیٹیں اپنے نام بحال کر رہے ہیں۔ اگر
لئے آپ ان سیٹوں پر نہیں بیٹھ سکتے — جولیانے جواب دیا۔
"اوہ! — تو آپ کا مطلب ہے کہ جو آٹھ سیٹیں ہم نے بک کر

میٹیں کینسل کرادی ہیں۔۔۔ اور یہ سیٹیں کسی احمق۔ بدتمیز اور پاگل
نواب وجاہت مرزا نے الاٹ کرائی ہیں۔۔۔ ابھی میں نے تمہیں
فون کیا تو کال اس سے جالی۔۔۔ اس نے ایسی بکواس کی ہے کہ میرا فون
بھول رہا ہے۔۔۔ تم فوراً یہاں شیرمن ہوٹل پہنچو۔۔۔ پانچ منٹ کے
اندر۔۔۔ اور ہمیں سیٹیں لے کر دو۔۔۔ جولی نے تیز تیز لہجے میں کہا۔
ادہ!۔۔۔ اس نواب وجاہت مرزا کی بات کر رہی ہو۔۔۔ جس
کی بیگم شیرمن ہوٹل کی مالک ہے۔۔۔ ادہ! وہ تو پڑھا لکھا آدمی ہے۔
بتائی بااخلاق۔۔۔ میرے خیال میں تم نے اس وقت اسے فون کیا
ہوگا جب اس کی بیگم تیار ہو رہی ہوگی۔۔۔ مہی ایا وقت ہوتا ہے
اب نواب وجاہت مرزا بڑی مشکل میں پھنسے ہوئے ہیں۔۔۔
مران نے جواب دیا۔

تم کو لی مارو اس نواب اور اس کی بیگم کو۔۔۔ یہاں آؤ اور سیٹیں لے
کر دو۔۔۔ ابھی اور اسی وقت۔۔۔ جولی نے بھنائے ہوئے لہجے
میں کہا۔

لیکن تم نے اپنے اس چوہے سے بات کیوں نہیں کی۔۔۔ عمران
کہ اسے زچ کرتے پر تلا ہوا تھا۔

وہ موجود نہیں ہے۔۔۔ جولی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا
ادہ!۔۔۔ تو پھر وہ کسی بلی کی تلاش میں گیا ہوگا۔۔۔ آجکل کے ایٹمی
ہے ایسے ہی ہوئے ہیں۔۔۔ بہر حال سیدم جولیانا فطر واٹر۔۔۔ اب
میٹیں ملنا مشکل ہیں۔۔۔ ایسا ہے کہ کل دیکھ لینا شو۔۔۔ میں
اب وجاہت مرزا کی خدمت میں حاضر ہو کر تم لوگوں کی خاطر انہیں عرض

پس علی عمران ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) زبان خود
پسینگ۔۔۔ دوسری طرف سے علی عمران کی چمکتی ہوئی آواز سنائی
دی اور اس کی آواز سن کر صفدر اور سامعینوں کو یوں محسوس ہوا جیسے استہائی
مالوسی کے گہرے اندھیرے میں بجلی کی آگ کی کرنیں نکل آ رہی ہیں۔
”مجھے دکھاؤ۔۔۔ جولی نے تیزی سے مڑ کر کہا اور صفدر کے ہاتھ
سے ریپور جیسے چھین لیا۔

”ہیلو عمران!۔۔۔ میں جولیانا بول رہی ہوں۔۔۔ جولی نے تیز
لہجے میں کہا۔

”ضرور بلو۔۔۔ تمہاری گرما گرم آواز واقعی اس سردی میں بڑا سکون
دے رہی ہے۔۔۔ مجھے تو یوں محسوس ہونے لگا ہے جیسے بجلی کی کرنیں
میرے کان کے ساتھ پیڑ لگا دیا گیا ہو۔۔۔ واہ! کیا میٹڈ وائر س
ہے۔۔۔ ماشاء اللہ بولتی جاؤ۔۔۔ عمران نے چمکتے ہوئے کہا۔
تم نہ پنچ پر آتے۔۔۔ اور نہ ہی شو دیکھنے۔۔۔ جولی نے اس
کی بکواس پر دھیان دیتے بغیر کہا۔

وہ دراصل بات یہ ہے میں جولیانا فطر واٹر۔۔۔ کہ میں سوٹیں ڈش
سے بڑا الریک سا ہوں۔۔۔ اور پھر سلیمان کے گاؤں میں دعوت
مہتی۔۔۔ ساگ بکھن اور مکتی کی روٹی کی دعوت۔۔۔ پس کیا بتاؤں
مزہ آگیا۔۔۔ اور رہ گیا فیشن شو۔۔۔ تو اماں بی کہتی ہیں کہ پرانی
عورتوں کو دیکھنے سے گناہ ہوتا ہے اور دوزخ کے فرشتے آگ کے
کوڑے مارتے ہیں۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

”وہ کوڑے تو ہم تمہیں ماریں گے۔۔۔ سنو! چیف باس نے ہماری

”سیمان! — جا کر کاؤنٹر پر پوچھو کہ ہمیں دو سیٹیں مل سکتی ہیں۔
چلو یہ نہیں دیکھتے شو۔ ہم تو دیکھتے ہیں۔ بلکہ میرا تو خیال ہے اس
لبوسات کے فیشن شو میں میرا لباس اول انعام حاصل کرے گا۔“
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”منہ دھو رکھو۔ سیٹیں تمہارے سلیمان کے لئے ہی رکھی ہوئی ہوں
گی۔ یہاں وزیراعظم کو جواب مل گیا ہے۔“ — تنویر نے
جھلاتے ہوئے انداز میں کہا۔

”ارے وزیراعظم کو جواب ملنا ہی چاہیے۔ وہ وزیراعظم ہو گا تو اس
ملک کا ہو گا۔ لیکن عالی جاہ! — سلیمان کو اگر انہوں نے سیٹوں
سے انکار کر دیا تو پھر یہ شو بھی ہو چکا۔“ — عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
سیمان اس دوران اکڑتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا تھا اور وہ سب
اب سلیمان کو بے عزت ہو کر واپس آتے دیکھنے کے لئے وہیں رگ
گتے تھے۔

”صاحب! — کتنی سیٹیں چاہئیں؟“ — سلیمان نے واپس آ کر
عمران سے پوچھا۔

”کتنی مل سکتی ہیں۔“ — عمران نے پوچھا۔
”سارا مال ہی خالی ہے۔ آپ کتنی سیٹیں چاہتے ہیں؟“ —
سیمان نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”بس بس ڈرامہ مت کرو۔ انہوں نے ذیل کر کے بھیج دیا ہے
تو اب ڈرامہ شروع کر دیا ہے۔“ — جولیا نے ایسے لہجے میں کہا
جسے اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی ہو۔

”بس ٹوپی کی کسر رہ گئی ہے یتیم خانے کا منیجر بننے میں۔“ — تنویر
نے فقرہ کستے ہوئے کہا۔

”جہاں تم جیسے قیم موجود ہوں۔ وہاں بھلا ٹوپی کہاں سلاست
رہ سکتی ہے۔“ — اس! وہ سیٹیں مل گئی ہیں کیا؟ — عمران نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

”نہیں چاہئیں سیٹیں نہیں۔ تم دفع ہو جاؤ۔“ — اس لباس
میں یہاں آ کر تم ہمیں ذلیل کرانا چاہتے ہو۔“ — جولیا کا موڈ واقعی
بے حد آف ہو گیا تھا۔

”کیا مطلب! — مجھے خواجواہ اس سردی میں یہاں بلایا ہے۔“
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ولے عمران صاحب! — آپ خود بھی تو خیال کیا کچھے۔“ —
”قدر اعلیٰ سوسائٹی کا فکشن ہے اور آپ یہ میلہ کچھلا اور بغیر استری کا
لباس پہن کر آ گئے ہیں۔“ — صفدر نے عمران کو سمجھاتے ہوئے
کہا۔ اس کے چہرے پر بھی ناگواری کے آثار نمایاں تھے۔

”کمال ہے یار! — آخر میں نے کونسا جرم کر لیا ہے۔“ —
”شریافتہ لباس ہی پہن لیا ہے نا۔“ — باقی رہی اعلیٰ سوسائٹی والی
بات۔ تو اعلیٰ سوسائٹی تو لباس کی قائل ہی نہیں۔ اگر کہ
تو میں ابھی اعلیٰ سوسائٹی میں شامل ہو جاؤں۔“ — لباس انار دیت
ہوں۔“ — عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”چلو صفدر! — واپس چلیں۔“ — بس دیکھ لیا ہم نے شو
جولیا نے ہونٹ کھٹتے ہوئے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”مس جو لیا پلینز۔ آپ اپنی نہیں تو میری عزت کا خیال کیجئے۔“
سیمان نے برا سامنے بتاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک ویٹر
کی طرف مڑا جو وہاں سے گذر رہا تھا۔

”اے ادھر آؤ۔“ سیمان کا لہجہ بڑا بدقارتھا۔
”لیں سر۔“ ویٹر نے اس کے لہجے کے ساتھ ساتھ اس کے شاندار
لباس سے مرعوب ہوتے ہوئے کہا۔

”سنو!۔“ کاؤنٹر گرل کو کہو کہ آغا سیمان پاشا تمہیں یہاں لاؤنج
میں طلب کر رہے ہیں۔ فوراً۔“ سیمان نے ایسے لہجے میں
کہا جیسے کوئی بادشاہ اپنے زر خرید غلام کو بلا رہا ہو۔
”جی بہت بہتر۔“ ویٹر نے کہا اور تیزی سے استقبالیہ کاؤنٹر
والے کمرے کی طرف گھوم گیا۔

چند لمحوں بعد ہی کاؤنٹر پر کھڑی لڑکیوں میں سے ایک جس نے
انہیں رجسٹر دکھا کر بتایا تھا کہ سیٹیں کنسل ہو چکی ہیں، تیز قدم اٹھاتی
ہوئی آئی اور سیمان کے سامنے اس طرح مودب ہو کر کھڑی ہو گئی
جیسے وہ اس کی زر خرید ہو۔
”لیں سر۔ حکم سر۔“ کاؤنٹر گرل نے انتہائی مودبانہ لہجے
میں کہا۔

”ہمیں سیٹیں چاہئیں سیٹیل۔“ شو دیکھنے کے لئے۔“ سیمان
نے بڑے شادمانہ لہجے میں کہا۔

”سر۔ آپ حکم دیں سر۔“ آپ کے لئے پورا ہوٹل خدمت کے
لئے حاضر ہے سر۔“ کتنی سیٹیں سر۔“ لڑکی نے اسی طرح

سر جھکاتے ہوئے پوچھا۔ اور جو لیا سمیت سب لمبرز لوں حیرت سے
اس لڑکی کو دیکھنے لگے جیسے انہیں یقین نہ آ رہا ہو کہ وہ واقعی ہوٹل و
حواس میں بات کر رہی ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے یہی لڑکی انہیں
کہہ چکی تھی کہ سیٹیں تو ایک ہفتہ پہلے ہی بک ہو چکی ہیں اور اب تو ایک
سیٹ بھی ناممکن ہے۔ اور اب وہی لڑکی سیمان کو کہہ رہی تھی کہ آپ
حکم دیں پورا ہوٹل خدمت کے لئے حاضر ہے۔

”دس سیٹیں چاہئیں۔“ اور وہ بھی سپیشل۔“ سیمان نے کہا۔
”اوہ لیں سر۔“ کیوں نہیں سر۔“ ویٹر سر آٹھ سیٹیں تو نواب
وجاہت علی بیگ صاحب نے بک کرائی ہوئی ہیں۔ وہ اور ان کی
بیگم شو دیکھنے آ رہی ہیں۔“ میں انہیں آپ کی آمد کی اطلاع دے
دیتی ہوں۔“ اس کے بعد ان کے لئے کوئی متبادل انتظام ہو جائے
گا۔“ نہیں تو وہ کھڑے ہو کر دیکھ لیں گے۔“ آپ کو تو بہر حال
انکار نہیں کیا جاسکتا۔“ باقی دو سپیشل سیٹیں میں لگوا دیتی ہوں۔“
لڑکی نے سر جھکاتے ہوئے مودبانہ لہجے میں کہا۔

”یہ بیگم وجاہت وہی تو نہیں۔“ جو اس ہوٹل کی مالک ہیں۔“
سیمان نے اس طرح حقارت بھرے لہجے میں کہا جیسے وہ اس قدر شاندار
ہوٹل کی بجائے کسی کباڑ خانے کی مالک ہو۔

”لیں سر۔“ لیں سر۔“ وہی سر۔“ لڑکی نے جلدی سے
جواب دیا۔

”اوہ!۔“ اے ہماری طرف سے کہہ دو کہ ہم اس کی یہاں موجودگی
پسند نہیں کرتے۔“ ہمیں اس بوڑھی گھوڑی سے الرجی ہے۔“ اس

دوران بڑے اطمینان سے کھڑا آنے جانے والی لڑکیوں کو گھورنے میں مصروف رہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کا ان باتوں سے کوئی تعلق ہی نہ ہو۔ لیکن جولیا سمیت باقی سب ممبرز کی حالت واقعی قابل دید تھی۔ انہیں توں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ اچانک کسی پاگل خانے میں پہنچ گئے ہوں۔ سلیمان کا انداز گفتگو — اس لڑکی کا انداز جواب — اور پھر باتیں — کوئی بات ان کی سمجھ میں ہی نہ آرہی تھی۔
 "یہ کیا چکر ہے — مجھے تاؤ کیا چکر ہے" — یکجہت جولیا پھٹ پڑی۔

"میں جولیا نافرواثر! — یہ دنیا ہی پکڑ رہے — ایک سرے سے گھومنا شروع کر دو تو پھر اسی سرے پر واپس پہنچ جاؤ گی" — عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔
 "یہ سلیمان میری سمجھ میں نہیں آ رہا — یا اللہ! — میں پاگل ہو جاؤں گی" — جولیا نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر تھام لیا۔
 "خود ہی تو حکم دیا تھا کہ سیٹیں چاہئیں — اور مجھے معلوم تھا کہ اس وقت سیٹیں ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا — چنانچہ میں نے آغا سلیمان پاشا کی منت سماجت کی — اور ان کی مہربانی کہ انہوں نے ہماری خاطر اس ہوٹل میں قدم رنجہ فرمادیا — عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

لیکن — اس بار صفر نے کہا۔
 "اوہ! — تم سلیمان کی حیثیت بانا چاہتی ہو — ارے تمہیں معلوم نہیں کہ سلیمان آل پاکیشیا اور جی ایس ایس الیٹن کا صدر ہے — اگر

لئے وہ فکشن دیکھنے نہیں آ سکتی" — سلیمان نے کہا۔
 "جی بہت بہتر سر — ٹھیک ہے سر — ایسا ہی ہوگا سر — آپ کا حکم کون ٹال سکتا ہے سر" — لڑکی نے جواب دیا۔
 "اوکے — جاؤ اور گیٹ پر کھلوا دو — ٹکٹیں وغیرہ بھجوانے کی ضرورت نہیں — ہمیں ٹکٹیں لینا اور پھر سنبھالنا سمجھتا ہوں ناگوار گذر رہا ہے۔"
 سلیمان نے بڑے مغرورانہ لہجے میں کہا۔
 "بس سر — ٹھیک ہے سر — جو حکم سر" — لڑکی نے لکھیا تے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"ارے سنو! — اس شو میں کتنے ماڈلز شو ہو رہے ہیں" — سلیمان نے پوچھا۔

سر — ایک سو ماڈلز ہیں سر — بہت بڑا بین الاقوامی شو ہے سر — لڑکی نے عاجزانہ لہجے میں کہا۔
 "اوہ! — ان کا البم پہلے ہمیں پیش کرو — اور پھر جس لباس اور لڑکی کو ہم اپروو کریں گے — وہی شو میں پیش ہوگی — ایسا نہ ہو کہ کوئی بکاس — یا کوئی لڑکی ہمارے مزاج کے خلاف شو میں آجائے اور ہماری طبیعت مکدر ہو جائے" — سلیمان نے کہا۔
 "اوہ لیں سر — ٹھیک ہے سر — میں ان کی انسپارچ لیڈی زویا کو کہہ دیتی ہوں سر — وہ شو سے پہلے آپ سے البم اپروو کرائے گی سر" — لڑکی نے کہا۔

ٹھیک ہے ناؤ! — سلیمان نے کہا اور پاپ جلا نے میں مصروف رہا۔ لڑکی سلام کر کے تیزی سے واپس چلی گئی۔ عمران تو اس گفتگو کے

"سنو!۔ میں اپنی بات دہرانے کا عادی نہیں ہوں۔" عمران نے اور زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے صاحب۔" سلیمان نے بڑی بیچارگی سے کہا اور واپس مڑنے لگا۔

"اب آہی گئے تو شو بھی دیکھ لے۔ کیا حرج ہے۔" جولیا کو سلیمان کے چہرے سے ٹپکنے والی بیچارگی پر سنا جانے کیوں رحم آ گیا۔

"چلو دیکھ لو۔" اب مس جولیا نے تمہاری سفارش کی ہے۔ اور تمہیں تو معلوم ہے کہ میں مس جولیا کی کتنی عزت کرتا ہوں۔" عمران نے کہا اور جولیا کی آنکھوں میں یکجہت چمک سی لہرائی اور اس کے گال سرخ ہو گئے۔

"بہت بہت شکریہ میڈم!۔ وعدہ رہا کہ واپسی پر آپ کو شاندار چائے پکواؤں گا۔" سلیمان نے بڑے عاجزانہ انداز میں جولیا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے کمال ہے۔ تم دونوں اتنے بڑے اداکار ہو کہ شاید آئندہ دس صدیاں بھی ایسے اداکار پیدا نہ کر سکیں۔" صدف نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔

"یار!۔ کیوں جولیا کی جنس بدل رہے ہو۔ نمونے کے لئے ایک تو چھیننے رکھی ہوئی ہے۔ اداکار کی مونٹ اداکارہ ہوتی ہے۔" عمران نے فوراً ہی جواب دیا اور اس بار جولیا بھی سب کی ہنسی میں شامل ہونے پر مجبور ہو گئی۔

"آؤ اب چلیں۔" چلو مجھے آغا سلیمان پاشا۔" عمران نے کہا

سیٹیں نہ ملیں گی تو پورے ملک کے ہٹلوں کے باورچی خانے ایک میں بند ہو جائیں گے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

میں نہیں مان سکتی۔ میں کبھی تسلیم نہیں کر سکتی۔" باورچی ہی ایشن کا صدر تو کیا۔ ساری باورچی ایسوسی ایشن بھی اس طرح مانہ انداز میں۔ "جولیا واقعی پاگل پن کی حد تک پہنچ چکی تھی۔

"ارے مس جولیا مافٹرواٹر!۔ یہ عوامی نمائندوں کا ہی دور ہے۔ ٹوٹل تو جلتا ہی باورچیوں کے سر پر ہے۔ ورنہ خالی عمارت رگ چائیں گے۔" عمران نے جولیا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اب ہمیں کھڑا رہنا ہے۔ یا اندر بھی چلنا ہے۔ شو کا وقت آیا ہے۔" سلیمان نے اسی طرح تھکا نہ لہجے میں کہا۔

"ہماری مرضی۔ یہاں کھڑے رہیں یا چلے جائیں۔ تم سے لب۔" یکجہت عمران نے انتہائی کڑخت لہجے میں کہا۔

"لیکن صاحب!۔ شو کا وقت۔" سلیمان نے یکجہت گھبراتے لہجے میں کہا۔

"سنو!۔ میرا سوٹ پہن لینے کا یہ مطلب نہیں کہ اب تم مجھ پر بھی چلا نہ لگو۔ میں کسی باورچی کے ساتھ بیٹھ کر کوئی شو نہیں دیکھ سکتا۔

میں تم واپس جاؤ اور ہمارے لئے چائے کا پانی چور لہجے پر رکھو۔" شو دیکھ کر سب چلتے پھرتے گئے۔ عمران کا لہجہ یکجہت تلخ ہو گیا۔

"مم۔ مم۔ مگر صاحب!۔ میں بھی تو شو دیکھوں گا۔" سلیمان چہرہ بری طرح لٹک گیا تھا۔ اس کے چہیلے ہوئے کندھے سکڑ گئے تھے اور غور سے ابھرا ہوا سینہ یکجہت پچا۔ سر دہ گیا تھا۔

اور سلیمان پر عمران کے فقرے کا اثر بجلی جیسا ہوا۔ اس کا لٹکا ہوا چہرہ
یکلخت تن گیا۔ کندھے پھیل گئے اور سینہ ابھر آیا اور وہ یوں اکڑا کر گر
چلنے لگا جیسے کوئی عظیم سپہ سالار اپنی فتح کی ہوتی مملکت میں پہلی بار داخل
ہو رہا ہو۔ اور عمران اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے اس طرح چل
رہے تھے کہ جیسے اس کے دربان ہوں۔

اور پھر میں راہداری میں پہنچتے ہی ویٹرنز اور باوردی دربان یوں
جھک جھک کر سلیمان کو سلام کرنے لگے کہ جو لیا اور اس کے ساتھیوں کو
اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا تھا۔

دل میں داخل ہونے کے بعد انہیں ایک سپردا زربے آگے
والی قطار میں لے گیا اور پھر وہاں موجود افراد بھی سلیمان کو دیکھ کر جھک جھک
کر سلام کرنے میں مصروف ہو گئے۔ سلیمان بڑا اکڑا ہوا ایک کونے کی کرسی
پر بیٹھ گیا۔ جب کہ اس کے ساتھ عمران اور پھر باقی ساتھی بیٹھ گئے۔

چند لمحوں بعد مشروبات کی ٹرے لائی گئیں اور سلیمان کو تو انتہائی مودبانہ
انداز میں مشروب پیش کیا گیا جب کہ عمران اور باقی لوگوں کو اس طرح جیسے
انہیں بھگتایا جا رہا ہو۔

اسی لمحے ایک غیر ملکی عورت قریب کے دروازے سے نکلی اور بوکھلائے
ہوئے انداز میں سیدھی سلیمان کی طرف بڑھی اس کے ہاتھ میں ایک بڑا
سالیم تھا اور چہرے پر گہری پریشانی کے آثار تھے۔

”جی۔ جی۔ آپ آغا سلیمان پاشا ہیں۔“ اس غیر ملکی عورت نے
بڑے پریشان سے لہجے میں سلیمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”کیا بات ہے؟“ سلیمان نے بڑے اکڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

”سر۔ آپ نے حکم دیا ہے کہ ماڈلز کا البم آپ سے اپروڈ کر لیا جائے۔
وہ البم میں لے آئی ہوں۔“ شو شروع ہونے میں چند منٹ رہ گئے
ہیں۔ سر یہ دیکھ لیجئے۔“ عورت نے البم بڑے مودبانہ انداز
میں سلیمان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”سیکرٹری! اسے دیکھو۔“ تمہیں ہماری پسند کا علم تو ہے۔“
سلیمان نے بڑے محکمانہ انداز میں البم لے کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے
کہا جو اس طرح سیٹ پر سکڑا ہوا بیٹھا تھا جیسے ناخروں میں کوئی شرمیلی
دو شیزہ بیٹھی ہو۔

”مم۔ مم۔ میں دیکھوں۔“ یہ تو ناخرو عورتیں ہوں گی اور اماں بی۔“
عمران نے گھگھیاٹے ہوئے لہجے میں کہا۔

”سیکرٹری!“ سلیمان کی آواز میں آسانی بجلی جیسا کڑکا تھا۔
”جج۔ جج۔“ جی اچھا۔ دیکھتا ہوں سر۔“ عمران نے

کہا اور جلدی سے البم لے کر اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ ہر صفحے پر ایک
لڑکی کا کلرڈ فوٹو تھا۔ اور وہ بڑے بڑے منہ بناتا ہوا مسلسل صفحے پلٹا گیا۔
لیکن پھر اس کے چہرے پر یکلخت ایک انوکھی سی چمک ابھرائی اور صفحے
پلٹنے کی رفتار قدرے کم ہو گئی۔

”یہ جیولری بھی نمائش کا حصہ ہے میڈم۔“ عمران نے اس
غیر ملکی عورت سے مخاطب ہو کر کہا۔

”جیولری! کونسی جیولری سر۔“ عورت نے چونکتے ہوئے
پوچھا۔

”یہ جوان لڑکیوں نے پہن رکھی ہے۔ بالکل ایک ہی نمونے کی

”ذرا بھی فرق نہیں ہے۔“ — عمران نے کہا۔

”یس سر۔“ — دراصل یہ ہر لباس کے ساتھ خوبصورت لگتی ہے۔“
عورت نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔“ — سب کو پیش کر دیا۔ یہ تو سب اچھے لباس ہیں۔
عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور البم بند کر کے
واپس اس عورت کو دے دی۔ عورت شکریہ ادا کر کے چلی گئی۔

”تم شو دیکھو۔“ — میں آ رہا ہوں۔“ — اچانک عمران نے سیٹ
سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”کہاں جا رہے ہو عمران۔“ — شو شروع ہونے والا ہے۔“
جولیا نے جو اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی جھٹکا کر کہا۔ کیونکہ سامنے سیٹج پر تیار ہوا
نوبصورت پردہ اب سمٹنے لگا تھا۔

”وہ۔ وہ۔ پپ۔ پپ۔“ — عمران نے سکول کے بچوں
کی طرح مٹھی بند کر کے ایک انگلی کھڑکی کرتے ہوئے پریشان سے لہجے میں
کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

عمران تیزی سے اٹھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا اس دروازے کی طرف بڑھ
گیا جہاں سے وہ غیر ملکی عورت البم لے کر نکلتی تھی۔ اسی لمحے شو کے شروع
ہونے کا اعلان ہوا اور ہال کی تمام بتیاں بجھ گئیں۔ اب صرف سیٹج پر
رنگ برنگ تیز روشنیاں جگمگا رہی تھیں اور پھر ایک خوبصورت ماڈل گرل سیٹج
پر آئی اور اپنے لباس کے مختلف پوز اس نے دکھانے شروع کر دیئے اب
جولیا عمران کو مہول بھال کر شو دیکھنے میں ایسی متوجہ ہوئی کہ دو گھنٹوں بعد
جب شو ختم ہوا اور ہال کی بتیاں جلیں تو اس لمحے اسے عمران کا خیال آیا

اس نے چونک کر دیکھا تو عمران کی کمر سی خالی پڑی ہوئی تھی۔ وہ شاید دوبارہ
آیا ہی نہ تھا۔ وہ سب اٹھ کھڑے ہوتے تاکہ ہال سے باہر جائیں کہ ایک نوجوان
لڑکی تیز تیز قدم اٹھاتی ہال میں داخل ہوئی اور جولیا کی طرف آنے لگی۔

”آپ میں جولیا ہیں۔“ — لڑکی نے ہنستے ہوئے جولیا سے کہا۔
ہال کیوں۔“ — جولیا نے حیرت بھرے انداز میں چونک کر کہا۔
باقی مانتی بھی جو کھڑے ہو گئے تھے چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

”آپ کا فون ہے۔“ — ادھر کمرے میں تشریف لائیتے۔“ — لڑکی نے
کہا اور جولیا نے ایک لمحہ مڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور پھر اس لڑکی
کے پیچھے چلتی ہوئی قریبی دروازے سے داخل ہو کر ایک چھوٹے سے کمرے
میں پہنچ گئی۔ وہاں ایک میز پر ٹیلیفون رکھا تھا اور اس کا میسر علیحدہ میز پر پڑا تھا۔
”آپ فون نہیں۔“ — لڑکی نے کہا اور تیزی سے دوسرے دروازے
سے باہر نکل گئی۔

”یس جولیا پسنگ۔“ — جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ کیونکہ اس
کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ یہاں کس نے اسے فون کیا ہے۔

”اکیٹو۔“ — دوسری طرف سے اکیٹو کی سرور غراتی ہوئی آواز سنائی
دی اور جولیا کے جسم میں جیسے خوف کی سرور لہری دوڑتی چلی گئی۔
”جج۔ جج۔“ — یس سر۔“ — جولیا بڑی طرح بوکھلا گئی۔

”جب میں نے تمہاری سیٹیں کنسل کر ادنی تھیں تو پھر تم شو میں کیوں
گئیں۔“ — اکیٹو کا لہجہ کاٹ کھانے والا تھا۔

”سس۔“ — وہ سارے سامنے۔“ — وہ سر۔“ —
جولیا کی حقیقت میں خوف سے گھگھی سی بندھ گئی اور وہ کوئی جواب نہ

دے کی۔

سنو! — تمہاری جواب طلبی ہوگی لیکن بعد میں — فی الحال تم سارے
ساحتیوں کو لے کر فوراً ایئر پورٹ پہنچو — وہاں تم سب نے اس بات کی
نگراہی کرنی ہے کہ شو کی ماڈلز گراؤں سے یہاں کا کوئی مقامی آدمی ملتا ہے یا
نہیں — اگر کوئی ملے تو پھر تم نے اس کی نگرانی کرنی ہے —
دوسری طرف سے اکیٹو نے انتہائی کراخت لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ
ہی رابطہ ختم ہو گیا اور جو لیا نے مردہ ہاتھوں سے رسیور واپس رکھا اور پھر
بال والے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے ذہن میں بھونچال سا آیا ہوا
تھا۔ اکیٹو کی جواب طلبی کے خوف سے اس کا رنگ زرد پڑ چکا تھا۔ اور جسم
بڑی طرح کانپ رہا تھا اور اب وہ سوچ رہی تھی کہ واقعی اس سے حماقت
موتی ہے اُسے شو دیکھنے کی بجائے واپس چلے جانا چاہیے تھا۔

لیس — کم ان — دتک کی آواز سننے ہی آرام کر سی پر بیٹھی
موتی مادام لوسیانے چونک کر کہا۔
دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور جم اندر داخل ہوا۔
"کیا رہا جم؟" — مادام لوسیانے چونک کر پوچھا۔
"اور کے مادام؟" — جم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"بیٹھ کر تفصیل بتاؤ — یہ بہت اہم ہے" — مادام لوسیانے
غجدہ لہجے میں کہا۔

"لیس مادام! — میں کمرہ نمبر بیس میں تھا کہ مخصوص کوڈ بتا کر دو آدمی
میرے بڑے دو بیگ مجھے دے گئے۔ پھر میں — ہدایت کے مطابق یہ
دونوں بیگ لے کر ساتھ دلے کمرے میں گیا — وہاں میں نے ان
دونوں بیگوں کو ہدایت کے مطابق ایک بڑے بیگ میں رکھ دیا جو پہلے سے
وہاں موجود تھا۔ اور استقبالیہ پر فون کر کے پورٹر جیکسن کو طلب کیا — پورٹر

”مادام! — میں چکیوں بول رہا ہوں — مال پہنچ گیا ہے اور میں نے اسے آبدہیں بچھا طلت پہنچا دیا ہے۔“ — دوسری طرف سے کہا گیا۔
 ”کوئی پرالم — کوئی پریشانی“ — مادام نے بخیر صبر سے کہا۔
 ”نو مادام! — سب اور کے ہے۔“ — دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام نے اور کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے گہرے تاثرات ابھر آئے تھے۔ جیسے کوئی بہت کھٹن ٹیشن اطمینان بخش طریقے سے مکمل ہو گیا ہو۔

لوسیا رسیور رکھ کر اٹھی اور لہرانے کے سے انداز میں چلتی ہوئی ہاتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔ ہاتھ روم سے جب وہ باہر نکلی تو اس کے جسم پر انتہائی خوبصورت اور شاندار لباس تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھی اور پھر کمرے سے نکل کر وہ راہداری میں چلتی ہوئی ایک بڑے سے برآمدے میں پہنچ گئی۔ جس کے باہر وسیع و عریض پورچ میں سرخ رنگ کی خوبصورت کار کھڑی تھی اور اس کے ساتھ ہی ایک باوردی ڈرائیور موجود تھا۔

ڈرائیور نے مادام لوسیا کو دیکھتے ہی جلدی سے کار کا عقبی دروازہ کھول دیا اور مادام لوسیا بڑے مطمئن انداز میں سچلی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ ڈرائیور نے بڑے مودبانہ انداز میں دروازہ بند کیا اور گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اور پھر کار آگے بند چٹانک کی طرف بڑھنے لگی۔ ڈرائیور نے چٹانک کے قریب پہنچ کر ڈرائیونگ بورڈ کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو چٹانک خود کار انداز میں کھٹا گیا۔ اور ڈرائیور کار باہر سڑک پر لے آیا۔
 ”شرین ہوٹل“ — مادام لوسیا نے چٹانک سے نکلنے پر کہا اور ڈرائیور

نے وہ بڑا بیک اٹھایا اور لے کر باہر چلا گیا۔ — میں بعد میں باہر اپنی کار میں پہنچا تو وہ بیک بند کار کی پچھلی سیٹ پر موجود تھا۔ — میں کار لے کر سیدھا رانس کلب گیا۔ — وہاں سرخ ٹائی والے نے مخصوص کوڈ بتایا اور بیک لے کر کلب کے اندر چلا گیا اور میں وہاں سے واپس آ گیا۔ —
 جم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کوئی تعاقب — یا نگرانی“ — مادام نے پوچھا۔
 ”نہیں مادام! — میں نے آپ کی ہدایت کے مطابق اچھی طرح چیک کیا تھا۔“ — جم نے جواب دیا۔
 ”اوکے“ — مادام نے کہا اور خاموش ہو گئی۔ اس کے چہرے پر گہری بخیرگی کے آثار نمایاں تھے۔

”مادام! — شو کا وقت ہو گیا ہے۔“ — چند لمحوں بعد جم نے کہا۔
 ”اوہ ہاں! — تم جاؤ۔ میں ایک ضروری فون کے انتظار میں ہوں اس کے بعد آ جاؤں گی۔“ — مادام نے چونک کر جواب دیا۔
 ”تو میں بھی انتظار کر لیتا ہوں۔“ — جم نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔
 ”نہیں — تم جاؤ۔ میں پہنچ جاؤں گی۔“ — مادام لوسیا نے قدرے سخت لہجے میں کہا اور جم سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

مادام لوسیا خاموش بیٹھی رہی۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد سٹنٹ میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور مادام لوسیا نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔
 ”لیس لوسیا سپیکنگ“ — لوسیا نے نرم لہجے میں کہا۔

آپ آگئیں۔ میں تو سوچ رہا تھا کہ شاید۔۔۔ ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے ہوئے جم نے مسکرا کہا۔

ظاہر ہے جب سیٹ تک پہنچی تو آنا ہی تھا۔۔۔ مادام لوسیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے وہ چونک پڑی۔ کیونکہ ایک سپروائزر ایک غیر ملکی لڑکی اور چند مردوں کو لے کر سامنے والی بالکن پہلی روکے سامنے آیا اور اس نے انہیں اس قدر مودبانہ انداز میں سیٹوں پر بیٹھنے کا اشارہ کیا کہ مادام لوسیہ حیرت سے ان لوگوں کو دیکھنے لگی۔ اُسے سب سے زیادہ حیرت ایک نوجوان کو دیکھ کر ہوئی تھی جو سیلا اور گندا سامتائی لباس پہنے ہوئے تھا اور اس کے چہرے پر حقیقی جلوہ گر تھیں۔

آنے والے سب سیٹوں پر بیٹھ گئے تھے۔ مادام لوسیہ کی نظریں پہلی رو کی دوسری سیٹ پر بیٹھے ہوئے اس مقامی لباس والے پر جمی ہوئی تھیں۔ جو بڑا سکڑا سا بیٹھا تھا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ یہ شخص کون ہو سکتا ہے اور اسے اس سادہ لباس میں ہوٹل والوں نے اندر کیسے آنے دیا۔ حالانکہ وہ دیکھ رہی تھی کہ یہاں سب لوگ شاندار لباسوں میں ملبوس تھے اور اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی کے جسم پر بہترین تراش کا سوٹ تھا۔ اس مقامی لباس والے کی دوسری طرف ایک غیر ملکی لڑکی بیٹھی تھی اور پھر دوسرے مقامی افراد۔ لیکن یہ سب شاندار لباسوں میں تھے۔ پھر ان کو مشروبات پیش ہونے لگے۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے ایک غیر ملکی عورت کو ایک البم اٹھاتے ان کی طرف آتے دیکھا۔ تو وہ چونک پڑی۔ یہ مادام زویا تھی جو کہ اس فیشن شو کی انچارج تھی۔

مادام لوسیہ حیرت سے مادام زویا کو دیکھنے لگی۔ مادام زویا کے چہرے پر

نے سر ہلا دیا۔ مختلف سٹروں سے گزرنے کے بعد کار تھوڑی دیر ہی میں شیرٹن ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیسٹ میں داخل ہوئی اور پارکنگ کی طرف مڑ گئی ڈرائیور نے کار روکی اور پھر ڈرائیور سے ایک لفافہ باہر نکالا۔ اس لفافے پر

شیرٹن ہوٹل کا مونو گرام موجود تھا۔ لفافے کے کمرے ڈرائیور نے اُترا اور پھر اس نے مادام کی سیٹ کا دروازہ کھولا اور مادام لوسیہ باہر آگئی۔ ڈرائیور نے دروازہ بند کیا اور پھر مودبانہ انداز میں مادام لوسیہ کے پیچھے چلتا ہوا لاؤنج سے گزر کر اس راہداری میں آگیا۔ جہاں ہل کا مین گیٹ تھا۔ یہاں اس نے آگے بڑھ کر لفافہ وہاں کھڑے سپروائزر کی طرف بڑھایا اور خود ایک طرف ہٹ گیا۔ مادام لوسیہ وہاں کھڑی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

سپروائزر نے لفافے میں موجود ٹکٹ دیکھی اور پھر اس کا ایک کورن مچاڑ کر اس نے دربان کو گیٹ کھولنے کا اشارہ کیا اور کورن مادام کی طرف بڑھا کر مودبانہ انداز میں اُسے اندر جانے کا اشارہ کیا۔

مادام نے کورن کے کمرے پر اپنے خوبصورت بدن میں رکھا اور بڑے باوقار انداز میں ہال میں داخل ہو گئی۔ گیٹ کی دوسری طرف ایک اور سپروائزر کھڑا تھا۔ "آپ کا سیٹ نمبر مادام۔۔۔ سپروائزر نے سر جھکاتے ہوئے پوچھا۔ "تھری ڈون۔۔۔" مادام لوسیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہیں مادام!۔۔۔" ادھر تشریف لائے۔ سپروائزر نے کہا اور وہ اسے کمر ہال کی سائیڈ گیڈری سے گزرتا ہوا سب سے آگے لے آیا اور پھر اس نے دوسری رو کی کونے والی خالی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ اور مادام مسکراتی ہوئی بیٹھ گئی۔

اُسے فون کرتے دیکھ رہی تھی۔

لیس۔ چیکو سینگ۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

لوسیا بول رہی ہوں۔ لوسیا نے ہونٹ دباتے ہوئے کہا۔

لیس مادام۔ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مودبانہ تھا۔

فوراً اپنے ساتھیوں سمیت شیرمن ہوٹل آجاؤ۔ فوراً۔ لوسیا نے کہا اور ریسور رکھ کر وہ تیزی سے مٹری اور بجائے ہال میں جانے کے وہ باہر کی طرف چل پڑی۔

باہر برآمدے میں آکر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی پارکنگ کی طرف بڑھ گئی۔ ابھی اس نے چند قدم ہی اٹھائے تھے کہ ایک سائیڈ سے باوردی ڈرائیور نکل کر اس کے قریب آیا، اس کے چہرے پر حیرت کے آثار تھے۔ کار میں چلو۔ مادام لوسیا نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی کار کی طرف بڑھ گئی۔

پارکنگ سنان تھی، اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر خود ہی کار کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گئی۔ ڈرائیور نے اپنی سیٹ کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گیا۔ سنو جونی!۔ ابھی چیکو یہاں اپنے ساتھیوں کے ساتھ آئے گا۔ تم نے اُسے ہدایات دینی ہیں کہ اس نے چند افراد کا تعاقب کرنا ہے۔ میں ان کے چلنے اور لباس کی تفصیلات نہیں بتا دیتی ہوں۔ اچھی طرح ذہن نشین کر لو۔ یہ اُسے بتا دینا۔ مادام نے کہا۔

لیس مادام۔ جونی نے مڑ کر مودبانہ لہجے میں کہا اور مادام نے جلدی جلدی آئے اس غیر ملکی لڑکی۔ مقامی لباس والے آدمی۔ اور باقی

سب کے چلنے اور لباس بتانے شروع کر دیئے۔
ادہ۔ ادہ۔ ادہ۔ وہ آ رہے۔ اچانک مادام نے بُری طرح چمکتے ہوئے کہا۔ کیونکہ سامنے وہی مقامی لباس والا آدمی تیز تیز قدم اٹھا آ پارکنگ کی طرف آنا دکھائی دے رہا تھا۔

مادام جلدی سے نیچے جھک گئی تاکہ باہر سے اُسے دیکھا نہ جاسکے وہ آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا قریب سے ہو کر آگے بڑھ گیا۔ اور پھر وہ ایک سپورٹس کار میں بیٹھ گیا اور دوسرے لمحے سپورٹس کار غاصی تیز رفتاری سے پارکنگ سے نکل کر کپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔

تم یہیں رکھ جونی!۔ میں اس کار کا تعاقب کرتی ہوں۔ مادام لوسیا نے جلدی سے کار سے نکلنے ہوئے کہا اور ڈرائیور جونی جلدی سے باہر آ گیا۔

چیکو کو کہنا کہ اس کے باقی ساتھیوں کا احتیاط سے تعاقب کرے۔ میں اس سے رپورٹ لے لوں گی۔ مادام نے ڈرائیورنگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے کار آگے بڑھا دی۔

سپورٹس کار سے اس نے کافی فاصلہ رکھا تھا تاکہ سپورٹس کار والے کو تعاقب کا احساس نہ ہو سکے۔ اور پھر سپورٹس کار مختلف سڑکوں سے گزرتے کے بعد ایک قلعہ نما عمارت کے گیٹ پر رُک گئی۔ مادام لوسیا نے کافی فاصلے پر کار روک دی۔ چند لمحوں بعد اس قلعہ نما عمارت کا چھانک خود بخود کھلا اور سپورٹس کار اندر چلی گئی۔ اور پھاٹک بند ہو گیا۔

مادام لوسیا نے کار آگے بڑھائی اور پھر وہ اُسے آہستہ آہستہ چلاتی ہوئی اس پھاٹک کے سامنے سے گزری۔ وہ بڑے غور سے اس عمارت اور

آواز میں نکلنے لگیں جیسے ٹرانسمیٹر سے نکلتی ہیں۔

”ہیلو۔۔۔ ہیلو۔۔۔ لوسیا کالنگ چیف باس۔ اور۔۔۔ مادام لوسیا نے فوراً پہلے والا بیٹن رباتے ہوئے کہا۔
”لیں۔۔۔ چیف باس انڈنگ۔ اور۔۔۔ ایک بھاری آواز سنائی دی۔

”چیف باس!۔۔۔ میں نے مال جیکو کے ذریعے آپ کو تک پہنچا دیا ہے۔ اور۔۔۔ لوسیا نے کہا۔

”پھر کال کی وجہ۔ اور۔۔۔ چیف باس نے کرخت لہجے میں کہا اور جواب میں لوسیا نے فیشن شو میں جانے سے لے کر اس مقامی آدمی کے اس قلعے نما عمارت میں جانے تک پوری تفصیل بتادی۔
”تم چونکی کس بات پر تھی۔ اور۔۔۔ چیف باس نے پوچھا۔

”باس!۔۔۔ وہ آدمی جو لری کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ پھر اس کا لباس بھی عجیب و غریب تھا۔۔۔ ویسے وہ شکل و صورت سے بالکل احمق سا لگ رہا تھا۔ اور۔۔۔ لوسیا نے کہا۔

”میں ساری بات سمجھ گیا ہوں۔ اس آدمی کا حلیہ تفصیل سے بتاؤ۔ اور۔۔۔ چیف باس نے کہا اور مادام لوسیا نے حلیہ تفصیل سے بتانا شروع کر دیا۔

”ہونہہ!۔۔۔ اب تم ایسا کرو کہ فوراً جم کا خاتمہ کر دو۔۔۔ یہ گروپ یقیناً ڈیگورا کا ہار گروپ ہوگا۔ اور پھر اس گروپ کی نگرانی کر کے اصل مشن پر کام شروع کر دو۔۔۔ جم کی وجہ سے ہمارا مسئلہ کافی حد تک حل ہو گیا ہے۔“ چیف باس نے تیز لہجے میں کہا۔

پھانک کا جائزہ لے رہی تھی۔ اور اس کے بعد اس نے کار کی رفتار تیز کی اور واپس اپنی رہائش گاہ کی طرف بڑھ گئی۔ ڈیش بورڈ کے نیچے لگے ہوئے بیٹن کے ذریعے سے اس پھانک کھولا اور کار اندر پورچ میں پہنچ گئی۔

پورچ میں کار روک کر وہ اتری اور پھر تقریباً دوڑتی ہوئی راہداری سے گزر کر ایک چھوٹے سے کمرے میں آئی۔ اس نے کمرے کا دروازہ اندر سے لاک کیا اور پھر کمرے کی سائٹڈ میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھولی اور اس کے سچلے خانے میں رکھا ہوا ایک ٹرانسمیٹر سا اٹھا کر ٹری اور اسے کمرے کے درمیان رکھی ہوئی میز پر رکھ کر ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔

اس نے ٹرانسمیٹر کے عقب میں لگا ہوا ایک چھوٹا سا بیٹن پریس کیا اور پھر ٹرانسمیٹر کے سامنے کے رنج لگی ہوئی دونوں کو مختلف سمتوں میں گھما کر شروع کر دیا۔ جب ٹرانسمیٹر کے ڈائل پر موجود دو مختلف رنگوں کی سوئیاں ایک دوسرے کو کراس کر کے ایک دوسرے کی مخالف سمتوں میں مخصوص ہندسوں پر پہنچیں تو مادام لوسیا نے نابول سے ہاتھ ہٹا کر نیچے لگا ہوا ایک بیٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے ٹرانسمیٹر سے ہلکی ہلکی موسیقی کی آواز نکلنے لگی۔ چند لمحوں بعد ہی موسیقی اچانک رُک گئی اور ایک بھاری آواز برآمد ہوئی۔

”آپ ریڈیو ٹرپاتی سے موسیقی سن رہے تھے۔ اور جیسے ہی یہ فقرہ مکمل ہوا۔ مادام لوسیا نے جلدی سے ایک اور بیٹن پریس کر دیا اور دوبارہ موسیقی کی آواز نکلنے لگی۔ پھر اچانک موسیقی کی جگہ ایسی ٹوں ٹوں کی

بالکل بچنس جانیں اس چکر میں — تو پھر ان کا خاتمہ کمرے کے اصل مشن شروع کیا جاتے۔ اور — لوسیالے کہا۔

”سنو لوسیالے! — میں جو کہہ رہا ہوں وہ کرو — تم جس قدر جلد ممکن ہو جم کا خاتمہ کر دو — اب اس کا مزید زندہ رہنا ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو گا۔ اور — اس بار چیف باس کا لہجہ بے حد سخت ہو گیا۔

”لیں باس! — اور — لوسیالے نے منہ بنا تے ہوئے جواب دیا۔
”اور اینڈ آل — دوسری طرف سے کہا گیا اور لوسیالے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کے بٹن آف کئے اور پھر اسے اٹھا کر واپس الماری میں رکھ دیا اور الماری بند کر کے اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور اس کمرے سے نکل کر وہ ایک اور کمرے میں آگئی۔

یہ کمرہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ وہ ابھی اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھی رہی تھی کہ اسے کال بیل کی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی سامنے دیوار پر لگی ہوئی ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔ سکرین پر جم پھاٹک کے باہر کھڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔ لوسیالے میز کے کنارے پر لگے ہوئے مختلف بٹنوں میں سے ایک بٹن دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی سکرین تاریک ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد قدموں کی آواز ابھری اور پھر دروازے پر جم نظر آیا۔
”آؤ جم بیٹھو — لوسیالے جم سے مخاطب ہو کر کہا اور جم میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی دو کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گیا۔

”نادام! — آپ اٹھ کر چلی آئیں — جم نے کہا۔

”ہاں! — مجھے وہاں ڈیگورا کا گرد پ نظر آ گیا تھا — لوسیالے نے ہونٹ کھٹکتے ہوئے کہا۔

”لیکن باس! — سوائے اس غیر ملکی لڑکی کے باقی سارے لوگ تو مقامی ہیں — اور ڈیگورا کا مقامی افراد سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ اور — لوسیالے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”سنو لوسیالے! — تم ڈیگورا کو پوری طرح نہیں جانتی — وہ ہمیشہ مقامی افراد کو سامنے لاتا ہے اور اصل آدمی پیچھے رکھتا ہے جو آخری لمحات میں آگے آتے ہیں — مجھے یقین ہے کہ ان لوگوں کی نگرانی سے ڈیگورا کے اصل آدمیوں کا بھی پتہ چل جاتے گا — اور دوسری بات یہ کہ اب ڈیگورا اس جیولری کے پیچھے بھاگتا رہے گا — اور نتیجہ یہ کہ ہمارا اصل مشن اس کی نگاہوں سے اوجھل رہے گا — تم نے واقعی اچھی پلاننگ کی ہے — اس مقامی آدمی کا جیولری میں دلچسپی لینا یہ ظاہر کر رہا ہے کہ ڈیگورا اسے ہی ہمارا اصل مشن سمجھ رہا ہے — اور — چیف باس نے کہا۔

”لیکن باس! — اگر جم نے اسے ٹپ دی ہوتی تو وہ چکیو کے پیچھے بھاگتا — اسے فیشن جیولری پر شک کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اور — لوسیالے حیران مورتے ہوئے کہا۔

”در اصل ڈیگورا سمجھتا ہے کہ ہم اصل مشن چھپانے کے لئے اسے چکر دے رہے ہیں۔ اصل مشن وہی ہے — اس لئے مجھے یقین ہے کہ اب ڈیگورا کے آدمی لازماً ان ماڈلز کے پیچھے دوڑیں گے۔ اور — چیف باس نے کہا۔

”اوہ! — واقعی ایسا ہی ہوا ہو گا — باس! ایک کام اور ہو سکتا ہے کہ ہم جم کو زندہ رکھ کر انہیں پوری طرح چکر دیں — اور جب وہ لوگ

چھپے رہو گے تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔ اور تم رات مجھے شراب پلا کر جو کچھ اشارے کتابتے میں پوچھنا چاہتے تھے وہ میں تمہیں اب بتا دیتی ہوں۔ لوسیانے مسکراتے ہوئے کہا اور جم کی حالت بیکفخت بدل گئی۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ریو الوور نکال لیا۔

ادہ! میں تو حیران تھا کہ تم عیسیٰ سیدھی سادھی اور عیاش لڑکی آخر کس طرح سلور ہینڈز سے متعلق ہو سکتی ہے۔ لیکن اب مجھے سمجھ آئی ہے کہ تم ضرورت سے کچھ زیادہ ہی گہری ہو۔ جم کا لہجہ بھی اور اس کا چہرہ بھی بیکفخت بدل گیا تھا۔

اور پھر لوسیا کے تہقے سے کمرہ گونج اٹھا۔

تم بڑی جلدی گھبرا گئے جم۔ ویسے یہ ریو الوور خالی ہے۔ بے شک چپک کر لو۔ لوسیانے ہنستے ہوئے کہا اور جم نے بے اختیار چونک کر ریو الوور کی طرف دیکھا ہی تھا کہ ایک دھماکہ ہوا اور ساتھ ہی جم چیخ مار کر کرسی سمیت پشت کے بل پیچھے جا گرا۔ اس کے سینے میں عین دل والی جگہ پر سوراخ ہو چکا تھا۔ وہ صرف چند لمحے ٹڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔

لوسیا نے منہ بناتے ہوئے میز کے کنارے پر لگے ہوئے ایک بٹن پر سے انگلی مثالی جس کی مدد سے اس نے میز کے دوسرے کنارے سے ناز کیا تھا۔ احمق آدمی۔ لوسیا کو یہ قوت سمجھ رہا تھا۔ لوسیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور لوسیا نے چونک کر ریو الوور اٹھا لیا۔

لیں لوسیا پسینگی۔ لوسیا کا لہجہ خاصا سخت تھا۔

ڈیگورا گروپ!۔۔۔ ادہ!۔۔۔ وہ کونسا گروپ تھا۔ میں ڈیگورا کے آدمیوں کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ مجھے تو وہاں اس گروپ کا ایک آدمی بھی نظر نہیں آیا۔۔۔ وہ پہلے میک آپ میں بھی ہوتے۔ لیکن میری نظروں سے نہ چھپ سکتے تھے۔ جم نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

سنو جم!۔۔۔ تم میرے متعلق کیا جانتے ہو۔ لوسیا نے اچانک سوال کرتے ہوئے کہا۔

آپ کے متعلق۔ میں کیا جانتا ہوں۔ ادہ! یہ آپ کیوں پوچھ رہی ہیں۔ جم نے چونک کر پوچھا۔

تم بتاؤ تو سہی۔ لوسیا نے کہا۔ مجھے اتنا معلوم ہے کہ آپ کا تعلق نارن کی سب سے بڑی تنظیم سلور ہینڈز سے ہے۔ جم نے جواب دیا۔

دیکھو جم!۔۔۔ میرا نام لوسیا ہے۔ اور میں سلور ہینڈز کی چیف ایجنٹ ہوں۔ مجھ سے کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارا تعلق ڈیگورا سے رہا ہے۔ لوسیا نے ہونٹ چبلے ہوئے کہا۔

ڈیگورا سے۔ اور میرا تعلق۔ یہ کیسے ممکن ہے مادام۔۔۔ جم نے بڑی طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے انداز میں لگی سی بے عینی نمایاں ہو گئی تھی۔

اچھا سوال ہے۔ لیکن گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم بس مجھے ذاتی طور پر پسند آگئے تھے اس لئے میں نے تمہیں قبول کر لیا۔ لیکن اگر یہ سمجھتے ہو کہ تم ڈیگورا کو میرے متعلق اطلاع دینے کے باوجود مجھ سے

اس کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے حیرت کے آثار نمودار ہوئے۔ لیکن پھر دوسرے ہی لمحے وہ سنبھل گیا۔

”چیکو نے یہ ٹیپ دیا ہے۔“ جوئی نے آگے بڑھ کر مودبانہ انداز میں جیب سے ایک مائیکروکیٹ نکال کر لوسیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔“ تم اس جم کی لاش اٹھا کر کسی گٹر میں پھینک آؤ۔ یہ ڈیگور کا آدمی تھا۔“ لوسیا نے مائیکروکیٹ ٹیپ لیتے ہوئے سپا لہجے میں کہا۔

”اوہ لیس ماوام۔“ جوئی نے چونک کر کہا اور پھر اس نے جھک کر فرش پر مردہ پڑے ہوئے جم کا بازو پکڑا اور اسے گھسیٹا ہوا کمرے کے دروازے سے باہر لے گیا۔

لوسیا نے میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود ایک مائیکروٹیپ ریکارڈر نکال کر میز پر رکھا اور کیٹ اس میں ڈال کر اس کے اس کا بٹن دبا دیا۔

”ہیلو۔“ جولیا کا گنگ۔ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”اکیٹو۔“ دوسری طرف سے ایک بھاری اور سرد آواز سنائی دی۔

”باس۔“ میں ایرپورٹ سے بول رہی ہوں۔“ ماڈلز سے کوئی

مقامی یا غیر ملکی آدمی نہیں ملا۔ وہ ایک مخصوص بس میں انہی ماڈلز لباسوں

میں یہاں پہنچی ہیں۔ اور پھر انہیں براہ راست چارٹرڈ طیارے میں

لے جایا گیا ہے۔ اور پھر چارٹرڈ طیارہ پرواز کر گیا ہے۔“ جولیا

نے کہا۔

”انہوں نے وہ جیولری پہنی ہوئی تھی جو انہوں نے شو کے وقت پہن

”چیکو بول رہا ہوں ماوام۔“ دوسری طرف سے چیکو کی آواز سنائی دی۔

”لیس۔“ کیا رپورٹ ہے۔“ لوسیا نے سخت لہجے میں پوچھا۔

”ماوام۔“ یہ گروپ فیشن شو سے نکل کر سیدھا ایرپورٹ پہنچا۔

اور پھر انہوں نے ان ماڈلز کی بڑی سختی سے نگرانی شروع کر دی۔ اور

جب ماڈلز کا چارٹرڈ طیارہ پرواز کر گیا تو اس غیر ملکی لڑکی نے ٹیلیفون کر کے

رپورٹ دی۔ میں نے دائرہ لیس کیچر کے ذریعے یہ کال ٹیپ کر لی ہے

اور میں یہ ٹیپ جوئی کے ہاتھ آپ کو مجبوراً ملے گا۔“ چیکو نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اب یہ گروپ کہاں ہے۔“ لوسیا نے ہوش کاٹتے ہوئے کہا۔

”وہ ایک عمارت میں واپس گئے ہیں۔ اور ہم اس عمارت کی

نگرانی کر رہے ہیں۔“ وہ ابھی تک اس عمارت میں ہیں۔“ چیکو

نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔“ نگرانی جاری رکھو۔“ میں ٹیپ سننے کے بعد

تھیں مزید ہدایات دیں گی۔“ لوسیا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

تھوڑی دیر بعد کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی

سامنے سکرین روشن ہو گئی۔ لوسیا نے دیکھا کہ پھاٹک کے باہر جوئی کھڑا تھا۔

لوسیا نے گیٹ کھولنے کا بٹن پر لیس کیا تو سکرین تاریک ہو گئی اور پھر چند

لمحوں بعد جوئی کے قدموں کی آواز کمرے سے باہر گونجی۔

”کم ان جوئی۔“ لوسیا نے تیز لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے جوئی

دروازے پر نمودار ہوا۔ لیکن سامنے پڑی ہوئی جم کی لاش دیکھ کر چونک پڑا۔

”یہ بھی تو ہو سکتا ہے باس! — کہ یہ ایکٹو اس مقامی گروپ کا انچارج ہو۔ — اور اس کا رابطہ آگے ڈیگورا گروپ سے ہو۔ اور —“
لوسیہ نے ایک نئے خیال کے تحت کہا۔

”لیکن تم نے رپورٹ کے ان الفاظ پر غور نہیں کیا کہ کوئی مقامی آدمی ان ماڈلز سے نہیں ملا۔ — اس کا مطلب ہے کہ وہ کسی مقامی آدمی کے چکر میں ہیں۔ — بہر حال تم ان کی نگرانی جاری رکھو۔ اور —“ چیف باس نے کہا۔

”نگرانی تو ہو رہی ہے چیف باس! — لیکن اب اصل مشن کا کیا ہوگا۔ اور —“ لوسیہ نے پوچھا۔

”اب جب تک اس ایکٹو گروپ کی اصل پوزیشن سامنے نہ آجائے اصل مشن پر کام شروع نہیں کیا جاسکتا۔ اور —“ چیف باس نے کہا۔
”تو پھر باس! — کیوں نہ اس گروپ کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اور —“ لوسیہ نے کہا۔

”ابھی نہیں۔ ابھی صرف نگرانی کرو۔ ایسا ممکن ہے کہ اس گروپ کے خاتمے کے بعد کوئی نیا گروپ سامنے آجائے جس کا ہمیں علم ہی نہ ہو سکے۔ اور —“ چیف باس نے کہا۔
”ٹھیک ہے باس — اور —“ لوسیہ نے کہا۔

”اور اینڈ آف —“ چیف باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور لوسیہ نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اٹھ کر اس نے دروازہ کھول دیا۔ اسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور لوسیہ نے ریور اٹھا لیا۔
”لیس — لوسیہ سپیکنگ —“ لوسیہ نے کہا۔

”رکھی تھی —“ — دوسری طرف سے پوچھا گیا۔
”لیس باس! — وہی لباس اور وہی جیولری —“ جولیانے جواب دیا۔

”اور —“ ٹھیک ہے — اب تم تھری پوائنٹ پر پہنچو گی۔ وہاں مزید ہدایت دی جائے گی۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور کیسٹ ریکارڈر خاموش ہو گیا۔ لوسیہ نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن آف کر دیا۔

”یہ ایکٹو کون ہو سکتا ہے — اس کا مطلب ہے کہ ڈیگورا کا تعلق اس گروپ سے نہیں ہے۔ لیکن پھر ان لوگوں نے جیولری پر کیوں توجہ دی ہے —“ لوسیہ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر وہ اٹھی اور اس کمرے سے نکل کر واپس اس کمرے میں پہنچی جہاں اس نے پہلے اس ٹرانسمیٹر کے ذریعے چیف باس سے بات کی تھی۔ اس بار وہ ٹرانسمیٹر ٹرانسمیٹر اٹھائے واپس دفتر والے کمرے میں آتی اور دروازہ اندر سے بند کر کے اس نے دوبارہ چیف باس سے رابطہ قائم کیا۔

”اب کیا بات ہے۔ اور —“ چیف باس نے پوچھا اور لوسیہ نے اسے جیم کی ہلاکت کے ساتھ ساتھ اس ٹیپ کے متعلق بھی بتایا اور پھر کیسٹ کو ریوائرڈ کر کے اس نے جولیانے اور ایکٹو کے درمیان ہونے والی گفتگو بھی چیف باس کو سنا دی۔

”ہو نہ ہو — اس کا مطلب ہے کہ یہ کوئی اور گروپ ہے۔ ڈیگورا والا گروپ نہیں ہے۔ لیکن پھر اسے جیولری کے متعلق کیسے پتہ چل گیا —“ چیف باس نے کہا۔

پر ایک جھکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی سکریں پر ایک چھوٹی سی کوٹھی کا منظر
اُبھر آیا۔ لوسیائے جلدی سے مشین کی ایک ناب گھمانی تو منظر کھوڑا پ میں آتا
گیا۔ اور پھر ایک جھلک سے کوٹھی کا اندرونی منظر نظر آنے لگا۔ پورچ میں
دو کاریں کھڑی تھیں۔ لوسیائے ہاتھ بڑھا کر ناب کو اور زیادہ گھمایا تو منظر
غائب ہو گیا اور پھر ایک چھوٹے سے کمرے کا منظر اُبھر آیا۔ اس کمرے میں
ایک غیر ملکی ٹیلیفون پر جھکا ہوا تھا جب کہ اس کے چہرے ساتھی ارد گرد کر سیوں
پر بیٹھے ہوئے تھے۔

لوسیائے ایک لمحے کے لئے ہونٹ بھینچے اور پھر مشین کے نیچے موجود سرخ
رنگ کے ایک ہینڈل کو زور سے کھینچ کر چھوڑ دیا اور کھٹاک کی آواز کے ساتھ
ہی ہینڈل جیسے ہی واپس گیا سکریں پر یکجہت گرد و غبار سا چھا گیا۔ ایسے
لگتا تھا جیسے گہری دھند چھا گئی ہو اور پھر ایک جھلک کے ساتھ سکریں آف
ہو گئی۔ لوسیائے طویل سانس لیتے ہوئے مشین کے بٹن آف کر دیئے اور پھر
اس کا سائیڈ خانہ کھولا اور اس میں سے ایک چھوٹی سی گھڑی موجود تھی لوسیائے
نے اس کی سوئیوں کو انگلی کی مدد سے مختلف ہندسوں پر ایڈجسٹ کیا اور پھر
خانہ بند کر کے اس خانے کے اوپر لگا ہوا ایک بٹن دبا کچھ بجلی کی سی تیزی
سے دوڑتی ہوئی دروازے سے نکل کر سیڑھیوں پر آئی اور راہداری میں
دوڑتی ہوئی باہر پورچ کی طرف بڑھی۔

اسی لمحے جونی کار لے کر پھاٹک کے اندر داخل ہوتا دکھائی دیا۔ لوسیائے
دو پورچ میں ہی رُک گئی۔ جونی نے کار روکی اور پھر جلدی سے نیچے
اُتر آیا۔

جونی! — تم اندر دفتر میں بیٹھو — یہ کار یہیں رہے گی — میں

چیکو بول رہا ہوں مادام! — ہمیں ڈائج دیا گیا ہے — وہ
فارت تو خالی پڑی ہوئی ہے اور وہ پچھلے دروازے سے نکل گئے ہیں۔
چیکو کی آواز سنائی دی اور لوسیائے اختیار چونک پڑی۔
"اوہ! — اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ بڑے ہوشیار ثابت ہوئے
ہیں۔ — تمہارے ساتھ کتنے آدمی ہیں۔" — لوسیائے ہونٹ کاٹتے
ہوئے پوچھا۔

"میرے علاوہ چہرے ساتھی — کیوں؟ — چیکو نے حیران ہو کر پوچھا۔
"تم ایسا کرو کہ اب اپنے ہیڈ کو اتر جانے کی بجائے فار سنٹر جاؤ۔ وہاں
پہنچ کر مجھے فون کرو۔" — پھر میں تمہیں نئی ہدایات دوں گی۔" — لوسیائے
نے کہا۔

"لیں مادام۔" — دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام نے ریور رکھ دیا۔
چہرہ تیزی سے کمرے سے باہر نکلی اور دوڑتی ہوئی راہداری کے آخری حصے
میں نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں اترتی گئی۔ اس کا چہرہ پتھر کی طرح سخت
ہو چکا تھا۔

سیڑھیوں کے اختتام پر ایک بند دروازہ تھا۔ لوسیائے اسے کھولا اور
ایک بڑے کمرے میں داخل ہو گئی۔ اس کمرے کے درمیان میں ایک بڑی سی
مشین فرش میں نصب تھی۔ لوسیائے اس کی سائیڈ میں رکھا ہوا سٹول کھینچا
اور مشین کے سامنے بیٹھ کر اس کے مختلف بٹن دبائے شروع کر دیئے مشین
پر موجود چھوٹے چھوٹے مختلف رنگوں کے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔
اور اس کے درمیان ایک چھوٹی سی سکریں پر بجلی کی لہروں جیسی آڑھی تر چھی
لکیریں سی نمودار ہونے لگ گئی۔ لوسیائے مشین کے اوپر بٹن دبائے تو سکریں

آہی ہوں۔" لوسیانے تھکنا لہجے میں جونی سے کہا اور پھر تیز قدم اٹھاتی پیدل ہی چھانک کی طرف بڑھ گئی اور جونی سر ہلاتا ہوا راہداری کی طرف بڑھ گیا۔

چھانک کی چھوٹی کھڑکی کھول کر لوسیا باہر آگئی۔ اور پھر پیدل ہی فٹ پاتھ پر چلتی ہوئی وہ آگے بڑھتی گئی۔ چند لمحوں بعد ہی ایک خالی ٹیکسی اس کے قریب آکر رکی اور لوسیا جلدی سے اس میں سوار ہو گئی۔
"گرمین لینڈ کالونی" لوسیانے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے تیزی سے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

مختلف مشرکوں سے گزرنے کے بعد وہ ٹیکسی ایک عظیم الشان رہائشی کالونی میں داخل ہوئی تو لوسیانے اسے چوک پر رکنے کا اشارہ کیا۔ میٹر دیکھ کر اس نے پرس سے ایک نوٹ نکالا اور ڈرائیور کی طرف بڑھا دیا۔ ڈرائیور نے باقی رقم اسے واپس کی تو لوسیانے بقایا رقم لے کر پرس میں رکھی اور چہرہ چمک پر بنے ہوئے ایک کیفے کی طرف بڑھ گئی۔
"لیس میڈم" کیفے کے کاؤنٹر پر بیٹھے ہوئے نوجوان نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے ایک فون کرنا ہے" لوسیانے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اوہ لیس میڈم" کاؤنٹر میں نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کاؤنٹر پر رکھا ٹیلیفون لوسیا کی طرف بڑھا دیا۔

لوسیانے رسیور اٹھایا اور پھر اس کی انگلی نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ نوجوان ایک رجسٹر میں اندراجات کرنے میں مصروف ہو گیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز آئی۔ چار بار گھنٹی بجنے کی آواز سنستے

ہی لوسیانے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ سے کرٹیل دبایا اور رسیور واپس برکھ دیا۔

"سوری!۔۔۔ ایجنٹ ٹون آہی ہے" لوسیانے کہا اور نوجوان کے سر ہلانے پر وہ تیزی سے باہر آئی اور پھر فٹ پاتھ پر پیدل چلتی ہوئی وہ ایک غاصی بڑی کوچھی کے چھانک پر رک گئی۔ اس نے کال بیل کا بٹن دبایا۔ چند لمحوں بعد چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک نوجوان نے باہر جھانکا۔ اور پھر وہ سجلی کی سی تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔ لوسیا کھڑکی سے اندر داخل ہو گئی۔

"رابرٹ موجود ہے" لوسیانے سائٹ میں کھڑے نوجوان سے مخاطب ہو کر تھکنا لہجے میں کہا۔

"لیس مادام" نوجوان نے مودبانہ لہجے میں کہا اور لوسیا سر ہلاتی ہوئی تیزی سے لان کر اس کے برآمدے کی طرف بڑھ گئی۔ اسی لمحے برآمدے میں ایک لمبا تڑنگا نوجوان نمودار ہوا۔

"اوہ مادام!۔۔۔ آپ" اس نوجوان نے حیرت بھر لہجے میں کہا۔
"ہاں!۔۔۔ گروپ اے نظروں میں آگیا تھا اس تہے میں نے سب کو ختم کر دیا" لوسیانے تیز لہجے میں کہا اور جلدی جلدی قدم اٹھاتی درمیانی راہداری سے گزرتی ہوئی ایک کمرے میں داخل ہوئی۔ نوجوان اس کے پیچھے تھا۔
"رابرٹ!۔۔۔ جلدی سے چیف باس سے رابطہ قائم کرو۔ جلدی۔۔۔ لوسیانے ایک کمرے پر بیٹھے ہوئے کہا۔

"لیس مادام" رابرٹ نے جواب دیا اور جلدی سے میز پر رکھے ہوئے ایک بڑے سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔۔۔ ہیلو۔۔۔ رابرٹ کالنگ چیف باس۔۔۔ اوور۔۔۔ رابرٹ

کال کر کے احکامات دے دیتا ہوں۔ وہ تمہارے ساتھ تعاون کے لئے پوری طرح تیار رہے گا۔ اور۔۔۔ دوسری طرف سے چیف باس نے کہا۔

”یس باس!۔۔۔ آپ نذرکان کو کہہ دیں کہ وہ رابرٹ سنٹر پر میرے ساتھ رابطہ قائم کرے۔ اور۔۔۔ لوسیالنے جواب دیا تھا۔
”ٹھیک ہے۔۔۔ اور اینڈ آل۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ لوسیالنے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور ایک طویل سانس لیتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

نے بار بار یہی فقرہ دہرانا شروع کر دیا۔
”یس۔۔۔ چیف باس اٹنڈنگ۔ اور۔۔۔ چیف باس کی آواز ٹرانسمیٹر پر ابھری۔

”مادام ہمارے سنٹر میں موجود ہیں۔۔۔ آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں اور۔۔۔ رابرٹ نے مودبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ مرکز کمرے سے نکل گیا۔
”مادام لوسیال۔ اور یہاں۔ اور۔۔۔ چیف باس کی حیرت جبری آواز سنائی دی۔

”یس باس!۔۔۔ میں نے گروپ اے کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا ہے۔ چکیو اور اس کے ساتھیوں کو ٹریپ کیا گیا تھا۔ اس کا واضح مطلب تھا کہ وہ لوگ ان کی نظروں میں ہیں چنانچہ میں نے فوراً انہیں فار سنٹر میں بھیجا اور پھر فار سنٹر کو اڑا دیا۔ اس کے بعد مجھے اپنا ہیڈ کوارٹر بھی تباہ کرنا پڑا۔ کیونکہ جوئی کو ٹریپ دیکر چکیو نے یہاں بھیجا تھا۔ ظاہر ہے میرا ہیڈ کوارٹر بھی ان کی نظروں میں آ گیا ہو گا۔ چنانچہ میں نے جوئی سمیت اپنا ہیڈ کوارٹر بھی تباہ کر دیا۔ اور اب میں رابرٹ سنٹر میں منتقل ہو گئی ہوں۔ اور۔۔۔ لوسیالنے تیز تیز لہجے میں کہا۔

”چکیو کی نگرانی کے بعد تمہیں ایسا ہی کرنا چاہیے تھا۔ ہم معمولی سا ریسک بھی نہیں لے سکتے۔ اور سنو!۔۔۔ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ یہ مقامی گروپ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہے۔ اکیٹو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا کوڈ نام ہے۔ یہ سب سے خطرناک بات ہوئی ہے۔ اس لئے تم نے اچھا کیا کہ ہر چیز ختم کر دی۔ اور سنو! اب تم فوراً نسل مشن رابرٹ کے ذریعے مکمل کرو اور پھر فوراً پاکیشیا سے کل آؤ۔ میں نذرکان کو

For Bio fiction

سوال نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔
 رپورٹ — کسی رپورٹ — وہ تو تھری پوائنٹ سے نکل کر
 اپنے اپنے فلیٹوں میں چلے گئے ہیں — آپ نے خود ہی تو کہا تھا کہ
 ایسا کیا جائے — چنانچہ آپ کے جانے کے دس منٹ بعد میں نے
 انہیں تھری پوائنٹ سے جانے کا کاشن دے دیا تھا — بلیک زیرو
 نے حیران ہو کر جواب دیتے ہوئے کہا جیسے اسے عمران کی بات سمجھ میں
 نہ آئی ہو۔

میں صرف یہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ کہیں جولیا اور اس کے ساتھیوں کی
 نگرانی تو نہیں ہو رہی — ان کی واقعی نگرانی ہو رہی تھی۔ سات غیر ملکی دو
 کاروں میں تھری پوائنٹ کی نگرانی کر رہے تھے — میں جب وہاں پہنچا
 تو میرے سامنے وہ لوگ تھری پوائنٹ میں گئے — اور پھر ان میں سے
 ایک نے باہر آکر بلیک بوتھ سے کسی مادام لوسیا کو فون کیا اور اسے رپورٹ دی
 کہ عمارت خالی ہے اور وہ لوگ نکل گئے ہیں — میں نے وہ نمبر فون میں
 رکھ لئے — دوسری طرف سے انہیں کسی فائر سنٹر میں بھیجا گیا۔ چنانچہ
 میں ان کے تعاقب میں وہاں پہنچا — اور پھر ان کے اندر جانے کے
 بعد ابھی میں سوچ ہی رہا تھا کہ اس عمارت میں جا کر حالات معلوم کئے جائیں
 یا انہیں چھوڑ کر اسس فون نمبر کے ذریعے اس مادام لوسیا کا سراغ لگایا جائے کہ
 اچانک وہ عمارت ایک خوفناک دھماکے سے پھٹ گئی — یوں لگتا
 تھا جیسے اس عمارت کے اندر انتہائی طاقت ور ڈائنامیٹ فٹ ہو اور اسے
 پھاڑ دیا گیا ہو — جب کہ وہ لوگ اندر ہی تھے — پھر میں وہاں
 اس وقت تک رکارڈ بار جب تک فائر بریگیڈ والے نہ پہنچے — وہ لوگ

عمران جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو احتراماً
 کھڑا ہو گیا۔
 بیٹھو — عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور بلیک زیرو واپس
 کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران نے بھی کرسی سنبھالی۔
 آپ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی پریشان دکھائی دے رہے ہیں۔
 بلیک زیرو نے کہا۔

ہاں! — کچھ عجیب سے حالات سامنے آتے ہیں — یوں محسوس
 ہو رہا ہے جیسے پاکیشیا میں کوئی بڑا کھیل کھیل رہا ہے۔ لیکن کوئی بات
 واضح طور پر سامنے نہیں آرہی — عمران نے جواب دیا۔
 کیا مطلب! — میں سمجھا نہیں — بلیک زیرو نے چونک
 کر پوچھا۔

”تمہیں جولیا نے رپورٹ دی ہے“ — عمران نے اس کا

واقعی اندر تھے اور فائر بریگیڈ نے ان کی لاشیں نکال لی تھیں۔ وہ دونوں کاریں بھی تباہ ہو چکی تھیں۔ اس کے بعد میں نے اس فون نمبر کی مدد سے وہ عمارت تلاش کی جس میں یہ فون نمبر تھا۔ لیکن جب میں وہاں پہنچا تو وہ عمارت بھی مکمل طور پر تباہ ہو چکی تھی۔ البتہ وہاں سے صرف ایک لاش ملی ہے۔ اور ایک کار وہاں بھی تباہ شدہ حالت میں موجود تھی۔ اس عمارت کو اس قدر خوفناک آگ لگی کہ سب کچھ جل کر راکھ ہو گیا ہے۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا:۔

”ادہ ا۔۔۔ واقعی حیرت انگیز بات ہے۔ لیکن یہ سب کچھ شروع کیسے ہوا۔۔۔ میری تو سمجھ میں اب تک یہ بات نہیں آتی۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”میں نے صرف شرارت کرنے کی غرض سے ٹیم کو فیشن شو میں بھیجا۔ اور پھر خود ہی سرسلطان کو کہہ کر کمیشن کینسل کرا دیں۔ اور ساتھ ہی وہ سیٹیں نواب وجاہت مرزا کے نام پر رک کر الین۔ اس کے بعد میں نے صرف شرارت کی غرض سے سلیمان کے متعلق شیرٹن ہوٹل والوں کو کہہ دیا کہ سلیمان وزارت ثقافت و سیاحت کا چیف سیکرٹری ہے۔ چنانچہ وہاں سلیمان کا خوب رعب و اب قائم ہو گیا۔ مقصد صرف تفریح تھا۔ لیکن سلیمان مجھ سے دو ہفتہ آگے نکلا اور اس نے ماڈلز کا البم منگالیا۔ اس البم کو دیکھتے ہوئے میں اچانک چونکا۔ کیونکہ ہر ماڈل گرل نے ایک ہی قسم کی جیولری پہنی ہوئی تھی۔ اور خاص بات یہ تھی کہ یہ لاکٹ اور اس کا ڈیزائن مخصوص قسم کا تھا۔ اور اس ڈیزائن کا ایک لاکٹ پہلے ایک غیر ملکی عورت کی لاش کے ساتھ موجود پرس سے نکلا تھا۔ اس غیر ملکی عورت

کو زیرو چوک میں گولی مار دی گئی تھی۔ یہ لاکٹ سوپر فائض کے پاس میں نے دیکھا تھا۔۔۔ جب میں نے یہی ڈیزائن ہر ماڈل کے گلے میں دیکھا تو میں بے اختیار چونک پڑا۔۔۔ میری چھٹی حس نے خطرے کا الارم بجایا اور میں وہاں سے نکل کر سیدھا اس فیشن شو کی انچارج ماڈم زویا کے پاس پہنچا۔۔۔ ماڈم زویا کو سنٹرل انٹیلی جنس کا کارڈ دکھا کر میں نے پوچھ گچھ کی تو پتہ چلا کہ یہ جیولری اس نے ٹن تھاؤزینڈ جیولری ہاؤس سے خریدی ہے۔ اور اس غیر ملکی عورت کو جس جگہ گولی مار دی گئی تھی۔ وہ جگہ ٹن تھاؤزینڈ جیولری ہاؤس کے سامنے تھی چنانچہ میں وہاں سے نکل کر یہاں آیا اور پھر میں نے ٹائیگر کو ٹن تھاؤزینڈ جیولری کے مالک جگوار کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے احکامات دیئے اور جویا کو کہا کہ وہ ایئر پورٹ پہنچے۔ کیونکہ ان ماڈلز نے وہاں سے سیدھا الیٹیر جانا تھا۔ میرا خیال تھا کہ ایئر پورٹ پر اس جیولری کے سلسلے میں کوئی چکر ضرور ہوگا۔ لیکن جب جویا نے رپورٹ دی کہ وہاں کچھ نہیں ہوا تو میرے سارے خدشات غلط ثابت ہوئے۔ اس دوران سلیمان نے رپورٹ دی کہ جویا اور ساتھی جب فیشن شو سے سٹیشن ونگن کے ذریعے نکلے تھے تو دو کاریں ان کے تعاقب میں گئی تھیں چنانچہ میں سمجھ گیا کہ ماڈم زویا نے لازماً اپنی بات چیت سے کسی کو آگاہ کیا ہے۔ اور جویا اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی ہو رہی ہے۔ اس لئے میں نے انہیں تھری پوائنٹ پر بھیجا اور تمہیں کہا کہ دس منٹ بعد انہیں جانے کا کاسٹن دے دینا۔ اس دوران میں وہاں آسانی سے پہنچ سکتا تھا۔ اور پھر واقعی دو کاریں وہاں موجود

بعد دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

”کیا رپورٹ ہے۔ اور“ — عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

”سر۔۔۔ جیگوار کو اس کی رہائش گاہ پر گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور نہ صرف جیگوار کو بلکہ ایک اور جیولر کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اس جیولر کا نام نام تھا۔ اور وہ ریڈ اسکوئر جیولری ہاؤس کا مالک تھا۔ اور“ — دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیا۔

”کس نے گولی ماری ہے۔ کچھ معلوم ہوا۔ اور“ — عمران نے پوچھا۔

”نہیں سر۔۔۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔ جیگوار کو اس کی رہائش گاہ میں داخل ہوتے وقت گولی سے اڑا دیا گیا۔ جب کہ نام کو اس کی دکان میں ہی گولی مار دی گئی ہے۔ لیکن قاتلوں کا کوئی پتہ نہیں چلا۔ اور“ — ٹائیگر نے جواب دیا۔

”ہول۔۔۔ ٹھیک ہے۔ اور اینڈ آل“ — عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”ویسے اب تو یہی محسوس ہو رہا ہے کہ یہ سارا کھیل اس جیولری سے ہی متعلق ہے۔“ — ٹرانسمیٹر آف ہوتے ہی بلیک زیرو نے کہا۔

”میرا خیال دوسرا ہے۔ ہمیں ایک پلاننگ کے تحت اس جیولری کے چکر میں پھنسا یا جا رہا ہے۔“ — عمران نے کہا۔

”لیکن اگر سلیمان وہ الیم نہ منگواتا تو آپ کو کیسے پتہ چلتا۔“ — بلیک زیرو نے کہا۔

”پھر میں شو کے دوران ماڈلز کے گلے میں یہ مخصوص ڈیزائن کا لاکٹ

تھیں۔ لیکن اس کے بعد وہ تعاقب کرنے والے آدمی عمارت سمیت اڑ گئے۔۔۔ بلکہ جس عمارت میں اس آدمی نے کال کی تھی وہ عمارت بھی تباہ ہو گئی۔“ — عمران نے پوری تفصیل سے سارا تجربہ کرتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ اس جیولری میں کوئی خاص چکر تھا۔“ — بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”نہیں!۔۔۔ میں نے مادام نوپا سے ایک ماڈل کی جیولری اٹروا کر دیکھی تھی۔ وہ بالکل عام سی جیولری تھی۔ اس میں کوئی خاص بات نہ تھی۔ اس پر میں یہی سمجھا کہ جو ہوگا ایتروپٹ پر ہی ہوگا۔ لیکن وہاں بھی کچھ نہ ہوا۔“ — عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”تو پھر آخر ہو کیا رہا ہے۔ عمارتیں تباہ کر دی گئیں۔ آدمی مار ڈالا گئے۔“ — بلیک زیرو حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہی تو اب معلوم کرتے ہیں۔“ — عمران نے کہا اور پھر اس نے میز کے کونے پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر کا ہٹن دبایا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

فریکوئنسی ایڈجسٹ ہوتے ہی عمران نے دوسرے ہٹن آن کئے تو ٹرانسمیٹر سے مخصوص آواز نکلنے لگی۔

”ہیلو۔۔۔ ہیلو۔۔۔ عمران کالنگ ٹائیگر۔ اور“ — عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

”لیں سر۔۔۔ ٹائیگر بول رہا ہوں سر۔ اور“ — چند لمحوں

دیکھ کر چونکنا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیر و خاموش ہو گیا لیکن اس کے چہرے سے نظر آ رہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر عمران کی بات سے مطمئن نہیں ہوا۔

عمران کافی دیر تک خاموش بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اچانک چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں ایک نیا خیال آیا تھا۔ اس نے جلدی سے فون اپنی طرف کھسکا اور رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کر کے شروع کر دیئے۔

”یس۔۔۔۔۔ ٹی۔سی۔سی سنٹر۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز ابھری۔

”ایکسٹنڈ۔۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لمبے میں کہا۔

”یس سر۔۔۔۔۔ حکم سر۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ لمبے میں کہا گیا۔

”دارالحکومت میں ہونے والی ایسی ٹرانسمیٹر کالیں چیک کرو۔ جن میں جیولری کا ذکر ہو۔۔۔۔۔ اور اگر ایسی کال یا کالیں ہوں تو ان کا ماخذ اور جہاں یہ کالیں کی گئی ہوں وہ سپاٹ پوری تفصیل سے چیک کر کے رپورٹ کرو۔۔۔۔۔ عمران نے سخت لمبے میں کہا۔

”یس سر۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

”آپ کا خیال ہے کہ اس سلسلہ میں کوئی فارن ٹرانسمیٹر کال کی گئی ہوگی۔۔۔۔۔ بلیک زیر و نہ لے کہا۔

”ایک آئیڈیا ہے۔۔۔۔۔ ہو سکتا ہے ایسا نہ ہو۔۔۔۔۔ اور ہوسکتا ہے ایسا ہوا ہو۔۔۔۔۔ عمران نے سپاٹ لمبے میں جواب دیا اور بلیک زیر و سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور

عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”ایکسٹنڈ۔۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لمبے میں کہا۔

”ٹی۔سی۔سی سنٹر سے نعیم بول رہا ہوں جناب!۔۔۔۔۔ دو کالیں چیک ہوئی ہیں جن میں جیولری کا لفظ استعمال ہوا ہے۔۔۔۔۔ یہ دونوں کالیں کسی مادم لوسیا کی طرف سے چیف باس کو کی گئی ہیں۔۔۔۔۔ اور یہ کالیں نارمان کی گئی ہیں۔۔۔۔۔ اور باس!۔۔۔۔۔ ایک کال میں آپ کی گفتگو کا ٹیپ بھی سنایا گیا ہے۔۔۔۔۔ میں یہ دونوں ٹیپ آپ کو بھجوا رہا ہوں۔ دوسری طرف سے مودبانہ لمبے میں کہا گیا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کی آنکھوں میں چمک اُبھر آئی تھی۔

”میں نارمان کے سلسلے میں فائلیں اندر لائبریری میں چیک کرتا ہوں۔ تم یہ ٹیپیں وصول کرو۔۔۔۔۔ عمران نے رسیور رکھتے ہی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھانا لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ لائبریری سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں دو فائلیں موجود تھیں۔

”ٹیپیں آگئی ہیں۔۔۔۔۔ بلیک زیر و نہ لے کہا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ پہلے یہی سن لیتے ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے کرسی پر

بٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیر و نہ لے ٹیپ ریکارڈ میں ایک ٹیپ فٹ کیا اور اسے آن کر دیا۔ چند لمحوں بعد ایک آواز ابھری۔

”ہیلو۔۔۔۔۔ ہیلو۔۔۔۔۔ لوسیا کالنگ چیف باس۔ اور۔۔۔۔۔ اور عمران یہ آواز سنتے ہی بڑی طرح چونک پڑا۔ لیکن وہ منہ سے کچھ نہ بولا تھا۔

ٹیپ چلتی رہی اور وہ دونوں چیف باس اور لوسیا کے درمیان
مولے والی گفتگو سنتے رہے۔

ایک ٹیپ ختم ہونے پر عمران کے اشارے پر بلیک زیرو نے دوسرا
ٹیپ فٹ کر سکے آن کر دیا۔ اور پھر جب یہ ٹیپ ختم ہوا تو عمران نے ایک
طویل سانس لیا۔

”تو یہ تھا سارا چکر۔ یہ مادام لوسیا فیشن شو میں میرے پیچھے سیٹ
پر موجود تھی۔ میں پہلے ہی اس کی آواز سن کر چونکا تھا۔ کیونکہ
میرے لاشعور میں یہ آواز موجود تھی۔ شاید میرے پیچھے بیٹھے ہوتے
اس کے کوئی فقرہ بولا ہوگا۔ بہر حال اب مسئلہ کچھ واضح ہو گیا ہے۔
اب اس مادام لوسیا کو ڈھونڈنا ہوگا۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”لیکن آپ یہ فائلیں جو اٹھا لائے تھے ان میں شاید ہو۔“

بلیک زیرو نے کہا۔
”یہ فائلیں نامان کی سیکرٹ ایجنسی سے متعلق ہیں۔ لیکن ان کی
گفتگو سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ کسی سیکرٹ ایجنسی سے متعلق نہیں
ہیں۔ ورنہ یہ لازماً ایکسٹو کا لفظ سن کر سمجھ جاتے۔ یہ
کوئی نئی مجرم تنظیم ہوگی۔“ عمران کے جواب دیا۔
”اس میں آبدوز کا لفظ استعمال کیا گیا ہے کہ آبدوز میں مال پہنچا دیا
گیا ہے۔“ بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں!۔“ میرا خیال ہے کہ یہ اصل آبدوز نہیں ہوگی۔ بلکہ
کوڈورڈ ہے۔ اصل آبدوز ہمارے ساحل پر آتی تو لازماً حکومت
کو اس کا پتہ چل جاتا۔ بہر حال دیکھو۔“ عمران نے کہا اور ایک

بار پھر ٹیلیفون کا رسیڈور اٹھا لیا۔ اور اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کئے۔
”لیں۔“ شیرن ہوٹل۔“ دوسری طرف سے ایک نسواری آواز
سنائی دی۔

”ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس سپیکنگ۔“ عمران نے تیز اور محکمہ
لہجے میں کہا۔

”اوہ لیں سر۔ حکم سر۔“ دوسری طرف سے بولکھاتے ہوئے
لہجے میں جواب دیا گیا۔

”فیشن شو میں جو سیٹیں بک ہوئیں ان کا ریکارڈ تو آپ کے پاس
ہوگا۔“ عمران نے پوچھا۔

”لیں سر!۔“ وہ نائٹ مینجر کے پاس ہے۔“ دوسری
طرف سے کہا گیا۔

”اس سے بات کراؤ۔ فوراً۔“ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔
”لیں سر۔“ ہولڈ آن کریں۔“ دوسری طرف سے مودبانہ لہجے
میں کہا گیا۔

”لیں۔“ نائٹ مینجر میک سپیکنگ سر۔“ چند لمحوں بعد ایک مودبانہ
مراد آواز ابھری۔ شاید ریسپنڈنٹ نے اسے عمران کا عہدہ پہلے ہی
بتا دیا تھا۔

”فیشن شو والے ال میں سب سے آگے سے دوسری رو کے نمبر کہاں
سے شروع ہوئے تھے۔“ عمران نے پوچھا۔

”مقرنی ٹون سے جناب۔“ نائٹ مینجر نے فوراً جواب دیا۔
”ہونہ۔“ رجسٹر دیکھ کر بتاؤ کہ تھری ڈن اور اس کے بعد کی سیٹیں کن

کمن ناموں سے ٹک ہوئیں۔" عمران نے کہا۔
 "لیں سر۔۔۔ ایک منٹ سر۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا
 اور عمران خاموش ہو گیا۔

سر۔۔۔ تھری ون مادام لوسیا۔۔۔ تھری ٹوجم مارکر۔۔۔ تھری تھری
 بیگم نسیم جان۔۔۔ تھری فور۔۔۔ نائٹ میجر نے کہنا شروع کیا۔
 "مرک جلاؤ۔۔۔ مادام لوسیا اور جم مارکر۔۔۔ ان دونوں کے متعلق تمہارے
 پاس کیا تفصیلات ہیں؟" عمران نے پوچھا۔ ویسے اس کی
 آنکھوں میں ابھرنے والی چمک سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اپنے مقصد میں
 کامیاب رہا ہے۔

سر۔۔۔ مادام لوسیا اور جم مارکر دونوں کا ایک ہی پتہ درج ہے۔
 تھری ٹو گھرنیہ کالونی۔۔۔ نائٹ میجر نے کہا۔
 "تھینک یو۔" عمران نے کہا اور ریسپور رکھ دیا۔ لیکن ساتھ ہی
 اس کی آنکھوں میں ابھرنے والی چمک اب ختم ہو گئی تھی۔
 "پتہ لگ گیا۔" بلیک زیرو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"اے!۔۔۔ لیکن بات وہیں آپہنچی۔ یہ کو بھی وہی ہے جو جل کر
 راکھ ہو گئی ہے۔ لیکن وہاں سے جو جلی ہوئی لاش ملی ہے وہ مرد
 کی تھی۔ عورت کی نہیں تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ مادام لوسیا
 یا تو وہاں موجود نہ تھی۔ یا تھی تو وہ نکل گئی۔" عمران نے سر
 ہلاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کا منہ ہلکا گیا۔

"اب ایک ہی صورت رہ گئی ہے۔ اس مادام لوسیا کو تلاش کرنے
 کی۔ اور وہ ہے کراس ورلڈ آرگنائزیشن۔" شائدان کے پاس

اس کا کوئی ریکارڈ ہو۔" عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔
 "کراس ورلڈ آرگنائزیشن۔ لیکن وہ لوگ تو ٹاپ کے ٹھکانوں کا
 ریکارڈ رکھتے ہیں۔ کیا مادام لوسیا اس قدر اہمیت رکھتی ہوگی؟"
 بلیک زیرو نے چمکتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے۔ اور جس انداز میں وہ کام کر رہی ہے وہ انداز
 بتا رہا ہے کہ یہ مادام لوسیا اس میدان میں اناڑی نہیں ہو سکتی۔ بہر حال
 چمک تو کیا جاسکتا ہے۔" عمران نے کہا اور پھر ٹیلیفون کا ریسپور
 اٹھا کر اس نے پہلے نادان کال کے مخصوص نمبر ڈائل کئے اور رابطہ قائم
 ہوتے ہی اس نے کراس ورلڈ آرگنائزیشن کے سیکرٹری کے نمبر ڈائل کرنے
 شروع کر دیئے۔

"لیں۔ ٹیلی مارکم سپیکنگ۔" چند لمحوں بعد ہی ایک آواز سنائی
 دی۔ بولنے والے کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ خاصا عمر رسیدہ آدمی ہے۔
 "یہ ٹیلی مارکم کیا ٹیلی ویژن کی کوئی جدید شکل ہے کہ جو گفتگو بھی کرتی
 ہے۔" عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ آواز یقیناً علی عمران کی ہے۔ کیا واقعی تم
 علی عمران ہو؟" دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"واہ!۔۔۔ بڑی شاندار ایجاد ہے۔ آوازیں بھی شناخت کر
 لیتی ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے
 ایک تہقیر سنائی دیا۔

"اوہ علی عمران! تمہاری گفتگو سنتے ہی آدمی خود کو جوان محسوس
 کرنے لگتا ہے۔ آج کیسے فون کیا؟" ٹیلی مارکم نے جنتے ہوئے کہا۔

”تو پھر بل بھجوادوں“ ——— عمران نے کہا۔
 ”بل — کیا بل“ — ٹیلی مارکم نے چونک کر پوچھا۔
 ”نہیں جو ان بنانے کے لئے میری ٹیلیفون کال کا بل“ — عمران
 نے کہا اور اس بار دوسری طرف سے سنائی دینے والا قہقہہ پہلے سے
 بھی بلند تھا۔
 ”ضرور بھجوادینا — کم از کم میرا قرضہ ہی اتر جائے گا“ — ٹیلی مارکم
 نے ہنستے ہوئے کہا۔
 ”قرضہ اتر جائے گا — وہ کیسے“ — اس بار حیران ہونے
 کی باری عمران کی تھی۔

”ظاہر ہے بل علی عمران کی طرف سے ہوگا۔ اور علی عمران ایسی
 شخصیت ہے کہ جس کے دستخط بھی نیلامی میں اونچی قیمت پر فروخت
 کئے جا سکتے ہیں“ — ٹیلی مارکم نے جواب دیا اور اس بار عمران اس
 کے خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔
 ”یہودی کا رویہ میں کیوں کامیاب رہتے ہیں — یہ آج مجھے پتہ
 چلا ہے“ — عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور جواب میں ٹیلی مارکم
 بھی ہنس پڑا۔

”ٹیلی — میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ تم سے پوچھ سکوں کہ کیا
 نارمان کی کسی مدام لوسیا کا ریکارڈ بھی تمہارے ادارے میں موجود ہے
 یا نہیں“ — عمران نے یکجہت سنجیدہ مورتے ہوئے کہا۔
 ”نارمان کی مدام لوسیا — اوہ! — وہ گلاب کا پھول تمہارا ملک
 میں بھی پہنچ گیا ہے خوشبو بکھیرنے“ — ٹیلی مارکم کی چونکی زلی آواز

سنائی دی۔
 ”میں دائمی نزلے کا مریض ہوں — اس لئے خوشبو کا تو مجھے علم
 نہیں — البتہ گلاب کے پھول مجھے ضرور پسند ہیں“ — عمران نے
 مکرراتے ہوئے جواب دیا۔

”بڑی خوبصورت اور جوان لڑکی ہے یہ مدام لوسیا — ہمارے پاس
 اس کا ریکارڈ موجود ہے — کہو تو بھجوادوں“ — ٹیلی مارکم نے کہا۔
 ”لیکن ظاہر ہے ساتھ ہی ایک بھاری رقم کا بل بھی آجائے گا اور یہاں
 تمہارے دستخط نیلامی میں نہیں بک سکتے — اس لئے تم بس مختصر
 طور پر زبانی ہی بتا دو“ — عمران نے کہا اور ٹیلی مارکم ہنس پڑا۔

”کبجوسی تو ہم یہودیوں کی مشہور ہے — لیکن آج پتہ چلا کہ تم ہم
 سے بھی دو قدم آگے ہو۔ بہر حال اتنا بتا دیتا ہوں کہ مدام لوسیا یورپ
 کی بڑی مشہور عجم ہے — یہاں یورپ میں اسے گلاب کا پھول
 کہا جاتا ہے کیونکہ یہ انتہائی خوبصورت بھی ہے اور معصوم بھی — عیاش
 بھی بتائی جاتی ہے لیکن مخصوص حد تک“ — ٹیلی مارکم نے کہا۔

”میں نے اس کے لئے شادی کا رشتہ نہیں بھیجنا — میں نے بتایا
 تو ہے کہ میں دائمی نزلے کا مریض ہوں“ — عمران نے منہ بتاتے
 مورتے کہا اور ٹیلی مارکم ایک بار پھر ہنس پڑا۔

”ارے وہ ہے ہی ایسی — کہ بس جی چاہتا ہے کہ اس کے حسن
 کی تعریفیں ہی کرتے رہو“ — ٹیلی مارکم نے ہنستے ہوئے کہا۔
 ”اب مجھے یقین آگیا ہے کہ تم واقعی بوڑھے ہو چکے ہو — تبھی
 صرف تعریفوں پر ہی گزارہ ہو رہا ہے“ — عمران نے کہا اور ٹیلی مارکم

نے پوچھا۔
 "ڈیگز رول۔۔۔ اوہ! یہ بھی نارن کی ایک مجرم تنظیم کا چیف ہے۔
 ڈیگز رول گروپ۔۔۔ لیکن یہ گروپ صرف منشیات کا دھند کرتا ہے۔
 اس کے علاوہ کچھ نہیں کرتا۔۔۔ ٹیلی مارکم نے کہا۔
 "تھینک یو اولڈ ٹیلی مارکم۔۔۔ گڈ بائی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے
 ہوئے کہا اور ایک طویل سانس لے کر رسیور رکھ دیا۔
 "اب اس مادام لوسیا کا حلیہ تو مل گیا۔۔۔ اب اس کی تلاش آسان ہو
 جائے گی"۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 "ہاں!۔۔۔ اب یہ سیکرٹ سروس کا کام ہے کہ اس مادام لوسیا کو
 تلاش کرے۔۔۔ لیکن تم انہیں کہہ دینا کہ وہ میک آپ میں رہیں۔ کیونکہ
 مادام لوسیا کچھلی نشست پر موجود تھی اور اس نے لازماً سب کو اچھی
 طرح سے دیکھا ہوگا۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے
 کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹیلیفون کی طرف
 ہاتھ بڑھا دیا۔

بے اختیار ہنس پڑا۔
 "تم کہہ سکتے ہو۔۔۔ بہر حال اب تمہارا دور ہے۔۔۔ ہم نے تو
 اپنے زلے میں گلاب کے پھول سوٹھانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔
 بہر حال سنو!۔۔۔ مادام لوسیا نارن کی ایک طاقت ور مجرم تنظیم سلور ہینڈز
 سے متعلق ہے۔۔۔ انتہائی چالاک۔۔۔ ہوشیار۔۔۔ تیز اور فوری فیصلے کرنے
 والی مجرم ہے۔۔۔ اس کے کھاتے میں بڑے بڑے کارناموں کا ریکارڈ
 موجود ہے۔۔۔ بظاہر بالکل معصوم سی بنی رہتی ہے لیکن درحقیقت
 بے حد ہوشیار ہے۔۔۔ ٹیلی مارکم نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔
 "اس کا حلیہ"۔۔۔ عمران نے پوچھا اور جواب میں ٹیلی مارکم نے تفصیل
 سے اس کا حلیہ بتا دیا۔
 "گڈ!۔۔۔ اب یہ بھی بتا دو کہ یہ سلور ہینڈز کس قسم کا بزنس کرتی ہے
 عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

ہر قسم کا اونچا بزنس۔۔۔ ویسے یہ مادام لوسیا کسی بہت بڑے منصوبے
 میں ہی ہاتھ ڈالتی ہے۔۔۔ سلور ہینڈز خاصی با وسائل تنظیم ہے
 اسے وجود میں آنے ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے لیکن اس نے یورپ
 میں خاصا تہملکہ مچا رکھا ہے۔۔۔ ٹیلی مارکم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "سلور ہینڈز کے چیف باس کے متعلق کوئی اطلاع"۔۔۔ عمران

نے پوچھا۔
 "نہیں۔۔۔ وہ آج تک سامنے نہیں آیا"۔۔۔ ٹیلی مارکم نے جواب
 دیتے ہوئے کہا۔
 "اچھا اب ایک اور بات بتا دو۔۔۔ یہ ڈیگز رول کون ہے"۔۔۔ عمران

اور کے۔ اسے زرکان تک پہنچا دو۔ اور اس سے باقاعدہ رسید
رسید لے کر آنا۔ مادام لوسیائے نے کہا۔

”یس مادام۔“ رابرٹ نے کہا اور دوبارہ وہ لٹچی کیس اٹھالیا۔
”انتہائی احتیاط سے سارا کام کرنا۔“ کیونکہ سیکرٹ سروس ہماری
تلاش میں ہے۔“ مادام لوسیائے نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں مادام!۔“ رابرٹ ہمیشہ محتاط رہتا ہے۔“
رابرٹ نے سر جھکاتے ہوئے جواب دیا اور اچھی کیس اٹھا کر کمرے سے
باہر نکل گیا۔

رابرٹ کے باہر جاتے ہی مادام لوسیائے نے ہاتھ بڑھا کر ٹیلیفون کا ریسیور
اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
”زرکان پسیگنگ۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
آواز سنائی دی۔

”لوسیابول رہی ہوں۔“ لوسیائے نے تسکیناً لہجے میں کہا۔
”یس مادام۔“ زرکان کا لہجہ یکجہت مودبانہ ہو گیا۔
”رابرٹ کے ہاتھ جو لری بیگ تمہارے پاس بھیج رہی ہوں۔“
یہ بیگ تم نے نارائن مجھوانا ہے۔“ چیف باس ہمیں پلاننگ بتا
چکے ہیں۔“ مادام لوسیائے نے کہا۔

”یس مادام!۔“ میں نے سارے انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ یہ
بیگ بحفاظت پہنچ جائے گا۔“ زرکان نے جواب دیا۔
”یہ تو ہمارے مشن کا ایک معمولی سا مرحلہ ہے۔“ اس کے بعد تم
نے اصل مشن پر کام کرنا ہے۔“ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ جیگوار اور ٹام

”یس مادام۔“ رابرٹ نے کمرے میں داخل ہوتے ہی مودبانہ
لہجے میں کہا۔

”وہ جو لری لے آؤ۔“ جو چکیو نے تم تک پہنچائی تھی۔“ مادام
لوسیائے سخت لہجے میں کہا۔

”یس مادام۔“ رابرٹ نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا
کمرہ تھا جسے دفتر کے سے انداز میں سجایا گیا تھا اور بڑی سی دفتری میز کے
پچھلے اونچی نشست کی کرسی پر مادام لوسیائے بیٹھی ہوئی تھی۔

غور و دیر بعد رابرٹ واپس کمرے میں داخل ہوا تو اس نے ایک
نسا بڑا لٹچی کیس اٹھایا جو امتا۔ لٹچی کیس لاکر اس نے میز پر رکھ دیا۔
”اسے کھولا تو نہیں گا۔“ مادام نے پوچھا۔

”نہ مادام!۔“ جیسے پکڑ دے گا تو ایسے ہی موجود ہے۔“
رابرٹ نے جواب دیا۔

تھری شارکب کا مالک کون ہے۔۔۔۔۔ مادام لوسیل نے پوچھا۔
ٹامی۔۔۔۔۔ وہ بھی مشہور غنڈہ ہے مادام۔۔۔۔۔ زرکان نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

اومکے۔۔۔۔۔ تم اس جیولری کو نکالو۔۔۔۔۔ میں خود اسے تلاش کرنے
کی کوشش کرتی ہوں۔۔۔۔۔ اور ہاں!۔۔۔۔۔ رابرٹ کو اس بگ کی سید
دے دینا تاکہ مجھے تسلی ہو جائے کہ بگ تم تک صحیح سلامت پہنچ گیا ہے۔
مادام لوسیل نے کہا۔

ایس مادام۔۔۔۔۔ زرکان نے کہا اور مادام نے رسیور رکھ دیا۔ وہ چند
لمحے بیٹھی سوچتی رہی۔ پھر اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔ وہ
کرسی سے اٹھی اور ملحقہ باغیچہ روم میں داخل ہو گئی۔

تھوڑی دیر بعد جب مادام لوسیل باغیچہ روم سے برآمد ہوئی تو اس کے
چہرے کے نقوش یکسر بدل چکے تھے۔ لیکن اس کی خوبصورتی بہر حال پہلے
سے کہیں زیادہ بڑھ گئی تھی۔ اس کے جسم پر وہی سبز رنگ کا سکرٹ تھا۔
وہ کمرے سے باہر نکلی اور تیز تیز قدم اٹھاتی راہداری سے ہوتی پورچ
میں آگئی۔ وہاں موجود نوجوان اسے دیکھ کر نہ صرف چونکا بلکہ اس کا ہاتھ
تیزی سے سائیڈ ہولسٹر کی طرف بڑھ گیا۔

زیادہ جوش میں آنے کی ضرورت نہیں احمق آدمی۔۔۔۔۔ تمہیں یہ تو
سوچنا چاہیے کہ اندر سے کوئی غیر عورت کیسے باہر آ سکتی ہے۔۔۔۔۔ مادام
نے غصیلے لہجے میں کہا اور نوجوان کا نہ صرف ہاتھ واپس آ گیا۔ بلکہ اس کے
چہرے پر ندامت کے آثار بھی اُبھر آئے۔

رابرٹ آئے تو اسے کہنا کہ وہ میرا یہیں انتظار کرے۔۔۔۔۔ مادام

دونوں ہی خام مال کسی ٹاکا دونامی آدمی سے خریدتے تھے۔۔۔۔۔ تم نے
اس ٹاکا دو کو تلاش کرنا ہے تاکہ اس سے کان کا پتہ پوچھا جاسکے جہاں
سے یہ خام مال نکلتا ہے۔۔۔۔۔ مادام لوسیل نے کہا۔

مادام!۔۔۔۔۔ آپ مجھے اب بتا رہی ہیں لیکن چیف ہاس نے پہلے
ہی معلوم کر لیا تھا۔۔۔۔۔ انہوں نے اس کا پتہ ڈیوگورا کے ایک آدمی
سے معلوم کیا تھا یہ ٹاکا دو دراصل کوڈ نام ہے جسے کوئی نہیں جانتا۔
رابطے کا کام جیگر سرانجام دیتا ہے اور جیگر یہاں کی زیر زمین دنیا کا ایک
نامی گرامی غنڈہ ہے۔۔۔۔۔ میں نے چیف ہاس سے اطلاع ملنے پر
اس جیگر کی تلاش شروع کی تھی۔ لیکن پتہ چلا کہ جیگر گزشتہ ایک ماہ سے
اچانک لاپتہ ہو گیا ہے اور اس کے متعلق کوئی نہیں جانتا۔۔۔۔۔ زرکان
نے جواب دیا۔

اوہ!۔۔۔۔۔ لیکن اسے تلاش کرنا تو بے حد ضروری ہے ورنہ اصل مشن
کیسے مکمل ہوگا۔۔۔۔۔ مادام لوسیل نے کہا۔
مادام!۔۔۔۔۔ میں نے بڑی کوشش کی ہے لیکن اس کا واقعی کسی کو
علم نہیں ہے کہ وہ اچانک کہاں غائب ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ زرکان
نے جواب دیا۔

ویسے وہ زیادہ کہاں اٹھتا بیٹھتا تھا۔۔۔۔۔ مادام لوسیل نے چند لمحے
خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

تھری شارکب اس کا مخصوص اڈا تھا مادام!۔۔۔۔۔ لیکن وہاں بھی
اس کے متعلق کوئی نہیں جانتا۔۔۔۔۔ میں نے وہاں بھی بھرپور کام کیا ہے۔
زرکان نے جواب دیا۔

نہیں۔ مجھے ٹپ ملتا ہے کہ تمہارا باس بڑے دھندے کرتا ہے۔
 مادام لوسیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

مادام!۔ ہمارا باس بے حد عیاش قسم کا آدمی ہے۔ اور آپ
 بے حد خوبصورت ہیں۔ اس نے مجھے یقین ہے کہ باس آپ کو دیکھتے
 ہی کام کی حامی بھر لے گا۔ آپ اوپر میزھیوں پر چلی جائیں۔ باس کا
 پہلا کمرہ ہے۔ کاؤنٹر کلرک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تعارف کا شکریہ۔ مادام لوسیا نے بھی مسکراتے ہوئے جواب
 دیا اور تیزی سے میزھیوں کی طرف بڑھ گئی۔ کاؤنٹر کلرک نے اسے جو اشارہ
 دیا تھا وہ اسے اچھی طرح سمجھ گئی تھی۔ لیکن اب کاؤنٹر کلرک بیچارے کو کیا
 معلوم تھا کہ جسے وہ عام سی عورت سمجھ رہا ہے وہ دراصل کیا حیثیت رکھتی
 ہے۔ اس نے میزھیوں کی طرف بڑھتے ہوئے کاؤنٹر کلرک کو انٹر کام کا
 رسیور اٹھاتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔

میزھیاں چڑھنے کے بعد مادام لوسیا ایک چھوٹی سی راہداری میں پہنچی
 وہاں ایک ہی دروازہ تھا اور وہ سیدھی اس دروازے کی طرف بڑھ گئی۔
 اس نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر دستک دی۔

لیس۔ کم ان پلیز۔ اندر سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔ اور
 مادام نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئی۔

یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے بڑے بہترین انداز میں سجایا گیا تھا۔ سامنے
 ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک بھاری جسامت کا آدمی بیٹھا ہوا تھا اس
 کے چہرے پر موجود ورشکی اور خباثت نے مل کر اس کی شکل انتہائی بد صورت
 سی بنا دی تھی۔

نے سخت لہجے میں کہا اور پورچ میں کھڑی کار کی طرف بڑھ گئی۔
 چند لمحوں بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑ رہی تھی
 اس نے کار کو چھٹی سے باہر لے آنے سے پہلے ڈیش بورڈ میں موجود شہر کے
 نقشے کو اچھی طرح چیک کر کے تھری سٹار کلب کی لوکیشن اور اس تک پہنچنے
 کے لئے سڑکیں مار کر کر لی تھیں اس لئے اب وہ اطمینان سے کار دوڑاتی
 ہوئی تھری سٹار کلب کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔

تھری سٹار کلب کی عمارت خاصے وسیع رقبے میں پھیلی ہوئی تھی اور
 کلب کی عمارت بھی دو منزلہ اور خاصے جدید ڈیزائن کی تھی۔ مادام لوسیا نے
 کار پارکنگ میں روکی اس وقت پارکنگ میں کاروں کی تعداد نہ ہونے کے
 برابر تھی اور کلب میں بھی کوئی گہما گہمی نظر نہ آرہی تھی۔ مادام لوسیا اطمینان سے
 چلتی ہوئی کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی۔

لیس۔ کاؤنٹر کلرک نے اسے چونک کر دیکھتے ہوئے کہا۔
 ٹامی سے ملتا ہے۔ ایک بڑے دھندے کا کام ہے۔
 مادام لوسیا نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

دھندے کا کام۔ اودہ! آپ کا نام۔ کاؤنٹر کلرک نے
 چونکتے ہوئے پوچھا۔ ویسے اس کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات ابھر
 آئے تھے۔

میرا نام نٹاشے ہے۔ مادام نٹاشے۔ اور میرا تعلق ایکری میا سے
 ہے۔ لوسیا نے اپنا نیا نام بتاتے ہوئے کہا۔
 کیا آپ پہلے بھی باس سے ملی ہیں۔ کاؤنٹر کلرک نے ہونٹ
 دبالتے ہوئے پوچھا۔

”اوہ نہیں مادام! — یہاں میری اجازت کے بغیر کبھی بھی داخل نہیں ہو سکتی۔“ ٹامی نے کہا۔

مادام لوریانے ہاتھ میں موجود پرس کھولا اور اس میں سے سسے اور بڑے نوٹوں کی ایک موٹی سی گڈی نکال کر میز پر رکھ دی۔ ٹامی کی نظریں اس گڈی پر جیسے چپک سی گئیں۔ اس کے چہرے پر اب مزید اشتیاق کے آثار ابھر آئے تھے۔

”یہ دس لاکھ روپے ہیں۔“ اور اس کے ساتھ مجھ جیسی خوبصورتی بھی تمہیں مل سکتی ہے۔“ اس نے کہہ کر مجھے پسند آئے ہو۔ لیکن کام ابھی اور اسی وقت ہونا چاہیے۔“ مادام لوریانے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ! — بہت بڑا عالم ہے۔“ کام بتائیں۔“ ٹامی نے چونک کر پوچھا۔

”مجھے جیگر چاہیے۔“ وہ یہاں کا نامی گرامی غنڈہ بتایا جاتا ہے اور آجکل لاپتہ ہے۔ لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ صرف اور صرف تم اس کا پتہ جانتے ہو۔“ مادام لوریانے کہا۔

”اوہ! — لیکن جیگر سے آپ کو کیا کام ہے۔“ ٹامی نے بڑی طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر یکجہت پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”میں نے اس سے ایک بڑا سودا کرنا ہے۔“ دس کروڑ ڈالر کا سودا اشارے کے لئے جیولری کا لفظ نکلیں رہے گا۔“ اور مسٹر ٹامی! اگر یہ سودا ہو جاتا ہے تو اس عالم کے علاوہ دو فیصد کمیشن بھی آپ کو دیا جاسکتا

”اوہ مادام! — خوش آمدید۔“ مجھے کاؤنٹر سے بتایا گیا ہے کہ ایک انتہائی خوبصورت مادام مجھ سے ملنے آرہی ہے۔“ آئی ایم سو لکی مادام۔“ اس آدمی نے اٹھ کر اپنی طرف سے بڑے خوشگوار لہجے میں کہا اور مادام لوریانے کو مسکرا دی۔

”تعریف کا شکریہ مسٹر ٹامی! — کاؤنٹر کلرک نے مجھے بتایا ہے کہ آپ خوبصورتی کے بڑے دلدادہ ہیں۔“ مادام لوریانے باقاعدہ مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا اور ٹامی نے جلدی سے دونوں ہاتھ بڑھا کر بڑے پر جوش انداز میں مصافحہ کیا۔ اس کی سانپ جیسی آنکھوں میں مادام لوریانہ کا نفقہ سن کر بے پناہ چپک آگئی تھی۔

”اوہ! — دیری گڈ مادام! —“ آپ جیسی خوبصورتی ٹامی کو اور کہاں مل سکتی ہے۔“ میں آپ کی خدمت کے لئے دل و جان سے حاضر ہوں۔“ ٹامی کی باچھیں بے پناہ مسرت سے پھٹ گئی تھیں اور اس کے گندے اور میلے دانت نمایاں ہو گئے تھے۔

”شکریہ! — پہلے کام سن لیں۔“ اگر آپ نے کام کر دیا تو پھر آپ کے ہمارے تعلقات دُور تک جاسکتے ہیں ورنہ۔“ مادام لوریانہ نے باقاعدہ جال ڈالتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”آپ حکم کریں۔“ ٹامی کے لئے کوئی کام مشکل نہیں ہے۔“ اور آپ کی خاطر تو میں پورے دارالحکومت کو م سے اڑا سکتا ہوں۔ لیکن پہلے بتائیں کہ آپ کیا پینا پسند کریں گی۔“ ٹامی نے ہنستے ہوئے کہا۔ ”پینا پلانا بعد میں اٹھا ہی ہو جائے گا۔“ یہاں ہماری باتیں تو کوئی نہیں سننے کا۔“ مادام لوریانہ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

ہے۔ — ٹامی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
گڈ! — سمجھدار بھی ہو۔ — اور مجھے تمہاری یہ خصوصیت بھی پسند
آتی ہے۔ — مادام لوسیائے نے کہا۔
آؤ میرے ساتھ۔ — ٹامی نے کہا اور میز کے پیچھے سے نکل کر
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چہرہ دونوں آگے پیچھے بیڑھیاں اترتے ہوئے
بال میں آگئے۔

ٹوٹی! — میں ایک ضروری کام کے لئے جا رہا ہوں۔ — میری
والیسی رات کو ہی ہو سکے گی۔ — ٹامی نے کاؤنٹر کلرک سے کہا اور
مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔
کاؤنٹر کلرک ٹوٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے لبوں پر معنی خیز
مسکراہٹ ابھر آتی تھی۔

باہر میری کار موجود ہے۔ — مادام لوسیائے باہر آتے ہی کہا۔
اور کتنے آدمی ہیں تمہارے ساتھ۔ — ٹامی نے چونک کر پوچھا۔
کوئی نہیں۔ — میں اکیلی ہی سر کام کرتے کافی ہوں۔ — مادام
لوسیائے جواب دیا۔

ٹھیک ہے۔ — آؤ۔ — ٹامی نے چند لمحے خاموش رہنے کے
بعد کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور پھر وہ مادام لوسیائے کے ساتھ چلتا ہوا پارکنگ
کی طرف بڑھ گیا۔

مادام لوسیائے نے کار کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی اور
اس نے سائیڈ وال اور دروازہ کھول دیا۔ ٹامی گھوم کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔
واہ! — بڑی خوبصورت اور قیمتی کار ہے۔ — ٹامی نے حیرت بھر

ہے۔ — انکار کی صورت میں کچھ بھی نہیں ملے گا۔ — مادام لوسیائے
نے کہا۔ وہ اس قسم کے غنڈوں کی نفسیات سے اچھی طرح واقف تھی
اس لئے اس نے سر پہلو سے اسے جکڑنے کی بھرپور کوشش کی تھی۔
"دس کروڑ ڈالر کا دو فیصد۔ — وہ! یہ تو بہت کم ہے۔ — اگر
آپ پانچ فیصد پر راضی ہو جائیں تو آپ کا کام ابھی ہو سکتا ہے۔"
ٹامی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

نہیں۔ — جو میں نے کہہ دیا وہ قائل ہے۔ — ہاں یا ناں میں
سے میں ایک لفظ سننا چاہتی ہوں۔ — اور یہ بھی سن لو۔ — کہ میسڈ
ہم مادام نٹاشے ہے۔ — میں الحق نہیں ہوں کہ اس طرح اتنی بڑی رقم
لے کر یہاں آگئی ہوں۔ — اس لئے اگر تم زبردستی کی سوچ رہے ہو تو
یہ ذہن سے نکال دو۔ — جس طرح تم خوبصورتی پسند کرتے ہو۔
اسی طرح میں بھی مردانہ وجہ است کی شکاری ہوں۔ — در نہ تم مجھے
انگی بھی نہیں لگا سکتے۔ — اگر تم جیگر سے ملو اور تو پھر یہ رقم۔ میں
اور دو فیصد کمیشن۔ — سب تمہارا ہو جائے گا۔ — مادام لوسیائے
اس بار انتہائی سروسلجے میں کہا۔

میں سمجھ گیا۔ — آؤ میں تمہیں جیگر
کے پاس لے چلتا ہوں۔ — ٹامی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

ٹھیک ہے۔ — لیکن یہ رقم دیں تمہیں ملے گی۔ — مادام لوسیائے
نے کہا اور رقم اٹھا کر واپس پرس میں ڈال لی۔ اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی
"فکر نہ کرو۔ — میں ہاتھ آیا شکار آسانی سے نہیں جانے دیا کرتا۔
تمہارا بھی کام ہو جائے گا اور میرا بھی۔ — اس میں ہم دونوں کا ہی نامزدہ

(3349684688) (مارچ)

لہجے میں کہا۔
 پسندیدگی کا شکریہ۔ مادام لوسیا نے مسکراتے ہوئے جواب
 دیا اور کار کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھا دی۔
 "میں یہاں کی سڑکوں کے نام آتے ہیں۔" ٹامی نے پوچھا۔
 "نہیں!۔۔۔ میں یہاں اجنبی ہوں۔ تم راستہ بتاتے جاؤ۔"
 مادام لوسیا نے کہا اور ٹامی کی آنکھوں میں قدرے اطمینان کی جھلکیاں ابھر
 آئیں۔ مادام لوسیا دل ہی دل میں مسکرا دی۔ اور پھر ٹامی کے بتانے پر وہ
 مختلف سڑکوں پر کار دوڑاتی رہی۔ اسے بخوبی اندازہ ہو گیا تھا کہ ٹامی خواہ مخواہ
 مختلف سڑکوں پر چکر لگوار ہے۔ لیکن وہ جانتی تھی کہ ٹامی ایسا کیوں کر
 رہا تھا۔ کیونکہ ٹامی کی بیک مرر پر اٹھتی ہوئی بار بار نگاہوں کا مقصد وہ
 اچھی طرح سمجھتی تھی۔ ٹامی پوری طرح تسلی کر رہا تھا کہ کہیں ان کا تعاقب
 تو نہیں ہو رہا۔
 "اب دائیں ہاتھ پر موڑ دو۔" ٹامی نے ایک چوک پر پہنچتے ہی کہا
 اس بار اس کے لہجے میں اطمینان تھا۔
 مادام لوسیا نے کار موڑ دی۔ یہ شہر ہے باہر جانے والی سڑک تھی اور
 پھر ٹامی کے کہنے پر وہ ایک بائی روڈ پر مڑ گئی۔ یہ بائی روڈ ہرے ہرے
 کھیتوں میں سے ہو کر گذرتی تھی۔
 کافی آگے جانے کے بعد کھیتوں کے درمیان ایک فارم ہاؤس کی رُی
 سی عمارت نظر آنے لگی۔ اور مادام لوسیا نے ٹامی کے کہنے سے پہلے ہی
 کار اس طرف موڑ دی۔
 یہ جگہ چھپ کیوں گیا ہے۔ کیا اسے کسی سے خطرہ ہے؟

مادام نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔
 معلوم نہیں۔ یہ اسی سے پوچھ لینا۔ میرا وہ صرف دوست
 ہے۔ میں نے اس کے کاروبار میں کبھی مداخلت نہیں کی۔ ٹامی
 نے جواب دیا اور مادام لوسیا نے اثبات میں سر ہلادیا۔
 فارم ہاؤس کا بڑا سا پھاٹک بند تھا۔ مادام لوسیا نے کار پھاٹک
 کے سامنے روک دی۔
 "تین بار لمبے بارن سجاؤ۔" ٹامی نے کہا اور مادام لوسیا نے
 اس کی ہدایت کی تعمیل کر دی۔
 چند لمحوں بعد ہی پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور مشین گن سے مسلح
 ایک آدمی باہر نکل آیا۔
 "پھاٹک کھولو۔۔۔ ہمیں تمہارے پاس سے ایک ضروری کام کے
 لئے ملنا ہے۔" ٹامی نے کار کی کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے کہا۔
 "اوہ!۔۔۔ باس ٹامی آپ۔۔۔ ٹھیک ہے۔" لوجوان نے
 مودبانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ کر کھڑکی میں غائب ہو گیا۔
 چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور لوسیا کار اندر لپٹی گئی۔ فارم ہاؤس
 طویل رقبے پر پھیلا ہوا تھا۔ اور اس کی عمارت بھی خاصی جدید اور نئی
 تعمیر شدہ تھی۔ سامنے بنے ہوئے طویل برآمدے میں دو مسلح افراد کھڑے
 تھے۔ مادام لوسیا نے کار برآمدے کے سامنے روک دی۔ اور پھر ٹامی کے
 اشارے پر وہ نیچے اتر آئی۔ مسلح افراد تیزی سے آگے بڑھ کر ان کے
 قریب آگئے۔ وہ بے حد چوکنا نظر آ رہے تھے۔
 "تم یہیں روکو۔ میں پہلے جیگر سے بات کر لوں۔ وہ بے حد محتاط قسم

کا آدمی ہے۔" ٹامی نے لوسیا سے مخاطب ہو کر کہا اور لوسیا نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔
ٹامی لمبے لمبے ٹوگ بھرتا برآمد سے ہوتا ہوا درمیانی گیلری میں غائب ہو گیا۔ لوسیا اطمینان سے کھڑی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔
تقریباً دس منٹ بعد ٹامی واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک دہلا پتلا سا آدمی تھا۔ جس کا لمبوتر سا چہرہ دیکھ کر لوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ انسان کی بجائے کوئی نیولا ہو۔ لوسیا کو دیکھتے ہی اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں بھی چمک اُبھر آئی۔

یہ ہیں مسٹر جیگر۔ جن سے تم ملنا چاہتی تھیں۔" ٹامی نے نیولے کی شکل ولے آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
شکر یہ ٹامی! لیکن کیا ہمیں یہیں کھڑے ہو کر ہی ساری بات کرنی ہوگی۔" لوسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اوہ نہیں مادام! تمہارے لئے تو میں نے خاص الخاص کمرہ کھلوا دیا ہے۔ آئیے۔" جیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور مادام لوسیا مسکراتی ہوئی آگے بڑھی۔

لیکن تمہیں پہلے تلاشی دینا ہوگی۔ یہ میرا اصول ہے۔" باٹو! پرس کی تلاشی لو۔" جیگر نے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔
مجھے کوئی اعتراض نہیں۔" مادام لوسیا نے بے نیازی سے جواب دیا اور اس نے پرس اس آدمی کی طرف بڑھا دیا جسے باٹو کے نام سے پکارا گیا تھا۔ باٹو نے پرس کھول کر اسے اچھی طرح دیکھا۔
"اس! اس میں رقم کے علاوہ ایڈیز ضرورت کا سامان ہے۔"

باٹو نے جیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔
"ٹھیک ہے۔" واپس کر دو۔" جیگر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور باٹو نے پرس بند کر کے لوسیا کی طرف بڑھا دیا۔
جسمانی تلاشی بھی لے لو۔" لوسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اس میں ہم دونوں ماہر ہیں۔" اطمینان سے لے لیں گے فکر نہ کرو۔" جیگر نے ملتے جلتے کہا اور اس بار ٹامی بھی اس کی ہنسی میں شامل ہو گیا۔
لوام لوسیا بھی مسکرا دی۔

"ضرور ضرور۔" ماہرین مجھے بے حد پسند ہیں۔" مادام لوسیا نے کہا اور جیگر اور ٹامی دونوں نے ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھا اور پھر دونوں ہی قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔
بہت خوب مادام! آپ واقعی بہت سمجھدار ہیں۔ آئیے۔" جیگر نے کہا اور مادام لوسیا ان کے ساتھ چلتی ہوئی راہداری کے اختتام پر موجود سیڑھیاں اتر کر ایک اور راہداری میں پہنچی۔ اس میں ایک بڑا سا دروازہ تھا جو فولاد کا بنا ہوا تھا۔ اور اس پر سرنج رنگ کا بلب جل رہا تھا۔
جیگر نے آگے بڑھ کر دروازے کے ساتھ دیوار پر لگے ہوئے پینوں کے ایک پینل پر دو پین دہلتے تو بلب بجھ گیا۔ اور فولادی دروازہ خود بخود کھلتا گیا۔ اور مادام لوسیا ان کے ساتھ چلتی ہوئی اندر داخل ہو گئی۔ دروازہ ان کے عقب میں خود بخود بند ہو گیا۔

یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جس کی ایک سائیڈ پر شیشے کی الماری میں شراب کی بوتلیں نظر آ رہی تھیں۔ ایک طرف ایک خوبصورت اور آرام دہ پٹنگ موجود تھا اور ساتھ ہی ایک میز مینیجر جس کے گرد چار کرسیاں پڑی تھیں۔

0300-

بیٹھو مادام۔۔۔ جیگر نے کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود وہ ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر ایک بڑی بوتل اور تین جام اٹھائے اور واپس آکر انہیں میز پر رکھ دیا۔ ٹامی بھی مادام لوسیا کے ساتھ ہی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔ جیگر نے بیٹھنے سے پہلے بوتل کھولی اور تینوں جاموں میں شراب بھر کر اس نے بوتل بند کی اور پھر کرسی پر بیٹھ گیا۔

لیجئے!۔۔۔ یہ دو سو سال پرانی شراب ہے۔ نایاب تحفہ۔۔۔ جیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور مادام لوسیا نے ہاتھ بڑھا کر جام اٹھایا اور اس کی چمکی لی تو اس کا چہرہ کھل اٹھا۔ واقعی شراب کا ذائقہ تیار ہوا تھا کہ وہ پرانی شراب ہے۔

جیگر اور ٹامی بھی چمکیاں لیتے لگے۔ ہاں!۔۔۔ اب بتاؤ مادام تاشے!۔۔۔ کہ تم دراصل کون ہو؟ اور کیا سودا کرنا چاہتی ہو؟ جیگر نے یکجہت سپاٹ لہجے میں کہا۔ میرا تعلق ایکرمیا سے ہے۔۔۔ مادام لوسیا نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

کس سے وضاحت کریں؟ جیگر نے پوچھا۔ سلور ہینڈز کا نام سنا ہے کبھی؟ مادام لوسیا نے کہا۔ اوہ!۔۔۔ سلور ہینڈز۔۔۔ تو تمہارا تعلق سلور ہینڈز سے ہے۔ کوئی ثبوت؟ جیگر اس بڑی طرح چونکا تھا کہ ٹامی بھی حیران ہو کر اُسے دیکھنے لگا۔

ہاں!۔۔۔ ثبوت بھی ہے۔۔۔ مادام لوسیا نے کہا اور پرس کھول

کر اس نے اس کی سائڈ میں انگلیاں ڈالیں اور ایک چھڑا سا کارڈ نکال کر اس نے جیگر کی طرف اچھال دیا۔

جیگر نے لپک کر کارڈ میز سے اٹھایا اور اُسے غور سے دیکھنے لگا۔ کارڈ پر سرخ رنگ کا دائرہ تھا جس کے درمیان روپے رنگ کا ایک ٹولہ بصورت ہاتھ بنا ہوا تھا۔ اس ہاتھ کی پتیلی میں سرخ رنگ سے موت کا نشان یعنی ایک کھڑی اور دو ہڈیاں بنی ہوئی تھیں۔

ٹھیک ہے۔۔۔ اب مجھے یقین آگیا۔۔۔ جیگر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور کارڈ واپس لوسیا کو دے دیا۔ لوسیا نے کارڈ دوبارہ پرس میں ڈال لیا۔

تمہارے ڈیگور سے تعلقات کیوں خراب ہوئے ہیں؟۔۔۔ مادام لوسیا نے پرس بند کرتے ہوئے کہا۔

ڈیگور سے کیا مطلب؟۔۔۔ جیگر نے بڑی طرح چونکتے ہوئے کہا۔

سنو جیگر!۔۔۔ تمہیں شاید معلوم ہو یا نہ ہو کہ ڈیگور کے ستارے گردش میں آچکے ہیں۔۔۔ اور سلور ہینڈز نے اس کا کارڈ بار سنبھال لیا۔ ہے۔۔۔

ڈیگور زندہ ضرور ہے۔ لیکن وہ روپوش ہو چکا ہے اور سلور ہینڈز نے جیگوار اور ٹام سے سارا مال اکٹھا ہی خرید لیا ہے۔۔۔ اور اب سلور ہینڈز

ٹوکا دو۔۔۔ براہ راست رابطہ کرنا چاہتی ہے۔۔۔ اور یہ معلوم ہے کہ ٹوکا دو ایک کوڈ نام ہے۔۔۔ اصل رابطے کا کام تم کرنے سے ہو۔ لیکن

تم لاپتہ ہو چکے تھے۔۔۔ اس لئے میں خود تمہیں تلاش کرنے کی جلی اور دیکھ لو کہ میں نے تمہیں تلاش کر لیا ہے۔۔۔ مادام لوسیا نے مسکراتے

دے سکتی ہو۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اگر تم ڈیگورا کا خاتمہ کر دو تو میں ڈیگورا والی شرائط پر تم سے کاروبار کرنے پر تیار ہوں۔ جیگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

دیکھو!۔۔۔ سلور ہینڈلز ذرا مختلف قسم کی تنظیم ہے۔۔۔ ڈیگورا صرف کاروبار کرنا جانتا ہے۔۔۔ لیکن سلور ہینڈلز کاروبار کرنا جانتی ہے۔۔۔ سلور ہینڈلز کا پروگرام ہے کہ وہ پوری دنیا میں ٹی۔ ٹو خود سہولتی کرے۔۔۔ تمہیں یہاں بے پناہ خطرات ہیں۔۔۔ کسی بھی لمحے بہ رازہ آشکار ہو سکتا ہے کہ دنیا میں سہولتی ہونے والی ٹی۔ ٹو کا غام مال یہاں پاکیشیا میں سے نکلتا ہے تو تم جانتے ہو کہ کیا ہوگا۔۔۔ مافیا جیسی تنظیمیں بھی یہاں پہنچ جاتیں گی اور پھر تم جانتے ہو کہ تم جیسے تھوڑے کلاس آدمی کا کیا حشر ہو سکتا ہے۔۔۔ اس لئے سودا مہنگا نہیں کہ تم اپنی منہ مانگی قیمت لے لو اور ایک طرف ہٹ جاؤ۔۔۔ اس کے بعد سلور ہینڈلز جانے اور ٹی۔ ٹو کا کاروبار جانے۔۔۔ اس کے ساتھ ہی ایک اور آفر بھی ہے کہ تم دنیا کے جس ملک میں چاہو۔ سلور ہینڈلز تمہاری رہائش کا انتظام کر سکتی ہے۔۔۔ تم ساری عمر عیاشی کر سکتی ہو۔ ہر قسم کے خطرات سے بچ کر۔۔۔ مادام لوسیانی نے کہا۔

سوری مادام ناشے!۔۔۔ یہ ناممکن ہے۔ اور کوئی بات کریں۔۔۔ جیگر نے بالکل روکھے پن سے جواب دیتے ہوئے کہا۔
اور کیا بات ہو سکتی ہے۔۔۔ میں تمہیں سوچنے کا وقت دے سکتی ہوں۔۔۔ مادام لوسیانی نے بھی سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔
بہنیں!۔۔۔ جیگر جو فیصلہ کر دیتا ہے وہ ہمیشہ کسے لئے آخری ہوتا

ہوتے کہا۔
نامی اب حیران اور قدرے پریشان سا بیٹھا تھا۔ شاید اس کے قصور میں بھی نہ تھا کہ یہاں اس قسم کی باتیں شروع ہو جائیں گی وہ تو عیاشی کے چکر میں یہاں آیا تھا۔

تو پھر تمہیں تو یہ بھی علم نہیں ہے کہ جیگوار اور ٹام دونوں کو ڈیگورالے ہلاک کر دیا ہے۔۔۔ اور اب وہ مجھے بھی ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ سلور ہینڈلز اس کاروبار میں آگے نہ بڑھ سکے کہ میں چھپ گیا۔ اس کے آدمی اب بھی میری تلاش میں ہیں۔۔۔ اور یہ بھی بتاؤں کہ مجھے اطلاع ملی تھی کہ ڈیگورا میرے بعد سلور ہینڈلز سے نمٹنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ جیگر نے کہا۔

تم ڈیگورا کی بات چھوڑو۔۔۔ سلور ہینڈلز اس سے خود ہی نمٹ لے گی۔۔۔ میرا تمہیں تلاش کرنے کا مقصد دوسرا ہے۔۔۔ ہمیں تم ٹی۔ ٹو کے غام مال کی کان کا پتہ بتا دو اور اس کے بدلے تم جتنی رقم چاہو لے لو۔۔۔ مادام لوسیانی نے کہا۔

ادہ!۔۔۔ تم اس لئے مجھے تلاش کر رہی تھیں۔۔۔ لیکن مادام ناشے!۔۔۔ شاید تم لوگ خوابوں میں زندہ رہنے والے ہو۔۔۔ ٹی۔ ٹو کا ایک پس لاکھوں ڈالر میں فروخت ہوتا ہے۔۔۔ یہ دنیا کی جدید ترین منشیات میں شمار ہونے لگی ہے۔۔۔ اور پوری دنیا میں اس کی مانگ ہے۔۔۔ اور جس کان کا تم سودا کرنا چاہتی ہو۔ اس کان میں سے سو سال تک روزانہ لاکھوں ٹی۔ ٹو کے پس کے لئے غام مال مہیا کیا جاسکتا ہے۔۔۔ اب تم خود سوچو کہ تم اس کان کے بدلے میں مجھے کیا قیمت

”بتادیں گے۔ بتادیں گے۔ اتنی جلدی بھی کیا ہے۔“
کیوں ٹامی۔“ جیگر نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا۔

”ہاں!۔ ضرور بتائیں گے خوبصورت پھول۔“ سب کچھ بتادیں گے۔“ ٹامی نے سنتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ دونوں چختے ہوئے پشت کے بل بیچے گرے۔ مادام لوسیا نے یککھنت میزبان دونوں پر اٹکادی تھی۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹی اور اس کی توقع کے عین مطابق میز واپس اڑتی ہوئی عین اسی جگہ آئی جہاں ایک لمحہ پہلے مادام لوسیا کھڑی تھی۔ لیکن ظاہر ہے مادام لوسیا وہاں سے پہلے ہی ہٹ چکی تھی۔ اس لئے میز دور فرش پر جاگری۔

وہ دونوں ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھنے لگے تھے کہ مادام لوسیا یککھنت اپنی جگہ سے اچھلی اور وہ دونوں ایک بار پھر چختے ہوئے بیچے جاگرے۔ مادام لوسیا کی دونوں لاتیں پھیل کر ان دونوں کے سینوں سے ٹکرائی تھیں اور اس کے ساتھ ہی مادام لوسیا یککھنت قلابازی کھا کر سیدھی ہوتی اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوبارہ قلابازی کھائی اور اس بار ٹامی کے حلق سے زوردار چیخ نکلی۔ مادام کی زوردار فلائنگ گک پوری قوت سے اس کے سینے پر پڑی تھی۔

جیگر نے انتہائی تیز رفتاری سے اچھل کر اس طرف چھلانگ لگائی جہاں اس کے ہاتھ سے ریو الوور نکل کر جاگرا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ ریو الوور پر پڑتا، مادام لوسیا نے یککھنت ایک قلابازی کھائی اور پھر فضا میں ہی وہ گھومتی ہوئی عین اس جگہ جا کھڑی ہوتی جہاں جیگر ہاتھ بڑھا کر ریو الوور اٹھانا چاہتا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی مادام لوسیا کے ٹوک دار

”ہے۔“ جیگر نے کہا۔
”یہ بات ہے تو پھر ٹھیک ہے۔“ مجھے اجازت۔“ مادام لوسیا نے لختے ہوئے کہا۔
”ارے وہ میرا انعام۔“ کیشن۔“ ٹامی نے تیز لہجے میں کہا۔

”تمہارا انعام شاید اس پرس میں ہے۔“ اور اب مادام یہاں سے زندہ واپس نہیں جاسکتی۔“ اس لئے بے فکر رہو۔“ جیگر نے نرمخند لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے بجلی کی سی تیزی سے اس کے ریو الوور نکال لیا۔

سورہینڈز کا کاروبار دیکھ کر بھی تم حماقت کرنے پر آمادہ ہو۔“
مادام لوسیا نے غراتے ہوئے کہا۔

”فکر نہ کرو۔“ میرے لئے تمہارے ہاتھ سورہینڈز کیا۔“ جگہ گولڈن ہینڈز ثابت ہوں گے۔“ جیگر نے کہا اور اسی لمحے ٹامی نے جھپٹ کر میز پر پڑا ہوا مادام لوسیا کا پرس اٹھا لیا۔

”تم اسے لے آئے ہو ٹامی!۔“ اور تم میرے دوست بھی ہو۔“ اس لئے میں تمہیں پہلا نمبر دے رہا ہوں۔“ جاؤ اسے اس بیڈ پر لے جاؤ اور خوب جی بھر کر عیش کرو۔“ اس کے بعد تم یہ پرس لے کر یہاں سے چلے جانا۔“ پھر میں جانوں اور یہ خوبصورت نشانے۔“ جیگر نے منکراتے ہوئے کہا اور ٹامی کا چہرہ یککھنت کھل اٹھا۔

”تو تم اس کان کا پتہ نہیں بتاؤ گے۔“ مادام لوسیا نے غراتے ہوئے کہا۔ وہ میز کے کنارے پر دونوں ہاتھ رکھے بڑے اطمینان سے کھڑی تھی۔

کان تلاش کر سکتی ہے۔ مادام لوسیانے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی جگہ کے حلق سے ایک طویل چیخ نکلی اور وہ دھڑلہ سے پشت کے بل فیرش پر گرا۔ گولی اس کی ران میں لگی تھی۔ مادام نے دوبارہ ٹریگر دبایا اور دوسری گولی اس کی دوسری ران میں پیوست ہو گئی۔

بلو — درندہ — مادام نے فرماتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی تیسری بار ٹرگیدر دبا دیا۔ لیکن اس بار جیگر کی پیچھے نہ نکلی۔ جب کہ گولی اس کے بازو میں لگی تھی۔ وہ شائد بہوش ہو چکا تھا۔

ابھی سے بیہوش ہو گئے۔ ابھی تو آٹھ گولیاں چومبر میں موجود ہیں۔ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے بیہوش پڑے ہوئے جیگر کی پسلیوں میں پوری قوت سے لات ماری اور جیگر جینچ مار کر ہوش میں آ گیا۔ مادام نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور گولی اس کے دوسرے بازو میں گھس گئی۔

”بولو! — ابھی سات گولیاں باقی ہیں“ — ماہم نے چیخ کر کہا اور دوبارہ ٹرنگر دبا دیا۔ جیگر اب بڑی طرح پھڑک رہا تھا اس کے جسم سے خون بہہ رہا تھا۔ اس بار گولی اس کی نیٹھلی پر پڑی تھی۔

”بولو جیگر! — پتہ بتاؤ — درندہ —“ مادام لوسیانے کہا اور پھر ٹریگر دبا دیا۔ گولی دوسری پنڈلی میں گھس گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ چیخا ہوا ایک بار پھر ہیوش ہو گیا۔ مادام نے پھر آگے بڑھ کر پوری قوت سے اس کی پسلیوں پر وار کیا اور پھر اس کی دونوں لائیں کسی مشین کی طرح حرکت میں آگئیں اور اس وقت تک اس نے اپنی ٹانگیں نہ روکیں جب

سینڈل کی ٹوک پوری قوت سے جیکر کے چہرے سے ٹکرائی اور جیکر کے حلق سے اس قدر زور چھیخ نکلی کہ پورا ہال گونج اٹھا۔ وہ بے اختیار پیچھے کی طرف سمٹتا اور مادام لوسیا نے پلک جھپکنے میں جھج کر ریو اور اٹھا لیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک زوردار دھماکا ہوا اور ٹامی کے حلق سے چیخ نکلی۔ وہ دھماکے سے نیچے گر اور بری طرح ٹڑپنے لگا۔ وہ دراصل اس بوتل کی طرف پلک رہا تھا جو میز کے ساتھ ہی نیچے گر کر ٹوٹنے کی بجائے لڑھکتی ہوئی دیوار سے جا لگی تھی۔ لیکن مادام لوسیا — ان کی توقعات سے کہیں زیادہ، پھرتیلی اور مارشل آرٹ میں ماہر ثابت ہوئی تھی۔ اس نے خالی ہاتھ صرف چند ہی لمحوں میں نہ صرف ٹامی کا خاتمہ کر دیا تھا بلکہ اب وہ جیکر بھی اس کے رحم و کرم پر تھا۔

ابھی وقت ہے۔ منہ مانگی رقم لے لو اور کان کا پتہ بتا دو۔

ما دام لوسیانے کہا۔ — تم مجھ سے کچھ نہیں معلوم کر سکتیں۔ مجھے افسوس ہے کہ میں تمہیں سمجھ نہ سکا۔ — حالانکہ سلور ہیڈنڈز کا کارڈ دیکھتے ہی مجھے سمجھ جاتا چاہیے تھا کہ اس کارڈ کی حامل عورت عام عورت نہیں ہو سکتی۔ — اور مجھے فوراً اہمیتیں گولی مار دینی چاہیے تھی۔ — بہر حال مجھے معلوم ہے کہ تم مجھے زندہ رکھنے پر مجبور ہو۔ — — — — — جنگیگر لے جواب دیا۔ — سلور ہیڈنڈز تمہارا خاتمہ کر کے خود بھی کوئی ضروری نہیں ہے۔ —

نہیں! — وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ رنگ بنانے کے کام آتا ہے —
وہ اسے ٹام کہتے ہیں — جیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی
آواز ڈوب گئی۔ وہ بیہوش ہو چکا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی مادام لوسیانے
جیگر دبا دیا اور اس بار گولی ٹھیک جیگر کے دل پر پڑی اور وہ ایک لمحے
کے لئے پھڑکا اور پھر ساکت ہو گیا۔

”ہو منہ! — اسے کہتے ہیں حماقت! — پہلے ہی بتا دیا —
مادام لوسیانے منہ بند نہ ہوئے کہا اور پھر اس نے ریو الوور کا چیمبر کھولا اسے
اس ریو الوور کے وزن سے ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کا چیمبر بارہ گولیوں
کا ہو سکتا ہے۔ چیمبر کھولنے پر اس کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ واقعی
چیمبر بارہ گولیوں کا تھا اور اس میں اب بھی تین گولیاں باقی تھیں۔ اس
نے چیمبر بند کر دیا۔

”کافی ہیں —“ مادام لوسیانے مسکراتے ہوئے کہا اور اس نے آگے
بڑھ کر فرش پر پڑا ہوا اپنا پرس اٹھایا۔ اس میں ریو الوور رکھا اور پھر اسے
کنڈھے سے لٹکا کر وہ دروازے کی طرف بڑھی۔ دروازے کی ساخت
دیکھتے ہی وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ ساؤنڈ پروٹ کمرہ ہے۔ اور یقیناً جیگر اسے
یہاں اس لئے لے آیا تھا کہ اگر مادام لوسیا سے زبردستی کرنی پڑی تو اس
کی آواز باہر نہ جاسکے۔ لیکن یہی ساؤنڈ پروٹ کمرہ الٹا ان پر ہی استعمال
ہوا۔ اور مادام لوسیانے اطمینان سے گولیاں چلائیں اور باہر کسی کو بھی
معلوم ہی نہ ہو سکا۔

دروازے کے ساتھ لگے ہوئے پینل کو چند لمحے مادام غور سے دیکھتی
رہی پھر اس نے دوپٹن دبا دیئے۔ دوسرے لمحے دروازہ خود بخود کھلا اور

تک جیگر دوبارہ ہوش میں نہ آ گیا۔
اب تو جیگر سے پوری طرح چنچا بھی نہ جا رہا تھا کہ مادام نے پھر جیگر
دبا دیا اور جیگر کی چیخیں یکدم بند ہو گئیں۔ وہ اب پھر کبھی نہ سکا تھا۔
اس کے دونوں بازوؤں۔ کھائیوں۔ پنڈلیوں اور رانوں کی ہڈیاں گولیوں
سے ٹوٹ چکی تھیں۔ مادام لوسیا کی بھرپور ضربات نے اس کی دائیں طرف
کی کئی ہڈیاں بھی توڑ دی تھیں۔

”جلدی بولو! — اب بھی وقت ہے — تمہارا علاج بھی ہو گا۔
رقم بھی لے گی اور تحفظ بھی —“ مادام نے غراتے ہوئے کہا۔
”بب۔ بب۔ بتانا ہوں۔ بتانا ہوں۔ رقم دو گی —“ جیگر
نے گھگھیاتے ہوئے کہا۔ اس کا سارا دم خم ختم ہو چکا تھا۔

”کر وڑوں ڈالر رقم — علاج — عیاشی — تحفظ — سب کچھ
ملے گا — میرا وعدہ ہے یہ — اور میرا وعدہ حتمی ہوتا ہے — دروازے
سوچ لو کہ ابھی کئی گولیاں چیمبر میں موجود ہیں — آخری گولی تمہارے
دل میں سوراخ کرے گی — اس سے پہلے نہیں —“ مادام لوسیا
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر جیگر دبا دیا۔ اس بار گولی
نے جیگر کا ایک کان اڑا دیا تھا۔

”کان تر کر دی پہاڑ میں ہے — لیکن کہاں ہے — مجھے اس
کا علم نہیں — میں تو جالسن اینڈ کمپنی کے مالک جالسن سے مال خریدتا
ہوں —“ جیگر نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔
”جالسن کو اس کی اصل اسمیت کا علم ہے —“ مادام لوسیا

نے پوچھا۔

مادام اچھل کر باہر راہداری میں آگئی۔ پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگی۔

ابھی اس نے دو سیڑھیاں ہی طے کی تھیں کہ اوپر ایک مسلح آدمی کی شکل نظر آئی۔ وہ شاید مادام کے قدموں کی آواز سن کر آیا تھا۔

”مبارانام بالٹو ہے نا۔۔۔ ادھر آؤ جلدی۔۔۔ جیگر تمہیں اندر بلا رہا ہے۔۔۔“ مادام لوسیانے تیز اور سٹھکانہ ہلچے میں کہا۔

”لیکن وہ خود۔۔۔ یا ثامی۔۔۔“ اس آدمی نے جلدی سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ لیکن اس نے مشین گن ہاتھ میں پکڑ لی تھی۔

”وہ ایک مخصوص کال سننے میں مصروف ہیں۔“ مادام نے کہا اور

اطمینان سے مڑ گئی۔ جیسے اسے ذرا بھی بالٹو سے خطرہ نہ ہو۔ اب اس کی پشت بالٹو کی طرف تھی۔ اور ظاہر ہے بالٹو کی مشین گن کا رخ اس کی پشت کی طرف تھا۔ اس طرح مادام نے نفسیاتی چال چل کر بالٹو کو مطمئن کر دیا تھا۔ کہ اگر مادام غلط کہہ رہی ہوتی تو پھر وہ خود مشین گن کی طرف پشت کیوں کر لیتی۔

مادام بڑے اطمینان سے چلتی ہوئی واپس اس دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔ بالٹو اس کے پیچھے تھا۔ دروازہ دوبارہ بند ہو چکا تھا۔ اور اس پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔

مادام نے اس طرح آگے بڑھ کر پیل کے بٹن دبائے جیسے وہ خود ہی یہاں کی اسٹارچ ہو۔ بٹن دبتے ہی سرخ بلب بجھ گیا اور دروازہ خود بخود کھل گیا۔

”بالٹو آگیا ہے جیگر۔“ مادام نے کھلے دروازے سے اندر داخل

ہوتے ہوئے کہا۔ اور بالٹو اس کے پیچھے اندر داخل ہوا۔ اسی لمحے مادام بجلی کی سی تیزی سے گھومی اور دوسرے لمحے بالٹو بڑی طرح چنچا ہوا اچھل کر فرش پر جاگرا۔ مشین گن اب مادام کے ہاتھوں میں پہنچ چکی تھی۔ دروازہ خود بخود بند ہو گیا تھا۔

مادام نے تیزی سے گھوم کر نہ صرف مشین گن پر ہاتھ ڈالا تھا بلکہ ایک زوردار جھٹکا بھی دیا تھا۔ اس طرح نہ صرف مشین گن اس کے ہاتھوں میں آگئی تھی بلکہ بالٹو بھی چنچا ہوا آگے دوڑتا چلا گیا تھا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ بالٹو مڑتا۔ مادام نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا اور گولیاں بارش کی طرح بالٹو کے مڑتے ہوئے جسم سے ٹکرائیں اور وہ لٹو کی طرح گھوم کر بغیر چینی فرش پر ڈھیر ہو گیا۔

مادام لوسیانے آکر دوبارہ پیل پر موجود بٹن دبائے اور دروازہ کھلنے پر وہ اطمینان سے راہداری میں آگئی۔ اب اس کے ہاتھوں میں مشین گن تھی۔ اور اس کے اندازے کے مطابق ابھی دو آدمی اوپر موجود تھے۔ کیونکہ اس نے اب تک تین آدمی جیگر کے علاوہ وہاں دیکھے تھے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہاں زیادہ آدمی ہوں۔

سیڑھیوں پر پہنچ کر مادام ایک لمحے کے لئے رُکی اور پھر اس نے پرس سے ریوولور نکالا اور اس کا رخ راہداری کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ گولی جلنے کا زوردار دھماکہ ہوا اور مادام جلدی سے دروازے کی اوٹ میں رُک گئی۔ ریوولور اب اس کے ہاتھ میں تھا جب کہ مشین گن اس کے کندھے سے لٹکی ہوئی تھی۔ اسے یقین تھا کہ راہداری میں ہونے والا دھماکہ باہر موجود افراد کو سیڑھیوں پر ضرور کھینچ لائے گا۔ اور پھر اس کا خیال

درست ثابت ہوا۔ اُسے میٹھیوں کے شروع کے حقے میں آوازیں سنائی دیں اور پھر ایک آدمی کے تیزی سے میٹھیاں اترنے کی آواز سنائی دی۔

آواز سننے ہی مادام لوسیا نے سبلی کی سی تیزی سے ٹٹ کر پکلیخت ٹرگر نہ صرف ایک بار۔۔۔ بلکہ فوراً ہی دوسری بار بھی دبا دیا۔ اور پہلی گولی نے آدمی میٹھیوں پر موجود نیچے آتے ہوئے آدمی کو گرایا۔ جبکہ دوسری گولی نے میٹھیوں کے شروع پر کھڑے ہوئے دوسرے آدمی کو ہٹ کر دیا۔ اور وہ دونوں ہی پھینچتے ہوئے میٹھیوں پر گر گئے۔ لیکن وہ دونوں ابھی زندہ ضرور تھے۔

مادام لوسیا نے پکلیخت ریوالور ایک طرف پھینکا اور پھر تیزی سے مشین گن کندھے سے اتار کر سیدھی کی اور دوسرے کے میٹھیاں گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھیں۔ اور وہ دونوں آدمی آخری میٹھی پر پہنچنے سے پہلے ہی مردہ ہو چکے تھے۔

مادام نے پہلے ریوالور اس لئے استعمال کیا تھا کہ اس کا خیال تھا کہ مشین گن کی گولیوں کا دباؤ میٹھیوں کے اوپر کھڑے آدمی کو بھیچے کی طرف اچھال دے گا۔ اور ہو سکتا ہے کہ اس آدمی کے جسم میں اتنی جان رہ جائے کہ وہ مشین گن استعمال کر سکے۔ اس طرح مادام خطرے میں پڑ سکتی تھی۔ لیکن ریوالور کی گولی ایک تھی اس لئے وہ اس قدر دباؤ نہ ڈالتی کہ وہ اچھل کر دور جا کر تا۔ وہ آدمی گولی کھا کر پشت کے بل گرنا ضرور تھا لیکن مادام کی توقع کے عین مطابق وہ میٹھیوں کے اوپر ہی گرا تھا اور نیچے گر کر اس کا توازن لازماً میٹھیوں پر گرنے کے حق میں ہی رہا۔ اور

اٹل پلٹ کر نیچے گرنا آیا۔
مادام لوسیا مشین گن سنبھالے تیزی سے میٹھیاں اوپر چڑھتی گئی تاکہ اگر عمارت میں اور کوئی آدمی ہو تو اس کے میٹھیوں تک پہنچنے سے پہلے ہی وہ اوپر پہنچ جائے۔

مادام لوسیا میٹھیاں چڑھ کر اوپر پہنچ گئی۔ لیکن اور کوئی آدمی نمودار نہ ہوا۔ شاید اور کوئی آدمی اس عمارت میں تھا ہی نہیں۔

مادام لوسیا تیزی سے بھاگتی ہوئی برآمدے میں پہنچی اور پھر ایک ستون کی اوٹ میں رکن گئی۔ وہ اب بڑے چوکنے انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

اور پھر جب اُسے اطمینان ہو گیا کہ فارم ہاؤس میں اب اور کوئی زندہ آدمی موجود نہیں ہے تو کس نے ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ اطمینان سے برآمدے کے سامنے کھڑی اپنی کار کی طرف بڑھنے لگی۔ اس کے چہرے پر کامیابی کی مسکراہٹ نمایاں تھی۔

اوه! مجھے چیک کر لینا چاہیے۔ لازماً یہاں ایسے کاغذات موجود ہوں گے۔ جن سے معلوم ہو سکتا ہے کہ جیگر نے مرتے وقت سچ بولا تھا۔ یا جھوٹ۔ مادام لوسیا نے اچانک سوچا اور پھر وہ تیزی سے واپس ٹٹری اور اندر جا کر اس نے کمروں کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ وہ بڑے ماہرانہ انداز میں تلاشی لے رہی تھی۔

اور پھر ایک کمرے کی الماری سے وہ ایک فائل برآمد کرنے میں کامیاب ہو گئی جس میں نہ صرف جالس کا نام موجود تھا بلکہ مال کی سپلائی کے سلسلے میں حساب کتاب بھی درج تھا۔ مادام سمجھ گئی کہ جیگر نے درست

بتایا ہے۔ ویسے بھی اُسے یقین تو پہلے سے تھا کیونکہ جس حالت میں جیگر نے بتایا تھا اس حالت میں جھوٹ بولنے کا ایک فیصد بھی چانس نہیں ہوتا۔ لیکن اب اُسے مکمل یقین ہو گیا تھا۔
 یہ جانسن اینڈ کمپنی یقیناً اس پہاڑ کی ٹھیکیدار کمپنی ہوگی۔ اسی سے جیگر بیٹے کو خریدتا ہوگا۔ مادام نے کار میں بیٹھتے ہوئے سوچا۔ اور پھر اس کی کار اس فارم ہاؤس سے نکل کر مین روڈ کی طرف بڑھنے لگی۔ مین روڈ پر پہنچتے ہی اس نے کار کا رخ اس طرف موڑ دیا جہاں رابرٹ سنٹر تھا۔ وہ اب جلد از جلد چوٹ ہاس سے بات کرنا چاہتی تھی۔ تاکہ اس کمپنی کے غلامے اور بیٹے کو کی کانوں پر مکمل طور پر قبضہ کرنے کی پلاننگ کی جا سکے۔

عمران نے کارٹن مٹھاؤنڈ جیولری ہاؤس کے سامنے روکی اور پھر نیچے اتر کر اُسے لاک کر دیا۔ ہوا وہ جیولری ہاؤس کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے میک آپ کر رکھا تھا اور لباس بھی قرینے کا پہنا ہوا تھا۔ یہ جیولری ہاؤس خاصا بڑا تھا۔ اور یہاں ہر قسم کے قیمتی اور جدید فیشن کے زیورات کے علیحدہ علیحدہ کاؤنٹر موجود تھے۔ جن میں سے ہر کاؤنٹر پر خوبصورت سیلنگرل موجود تھی۔ ہر کاؤنٹر پر غور میں اور مردانہ نظر آ رہے تھے جو جیولری خریدنے میں مصروف تھے۔ ہال کے اندر مسلح گارڈز بھی کونوں میں کھڑے تھے جن کے جسموں پر مخصوص یونیفارم تھی۔ اور یونیفارم پر جیولری ہاؤس کے بیج کے ساتھ ساتھ سرکاری اجازت نامہ بھی شکر کے طور پر چسپاں تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ جیولری ہاؤس والوں نے باقاعدہ حکومت سے اجازت لے کر ان مسلح گارڈوں کو ڈاکے سے بچنے کے لئے ملازم رکھا ہوا تھا۔

عمران کسی کاؤنٹر کی طرف بڑھنے کی بجائے سیدھا اس طرف کو بڑھ گیا

جس پر منجر کے نام کی سختی موجود تھی۔ اور ایک ادھیر عمر آدمی موٹے شیشوں کی عینک لگائے بیٹھا حساب کتاب میں مصروف تھا۔

”کیا میں آپ کے دو جمع دو چار میں مداخلت کر سکتا ہوں؟“ — عمران نے قریب پہنچ کر کہا تو منجر چونک پڑا۔ اس نے سر اٹھا کر موٹے شیشوں میں سے اسے دیکھا اور پھر چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

”جی ضرور۔“ تشریف رکھتے — میرے لائق کو فی خدمت — منجر شاید عمران کی وجاہت سے متاثر ہو گیا تھا۔

”جی ہاں! — میں نے بڑی مشکل سے آپ کے لائق خدمت ڈھونڈ نکالی ہے۔“ — عمران نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور منجر کا خشک چہرہ اور زیادہ خشک ہو گیا۔ شاید اسے عمران کا فقرہ سمجھ ہی نہ آیا تھا۔ وہ حساب کرتے کرتے ہر قسم کے ذوق سے عاری ہو چکا تھا۔

”جی — کیا مطلب؟“ — منجر نے روکھے سے لہجے میں پوچھا۔

”آپ نے خدمت پوچھی تھی — اور وہ بھی اپنے لائق — تو وہ میں نے ڈھونڈ نکالی ہے۔“ — عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”جی فرمائیے۔“ — منجر نے آگے بڑھ کر پوچھا۔

”مادام زویا کی فرمائش ہے کہ اسے جیولری کے دس سیٹ اور چاہئیں۔“ — عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”مادام زویا؟“ — منجر نے اس طرح حیران ہو کر پوچھا جیسے اس نے یہ نام زندگی میں پہلی بار سنا۔

”جی ہاں — مادام زویا — یہوں نے فیشن شو کے لئے آپ سے جیولری کے سیٹ خریدے تھے۔“ — عمران نے جواب دیا۔

”ہم سے خریدے تھے۔“ — نہیں جناب! — ہم سے کسی مادام زویا نے سیٹ نہیں خریدے۔“ — ویسے آپ کو جیولری کے سیٹ چاہئیں تو آپ کاؤنٹر چیک کر لیں۔“ — منجر نے خشک لہجے میں کہا۔

”آپ نے میٹرین ہوٹل میں ہونے والا فیشن شو دیکھا تھا؟“ — عمران نے پوچھا۔

”جی نہیں۔“ — ان خرافات کے لئے نہ میرے پاس وقت ہے اور نہ رقم۔“ — منجر نے جواب دیا۔

”جیگوار کے بعد یہاں مالک کون ہے۔“ — عمران کا لہجہ بھی اب بے حد خشک ہو گیا تھا۔

”اوہ! — جیگوار کے بعد ان کے بزنس پارٹنر میں جناب مشکاف — وہ اندر کمرے میں بیٹھے ہیں۔“ — منجر نے اپنی جان چھڑانے کے سے انداز میں کہا اور عمران اٹھ کر اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ کمرے کے دروازے پر ایک دربان موجود تھا۔

”مستر مشکاف سے کہو کہ سنٹرل انٹیلی جنس کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر آتے ہیں۔“ — عمران نے دربان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اوہ! — تشریف لے جائیں۔“ — دربان نے عہدہ سنتے ہی جلدی سے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا اور عمران سر ہلانا ہوا اندر داخل ہو گیا۔

یہ ایک خاصا جدید قسم کا دفتر تھا جس میں ایک بوڑھا آدمی میز کے پیچھے بیٹھا ٹیلیفون میں مصروف تھا۔ عمران کو اندر داخل ہونے دیکھ کر اس نے چونک کر عبور رکھ دیا اور پھر سوالیہ نظروں سے عمران کو دیکھنے لگا۔

”اسسٹنٹ ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس؟“ — عمران نے مصافحے کے

پہلے مجھ پر ہی شک گذر کہ شاید کاروبار پر قبضہ جمانے کے لئے میں نے ہی جیگوار کو قتل کیا ہے۔ بڑی مشکل سے انہیں یقین آیا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا۔" شکاف نے قدسے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔
 "پولیس کا کام قتل کی تفتیش کرنا ہے۔ ہمارے محکمے کا کام دوسرا ہے۔ یہاں پچھلے دنوں ایک فیشن شو ہوا ہے۔ اس میں شریک ہونے والی ماڈلز نے جو جویری پہن رکھی تھی وہ آپ کے جویری ہاؤس کی تیار کردہ تھی۔ میں نے اس کا ریکارڈ چیک کرنا ہے۔ لیکن آپ کا مینجر بتا رہا ہے کہ یہ جویری یہاں تیار نہیں ہوئی۔ حالانکہ وہ یہیں تیار ہوئی تھی۔ میں نے سوچا کہ آپ سے مل لوں۔ ورنہ دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ میں مینجر کو مع ریکارڈ کے ہیڈ کوارٹر لے جاؤں۔" عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

اوہ! اوہ جناب! ایسا مت کریں۔ ہمارا اتوار ہی ڈوب جانے گا۔ ویسے جہاں تک مجھے یقین ہے مینجر نے جھوٹ نہ بولا ہوگا کیونکہ اسے علم ہی نہ ہوگا۔ میں فورین کو بلاتا ہوں۔ وہ یہاں کا پرانا آدمی ہے اور وہ جیگوار کا دست راست رہا ہے۔" شکاف نے ہدایتی اشارے کرتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے جلدی سے انٹرکام کارسیور اٹھایا اور ایک نمبر دیا۔

"فورین جانی کو فوراً میرے دفتر بھیجو۔" شکاف نے نمبر پر پس کرتے ہی سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک اُدھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔
 "سرسر" آنے والے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

لئے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔
 "اوہ! اوہ! خوش آمدید۔" جناب خوش آمدید۔" عہدے کا اثر بڑھے مشکاف پر بجلی جیسا ہوا اور وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور جلدی سے اس نے مصافحہ بھی کیا۔
 "آپ کا نام مشکاف ہے؟" عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں! جی ہاں! میرا نام مشکاف ہے۔" تشریف رکھتے۔ کیا پتہ پناہ نہ کریں گے آپ۔" مشکاف نے بے اختیار ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر گہری پریشانی کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔
 "سوری! ڈیوٹی کے دوران میں صرف ڈیوٹی ہی دیتا ہوں۔"

عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے خشک لہجے میں کہا۔
 "جی فرماتے۔" مشکاف نے بھی واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
 "آپ جیگوار کے بزنس پارٹنر ہیں؟" عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں! ہم دونوں ہی اس کے مالک ہیں۔" اور جیگوار کے قتل کے بعد اب سارا کاروبار مجھے ہی سنبھالنا پڑا ہے۔ لیکن جناب! میں پولیس کو پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ میں تو بیرون ملک کاروبار کے سلسلہ میں مستقل رہتا ہوں۔ مجھے تو پیر میں جیگوار کے قتل کی اطلاع ملی ہے اور میں دوسرے روز یہاں پہنچا تھا۔" مشکاف نے جلدی جلدی خود ہی کہنا شروع کیا۔

"میرا مقصد یہ نہ تھا کہ آپ نے جیگوار کو قتل کیا ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ!۔۔۔ دراصل یہاں کی پولیس بھی عجیب ہے۔ انہیں سب

بس جاؤ۔ میں اسے خود واپس لے آؤں گا۔ جانی نے کہا اور ٹسکی سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔
 "لو دیکھو۔ اور ثابت کرو" جانی نے ڈبہ کھول کر عمران کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

عمران نے ڈبے میں موجود لاکٹ سیٹ اٹھایا اور غور سے آدیکھنے لگا۔ اور پھر اس کی آنکھوں میں شدید حیرت کے آثار ابھر آئے۔
 "اوہ!۔۔۔ یہ تو واقعی اصلی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں غلط اطلاع دی گئی ہے۔ ٹھیک ہے جانی صاحب! آئی ایم سوری۔ میں مادام سے بات کرتا ہوں۔ اور آپ جتنا انعام کہیں میں دینے کے لئے تیار ہوں" عمران نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔
 "اجی چھوڑیے!۔۔۔ کیا انعام۔۔۔ اور یہ بھی سن لیجئے کہ ڈیگورا نے ہمیں چیلنج دیا ہے کہ اگر ہم نے مال سولر ہینڈلر کو سپلائی کیا تو وہ پورے شاف کو موت کے گھاٹ اتار دے گا۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اب ایک ہی صورت میں مال سپلائی ہو سکتا ہے کہ جب تک سولر ہینڈلر اور ڈیگورا میں سے ایک کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ بس یہ میرا فیصلہ ہے" جانی نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کا فیصلہ درست ہے۔ ڈیگورا کا خاتمہ بس ایک دو روز میں ہو جائے گا۔ آپ بے فکر رہیں مال بہر حال ہم نے ہی لینا ہے۔ لیکن ہمیں یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ آپ کو غام مال حاصل کرنے میں دشواری پیش آرہی ہے۔ ڈیگورا اس سلسلے میں رکاوٹ ڈال رہا ہے" عمران نے کہا۔

اجی ڈیگورا نے آج تک اس سلسلے میں کوئی تعلق نہیں رکھا کہ غام مال ہمیں جیگر دیتا ہے یا کوئی اور۔۔۔ اسے تو صرف مال چاہیے۔ اور آپ بے فکر رہیں آپ کو مال چاہیے مل جلتے گالیں۔ جانی نے کہا۔
 "دراصل ہم نہیں چاہتے کہ آپ کو غام مال کے سلسلے میں کوئی تکلیف ہو" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تکلیف اکٹھا مال دینے میں مونی ہے۔ اب آپ کو کیا پتہ کہ ہمیں کتنی مشکل درپیش آتی ہے۔ جیگر اکٹھا اتنا مال سپلائی نہیں کر سکتا اور ہم مجبور ہو جاتے ہیں۔ لیکن اب جیگر نے وعدہ کیا ہے کہ وہ سارا مال ہمیں سپلائی کرے گا۔ ریڈ سکوار والوں کو نہیں کہے گا۔ کیونکہ وہ صرف انگوٹھی بناتے ہیں۔ ان کے پاس انگوٹھی کے علاوہ کاریگر ہی نہیں ہے۔ اور انگوٹھی اور لاکٹ میں ایک ہزار پرنسٹ کا فرق ہے۔ خواہ مخواہ انہوں نے ٹانگ اڑاتی ہوئی ہے۔ جانی نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ" عمران نے کہا اور جانی ڈبہ اٹھاتے بڑبڑاتا ہوا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے جناب!۔۔۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آرہا" مشکاف نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ اب ہمارا حکم مطمئن ہو گیا ہے۔ کوئی گڑبڑ نہیں۔ دراصل ہمیں یہ اطلاع ملی تھی کہ مال جعلی سپلائی کیا گیا ہے اور اس سے ہمارا ملک بدنام ہو رہا ہے۔ لیکن اب پتہ لگ گیا ہے کہ اطلاع غلط تھی" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اورہ! — ٹھیک بُو — ٹھیک بُو — مزید کوئی خدمت —
مشکاف نے خوش خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”شکریہ! — اتنا ہی کافی ہے“ — عمران نے کہا اور اٹھ کر
اس نے مشکاف سے ہاتھ ملایا اور پھر تیزی سے دروازے سے باہر نکل گیا۔
اس کے چہرے پر شدید جوش کے آثار نمایاں تھے۔ اسے دراصل اندازہ
ہی نہ تھا کہ اس قسم کے سلسلے کا علم ہو جائے گا۔ وہ تو صرف یہاں اس
لئے آیا تھا کہ اس جیولری کے متعلق معلوم کرے کہ کیا مادام زویا نے اسے
یہاں سے خریدا تھا یا باہر سے۔ اسے صرف معمولی سا شبہ تھا کہ ایک عورت
کے پرس میں سے ایسا سیٹ ملا تھا اور اس کی لاش اسی جیولری ہاؤس
کے سامنے سے ملی تھی۔ لیکن یہاں جانی کی پُر جوش طبیعت کی وجہ سے
ایک بالکل ہی نیا انکشاف کر دیا تھا۔

چند لمحوں بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی موٹی والپس
دانش منزل کی طرف بڑھتی گئی۔ وہ کار چلانے کے ساتھ ساتھ اس پورے
دھندے کے خاتمے کا خاکہ بھی ترتیب دیتا جا رہا تھا۔

عمران صاحب! — سیکرٹ سروس نے پورا شہر چھان مارا ہے۔
لیکن یہ مادام لوسیا نے نہیں ملی — آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی
عمران کو رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

”اچھا کمال ہے — میں نے تو کہا تھا کہ کنواروں کی نظریں بڑی تیز
موتی ہیں“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو فہم قہر مار
کر منہ پٹا۔

عمران نے مسکراتے ہوئے ریور اٹھی یا اور نمبر ڈائل کرنے لگا۔

”یس۔ پی۔ اے ٹو ڈائریکٹر جنرل“ — دوسری طرف سے آواز
سنائی دی۔

”ایکٹو! — سر رحمان سے بات کراؤ“ — عمران نے مخصوص لہجے
میں کہا اور بلیک زیرو یسٹن کر چمک پڑا کہ عمران اپنے باپ کو فون
کر رہا ہے۔

”یس سر! — ہولڈ آن کریں سر“ — دوسری طرف سے پی۔ اے
نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”رحمان بول رہا ہوں“ — چند لمحوں بعد سر رحمان کی باوقار آواز
سنائی دی۔

”سر رحمان! — ٹن تھاؤزنڈ جیولری ہاؤس کے باہر ایک غیر ملکی عورت
کو گولی مار کر ہلاک کیا گیا تھا — جس کے پرس میں سے جیولری کا ایک
سیٹ ملا تھا — اس کیس کا کیا ہوا“ — عمران نے بڑے
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”اورہ! — میڈم پیساؤ کیس کا ذکر کر رہے ہیں آپ — اس کیس
پر تفتیش جاری ہے — ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اس عورت کا تعلق
سمگلروں کے کسی بین الاقوامی گروہ سے تھا — لیکن ابھی تک ایسے
کوئی شواہد نہیں مل سکے جس سے یہ گروہ سامنے آئے — لیکن آپ
کیوں پوچھ رہے ہیں“ — سر رحمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”آپ نے وہ جیولری جو اس عورت کے پرس سے ملی تھی اس کو
چیک کرایا تھا“ — عمران نے پوچھا۔

”اس کو چیک کرنے کی کیا ضرورت تھی — وہ مال خانے میں جمع

”ہے۔“ سر رحمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
 یہ منشیات کی سمگلنگ کا تعلق چونکہ آپ کے محکمے سے ہے اس
 لئے میں آپ کو اپنے محکمے سے ملی ہوئی اطلاعات ترانسفر کر رہا ہوں۔
 کیونکہ میں محکموں کے تعاون پر یقین رکھتا ہوں۔“ عمران نے کہا۔
 ”اوہ! —“ تھینک یوسر۔ میں ذاتی طور پر آپ کا شکریہ ادا
 کرتا ہوں۔“ سر رحمان نے جواب دیا۔

ایسی بات نہیں سر رحمان! — یہ میرا فرض ہے۔ آپ ایسا
 کریں کہ فوری طور پر ٹین تھاؤرنڈ جیولری ہاؤس پر چھاپہ ماریں۔ اس
 کا اصل مالک جگوار ٹوٹل ہو چکا ہے۔ موجودہ مالک شکاف ہے
 لیکن وہ اس سارے کھیل سے لاعلم ہے۔ لیکن جیولری ہاؤس کا فورین
 عابنی اصل آدمی ہے اور اس کا ایک ساتھی سامنے آیا ہے ٹسکی۔
 ٹسکی اس جیولری کو سپیشل ورک کا نام دیتے ہیں اور مجھے یقین ہے
 کہ کم از کم پچاس سیٹ ان کے پاس تیار ہو رہے ہیں اور شاید خام مال
 بھی ہو۔ اسی طرح ریڈ اسکوائر جیولری ہاؤس میں بھی ٹی ٹو انگوٹھی
 میں بھرا جا رہا ہے۔ سانپ کی شکل کی خاص انگوٹھی ہے جس پر
 ہیرا لگا ہوا ہے۔ اس کا مالک نام بھی قتل ہو چکا ہے لیکن وہاں سے
 بھی یہ مال مل سکتا ہے۔ لیکن یہ چھاپہ آپ نے خود مارنا ہے۔
 کیونکہ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے۔“ عمران نے باوقار لہجے میں کہا۔
 ”اوہ لیس سر۔“ تھینک یو۔ میں ابھی انتظامات کرتا ہوں۔“
 سر رحمان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور عمران نے گڈ بائی کہہ کر ریور
 رکھ دیا۔

کرادیا گیا تھا۔ اس کے بعد مادم پیساف کے وارٹوں کے کلیم پر وہ
 انہیں دے دیا گیا تھا۔ اس میں کیا خاص بات تھی۔ بس جیولری
 کاسیٹ تھا۔ سر رحمان نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔
 ”یکس پرنٹڈنٹ فیاض کے پاس ہے۔“ عمران نے کہا۔
 ”ہاں! — لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ آخر آپ اس
 عام سے کیس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں۔ کوئی خاص
 بات ہے۔“ سر رحمان نے کہا۔

”ہاں سر رحمان! — میرے محکمے کو اطلاع ملی ہے کہ ہمارے ملک
 سے منشیات کی ایک انتہائی جدید قسم جسے ٹی ٹو کہتے ہیں غیر ملکوں میں سپلائی
 ہو رہی ہے۔ اور اسے جیولری کی شکل میں سمگل کیا جا رہا ہے۔
 کیونکہ ٹی ٹو میں پلاڈیم مکس کر کے اسے سخت بنا دیا جاتا ہے اس کے
 بعد اس کی جیولری بنا دی جاتی ہے۔ اور پھر جب یہ سیٹ باہر
 جاتے ہیں تو ان سے پلاڈیم آسانی سے علیحدہ کر کے ٹی ٹو کو فروخت
 کر دیا جاتا ہے۔ اور اسے بھل کی ٹی ٹو عالمی منڈی میں سب سے
 زیادہ قیمت پارہی ہے۔ ایک ہکسا اندازہ ہے کہ چوتھائی گرام
 ٹی ٹو کی مالیت پچاس لاکھ ایمریکی ڈالر ہے۔“ عمران نے کہا۔
 ”اوہ! — اوہ! — ٹی ٹو کے متعلق تو رپورٹیں میرے محکمے کو بھی
 ملتی ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے ٹی ٹو کی معمولی سی مقدار ایک انگوٹھی کے
 خفیہ خانے سے کسٹم دالوں کے پکڑی تھی۔ لیکن پھر اس کا کچھ
 پتہ نہ چل سکا۔ وہ انگوٹھی ایک غیر ملکی سے ملی تھی اور اس غیر ملکی
 نے جیل میں خودکشی کر لی تھی۔ لیکن یہ جیولری والی بات بالکل نئی

سُنی ہیں۔ ایک غیر ملکی عورت جو اپنا نام مادام ناتاشے بنا رہی تھی اور انتہائی خوبصورت تھی، تھری سٹار کلب میں آئی اور پھر اس کے مالک ٹامی سے اس کے دفتر میں ملی۔ پھر وہ اور ٹامی اکٹھے ہی باہر چلے گئے۔ ٹامی نے جاتے ہوئے کاؤنٹر کلرک سے کہا کہ وہ راستہ کو واپس لوٹے گا۔ ٹامی انتہائی عیاش آدمی تھا اس لئے کاؤنٹر کلرک نے سمجھا کہ وہ اس مادام ناتاشے کے ساتھ عیاشی کے لئے جا رہا ہے۔ لیکن پھر تھری سٹار کلب میں اطلاع آئی کہ ٹامی مر گیا ہے۔ اس پر ٹامی کا نمبر نو جیلان اس کی لاش لینے گیا۔ جیلان میرا اچھا خاصا دوست ہے اس لئے میں وہاں سے اٹھ کر جیلان کے پاس چلا گیا۔ کیونکہ مجھے غیر ملکی عورت اور اس کے نام مادام ناتاشے سے دلچسپی پیدا ہو گئی تھی۔ باقی تفصیلات جیلان سے معلوم ہوئیں کہ جیگر کافی عرصے سے لاپتہ تھا چونکہ وہ اور ٹامی انتہائی گہرے دوست تھے اس لئے ٹامی کو معلوم تھا کہ جیگر تھری ڈاؤن روڈ کے فارم ہاؤس میں چھپا ہوا ہے۔ چنانچہ اندازہ ہے کہ وہ مادام ناتاشے کو دیکھ لے گیا۔ وہاں نیچے ایک ساؤنڈ پروف کمرہ بنا ہوا ہے جسے عیاشی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے وہاں سے ٹامی اور جیگر کی لاشیں ملی ہیں۔ اور کمرے کے اندر ایک اور غنڈے کی لاش بھی ملی۔ اور باہر بیڑھیوں میں دو آدمیوں کی لاشیں پھٹیں۔ ان کا شانہ پتہ نہ چلتا کہ جیگر کا کوئی ساتھی سامان کی سپلائی کے لئے وہاں گیا تھا تب ان لاشوں کا پتہ چلا۔ لیکن اس غیر ملکی لڑکی کی لاش وہاں نہ ملی ہے۔ میں ابھی جیلان سے مل کر آیا ہوں۔ ٹامی گرنے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”یہ کیا چکر ہے؟“ — جیگر نے پوچھا۔
 ”منشیات کا چکر ہے۔ ابھی بتاتا ہوں۔“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر ریور ایٹھا کر اس کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیتے۔
 ”ٹامی گرنے کی طرف سے ٹامی گرنے کی آواز سنائی دی۔“
 ”عمران بول رہا ہوں۔“ — عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
 ”لیس ہاس۔“ — ٹامی گرنے نے جواب دیا۔
 ”زیر زمین دنیا میں کسی جگہ نام کے شخص سے واقف ہو؟“ — عمران نے پوچھا۔
 ”اوہ! — لیس ہاس۔ جیگر بڑا مشہور غنڈہ تھا۔“ — ٹامی گرنے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 ”تھا کا کیا مطلب؟“ — عمران نے چونک کر اس کا فقرہ کھٹتے ہوئے کہا۔
 ”لیس ہاس! — ابھی تھوڑی دیر پہلے پتہ چلا ہے کہ تھری ڈاؤن روڈ کی سائیڈ پر ایک جدید فارم ہاؤس کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانے سے جیگر اور ایک اور برعکاش اور تھری سٹار کلب کے مالک ٹامی کی لاشیں ملی ہیں۔ فارم ہاؤس میں تین اور افراد کی لاشیں بھی دستیاب ہوئی ہیں۔“ — ٹامی گرنے نے جواب دیا۔
 ”اوہ! — پوری تفصیل بتاؤ۔“ — عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔
 ”سرا۔ میں ابھی ایک بار میں تھا کہ میں نے وہاں تفصیلات

سلسلے میں تو کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کرنی۔ لیکن وہاں ایک فورین ہے جانی۔ جسے یقیناً گرفتار کیا جائے گا۔ ان دونوں نے اس چھاپے کے بعد اس جانی کو اغوا کر کے دانش منزل پہنچا ہے۔ ایکسٹو نے کہا۔

”یس سر۔ میں ابھی ہدایات دے دیتا ہوں۔“ جولیا نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
”چوہان اور لٹھانی کی ڈیوٹی لگاؤ کہ وہ پارکن روڈ پر بنے ہوئے لگژری فلیٹس میں ایک بد معاش جیگر نامی کا فلیٹ تلاش کریں۔ جیگر قتل ہو چکا ہے۔ انہوں نے اس کے فلیٹ کی تلاشی لی ہے۔ اور خاص طور پر وہاں سے یہ پوائنٹ چیک کرنا ہے کہ جیگر کہیں سے کوئی مال خریدتا ہو۔ کسی بھی قسم کا مال۔ یا اس کے کسی کاروباری فرم سے کوئی تعلق ہو۔ یہ تمام تفصیلات معلوم کرنی ہیں۔“ ایکسٹو نے کہا۔

”ٹھیک ہے سر۔“ جولیا نے جواب دیا۔
اور تم خود باقی ساتھیوں سمیت ایئر پورٹ کارگو۔ بحری جہازوں کے کارگو۔ ریلوے کارگو سے معلومات حاصل کرو کہ کہیں سے بھاری تعداد میں جیولری باہر جانے کے لئے بک کرائی گئی ہو۔ اگر ایسی جیولری ملی گئی ہو تو بک کرانے والی فرم کا نام۔ اور جہاں کے لئے مال بک کرایا گیا ہو۔ اس کی تفصیلات۔ اور اگر ابھی نہ گئی ہو تو پھر اس جیولری کو فوری طور پر روکنا ہے۔ اس سلسلے میں تم سپیشل ایجنسی کے کارڈ استعمال کر سکتی ہو۔“ عمران نے تیز لہجے

”گڈ!۔ تم اب ایسا کرو کہ اس فارم باؤس میں جا کر معلومات حاصل کرو کہ وہ مادام نتاشے کون تھی۔ اور اس جیگر کی اصل رہائش گاہ بھی معلوم ہے تمہیں۔“ عمران نے پوچھا۔

”سر!۔ وہ پارکن روڈ پر بنے ہوئے لگژری فلیٹس میں کہیں رہتا تھا۔ فلیٹ کا نمبر تو مجھے معلوم نہیں۔“ ٹائیگر نے جواب دیا۔
”اس کا کوئی مخصوص اڈہ۔“ عمران نے پوچھا۔

”کوئی اڈہ نہ تھا باس!۔ وہ سنگنگ کے دھندے میں ملوث تھا۔ بس اتنا معلوم ہے سر۔ زیادہ تر ٹامی کے ساتھ ہی اٹھتا بیٹھا تھا۔“ ٹائیگر نے جواب دیا۔

”اوکے!۔ تم اس مادام نتاشے کے متعلق تفصیلات معلوم کرو۔ مٹری شاہ کلب کے اس کاؤنٹر کلرک سے اس کا علیہ۔ قد و قامت۔ اور یقیناً وہ کسی کار میں آئی ہوگی اس لئے پارکنگ بولڈے سے بھی معلومات مل سکتی ہیں۔“ عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے سر۔ میں معلوم کرنا ہوں سر۔“ ٹائیگر نے کہا۔
اور عمران نے۔ اوکے۔ کہہ کر ہاتھ بڑھایا اور کریڈل دیا دیا۔ اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”جولیا سپکنگ۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔
”ایکسٹو۔“ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”یس سر۔“ جولیا نے مودبانہ لہجے میں کہا۔
”صفر اور نو نو کو فوراً ٹن تھاؤز نڈ جیولری باؤس پر بھیجو۔ وہاں سر رحمان نے ابھی چھاپہ مارنا ہے۔ ان دونوں نے اس چھاپے کے

زیادہ تفصیل کا تو علم نہیں — تم نے یہ تو سن لیا ہے کہ یہ جدید منشیات کی سنگٹنگ کا کیس ہے۔ میرا آئیڈیا ہے کہ اس کا خام مال یہاں پاکیشٹان میں ملے اور جیگر سے من تھاؤنڈ جیولری ہاؤس اور ریڈ اسکوآر جیولری ہاؤس کو سپلائی کرتا تھا۔ وہ کہاں سے لیتا تھا۔ یہ ابھی معلوم ہونا ہے پہلے یہ دھندہ ڈیگور اگر روپ کرتا تھا کہ پھر سلور ہینڈلز اس دھندے میں کود پڑی — سلور ہینڈلز کی کوئی مادام لوسیا اسچارج ہے اس دھندے کی اور جہاں تک میرا آئیڈیا ہے یہ مادام تاشے بھی یہی مادام لوسیا ہوگی اور اس کا جیگر سے ملنا اور اسے ہلاک کرنے سے مجھے نظر آ رہا ہے کہ سلور ہینڈلز کی یہ مادام لوسیا خاصی تیز عورت ہے — ان کی نظریں ڈیگور کی طرح صرف مال پر نہیں بلکہ وہ شاید اس کی پیداوار پر بھی کنٹرول کرنا چاہتے ہیں — عمران نے بڑی سنجیدگی سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ! — لیکن اگر ایسا ہے تو پھر یہ کیس ہمارے محکمے کا تو نہیں بنتا۔“

بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”اسی لئے تو کرسی کا حصہ بنتے جا رہے ہو جناب ایکٹو صاحب! — ذرا افس خانوں میں تقسیم نہیں ہوا کرتے — جہاں تک مال کی سنگٹنگ کا تعلق ہے میں نے ڈیڑی کو پیچھے رکھا ہے۔ لیکن جہاں تک سلور ہینڈلز تنظیم کا تعلق ہے اس کا خاتمہ ہم آسانی سے کر سکتے ہیں — عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے جناب! — میں سمجھ گیا —“ بلیک زیرو نے قد سے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

”کیس سر — دوسری طرف سے جولی نے کہا اور عمران نے بغیر کوئی جواب دیتے ریور رکھ دیا۔

”ہاں تو اب ایکٹو رہ گیا کرسی توڑنے کے لئے —“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اب میں کیا کروں — اب تو میں واقعی کرسی کا ہی ایک حصہ بن گیا ہوں —“ بلیک زیرو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

تو پھر ٹھیک ہے — کرسی چھوڑ دو اور میدان عمل میں دیوانہ وار کود پڑو — وہ کیا کہتے ہیں آتش نرود میں کود پڑا عشق وغیرہ — تم

ایسا کرو کہ جب جانی کو یہاں لایا جائے تو تم اس سے یہ معلوم کرو کہ ڈیگور اگر روپ کا یہاں اسچارج کون ہے۔ وہ لازماً اسے جانتا ہوگا۔ کیونکہ وہ

جیگوار کے بہت قریب رہا ہے — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ڈیگور! — بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

”ہاں! — یہ سلور ہینڈلز کی طرح کی ایک تنظیم ہے۔ ڈیگور اگر روپ تم نے خود تو کراس ورلڈ آرگنائزیشن کے سیکرٹری کی بات سنی تھی — اس نے یہاں دو آدمی قتل کئے ہیں۔ وہ بھی اس ٹی ٹو دھندے میں ملوث ہے۔

اگر اس کا پتہ چل جائے تو کم از کم ان دو قتلوں کے مجرم پکڑنے میں سو پر فیاض کو آسانی ہو جائے گی — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وہ تو ٹھیک ہے۔ میں معلوم کر لوں گا — لیکن آپ مجھے بتائیں تو یہی کہ یہ سارا کھیل کیا ہے — آپ نے تو پوری سیکرٹ سروس کو کام رکھا دیا ہے —“ بلیک زیرو نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

”واہ! — اتنی جلدی سمجھ گئے ہو — اسی لئے تو بزرگ کہتے ہیں کہ کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی سب سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں“ — عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

”اب آپ کیا کرنے کا سوچ رہے ہیں؟“ — بلیک زیرِ غصے ہنستے ہوئے کہا۔

”فی الحال تو میں والدہ کے پاس جا رہا ہوں — آج صبح سلیمان نے ٹریا کا فون اٹھایا تھا کہ والدہ کی طبیعت رات سے خراب ہے اور مجھے یاد کرتی رہی ہیں“ — عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ لیکن دروازے کے قریب جا کر وہ ٹھٹھک کر ٹپک گیا۔

”مجھے میک آپ کا خیال ہی نہیں رہا — اسی میک آپ میں اٹال بی کے سامنے پہنچا تو ایک طرف — کو مٹی کے کتے گیٹ پر ہی مجھ سے حال احوال پوچھنا شروع کر دیتے“ — عمران نے کہا اور ہاتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔

جائسن کمپنی کا مالک جائسن ابھی ہاتھ روم میں ہی تھا کہ اُسے اطلاع ملی کہ ایک غیر ملکی عورت اس سے ملنے کے لئے آئی ہے۔ اس نے ہاتھ روم میں رکھے ہوئے ٹیلیفون سیٹ پر اپنے سیکرٹری کی کال سُنی تھی اور اس نے اُسے کہا تھا کہ اُسے ادب سے ڈرائیونگ روم میں بٹھا کر اسے کچھ پیش کیا جائے۔ وہ غسل کر کے ابھی آتا ہے۔ لیکن وہ سوچ رہا تھا کہ یہ کون عورت ہو سکتی ہے۔ بہ ٹھیک ہے کہ اس کا کاروبار غیر ملکی سے بھی تھا لیکن ان فرموں کی طرف سے جو عورتیں آتی جاتی رہتی تھیں انہیں سیکرٹری اچھی طرح جانتا تھا اور پھر وہ دفتر میں آتی تھیں لیکن یہ عورت یہاں رہائش گاہ میں پہنچی تھی اور وہ بھی صبح صبح — بہر حال اس نے جلدی جلدی غسل کیا۔ شیوہ پہلے ہی بنا چکا تھا۔ اس لئے لباس پہن کر وہ ہاتھ روم سے نکلا اور پھر ڈرائیونگ روم کی طرف بڑھ گیا اس نے چونکہ شادی نہ کی تھی اس لئے کو مٹی میں صرف مرد ملازموں کے ساتھ ہی رہتا تھا۔

لئے اعزاز ہو گا۔ جالن نے فوراً ہی جواب دیا۔
مجھے تو کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن شاید آپ کی مسز کو اعتراض ہو۔ مارگریٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اوہ!۔ میں نے مسز وغیرہ کا طوطا ہی نہیں پالا۔ میں آزاد منش قسم کا آدمی ہوں اور زندگی برائے تفریح کا قائل ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہاں آپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ اور آپ یہاں ڈرائنگ روم میں کیوں ہیں۔ آئیے میرے ساتھ ادھر لوٹنگ روم میں بیٹھتے ہیں۔ یہاں تو خواہ مخواہ اجنبیت کا سا احساس ہوتا ہے۔ جالن کچھ ضرورت سے زیادہ ہی تیزی دکھا رہا تھا یہ شاید مارگریٹ کے بے پناہ حسن کی وجہ سے تھا۔

شکریہ۔ مارگریٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ جالن اسے لے کر عمارت کے اندر ایک بڑے کمرے میں آگیا۔ یہاں صوفوں کی ترتیب بالکل گھریلو قسم کی تھی۔

پہلے آپ بتائیے کہ آپ نامتے میں کیا پسند کرتی ہیں۔ تاکہ میں خالسا ماں کو آرڈر دے دوں۔ جالن نے کہا۔ اور مارگریٹ نے بڑی بے تکلفی سے چند چیزیں بتادیں۔ جالن نے ساتھ بڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور بٹن دبا کر اس نے خالسا ماں کو نامتے کا آرڈر دینا شروع کر دیا۔

آپ نے جس بے تکلفی سے نامتے بتا دیا ہے اس سے مجھے یقین ہے کہ یہ ہفتہ واقعی میرا خوش قسمت ترین ہفتہ ہو گا۔ جالن نے رسیور رکھ کر صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

چند لمحوں بعد وہ ڈرائنگ روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو تو بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ سامنے صوفے پر بیٹھی سوئی غیر ملکی لڑکی واقعی بے پناہ حسین تھی۔ اس کا حسن ایسا تھا کہ آدمی بے اختیار چونک پڑتا تھا۔
مجھے جالن کہتے ہیں مادام۔ جالن نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

مجھے مارگریٹ کہتے ہیں مٹر جالن!۔ اور میں ایک مریا سے صحت آپ سے ملنے کے لئے آئی ہوں۔ لڑکی نے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور ساتھ ہی اس نے بڑے بے تکلفانہ انداز میں مصافحے کے لئے بھی ہاتھ بڑھا دیا۔

جالن نے بڑے گرم جوش انداز میں مصافحہ کیا اور اس کے چہرے پر اس مصافحے سے ہی کئی رنگ بکھر گئے۔

تشریف رکھیے۔ تشریف رکھیے مادام مارگریٹ!۔ آج شاید میرا زندگی کا سب سے خوش قسمت دن ابھرا ہے کہ صبح ہی صبح آپ سے ملاقات ہو گئی ہے۔ جالن اب پوری طرح ریشہ خطی موج چکا تھا۔

تشریف کا شکریہ!۔ ویسے مجھے بھی آپ سے ملاقات کر کے بے حد مسرت ہوئی ہے۔ آپ جیسا وجیہ مرد پہلے میری نظروں سے نہیں گذرا۔ مجھے یقین ہے کہ میرا آئندہ ایک ہفتہ آپ کی معیت میں انتہائی خوش گوار بلکہ یادگار گذرے گا۔ مادام مارگریٹ نے بڑے دلاویز لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

اوہ!۔ بہت بہت شکریہ!۔ ایک ہفتہ ویسے تو کم ہے لیکن پھر بھی غنیمت ہے۔ آپ یہیں میرے پاس ٹھہریں گی یہ میرے

حالاںکے میرے ہاتھ روم تک میں ٹیلیفون ہیں — اور آپ کی آمد کی اطلاع بھی سیکرٹری نے مجھے ہاتھ روم میں ہی دی تھی — جانسن نے ہنستے ہوئے کہا اور مارگریٹ نے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف مسکراتے پر ہی اکتفا کیا۔

چند لمحوں بعد وہ دونوں بیٹریاں اتر کر ایک ساؤنڈ پروف کمرے کے دروازے پر پہنچ گئے۔ جانسن نے سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبا کر دروازہ کھولا۔

آپ تشریف رکھیں — میں اپنے ملازموں کو ہدایات دے دوں کہ میں یہاں خصوصی کاروباری گفتگو میں مصروف ہوں — جانسن نے کہا اور مارگریٹ کے سر ہلانے پر وہ واپس بیٹریاں چڑھتا گیا۔ جبکہ مارگریٹ اندر کمرے میں داخل ہو گئی۔ کمرہ واقعی انتہائی خوبصورت اور آرام دہ خواب گاہ کی صورت میں سجایا گیا تھا۔

یہ پاکیشیا کے لوگ سناٹے کیوں اس قدر پاگل ہیں — پہلے وہ ٹامی اور جیکر بھی ایسے ہی آدمی تھے — اور اب یہ جانسن بھی — مارگریٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ دراصل وہ مادام لوسیا بھی۔ مادام لوسیا ایک سائیڈ پر رکھی ہوئی میز کے گرد موجود کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گئی۔

چند لمحوں بعد دروازہ دوبارہ کھلا اور جانسن مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کرنے کا بٹن دبا دیا۔ مارگریٹ خاموشی سے بیٹھی اسے ایسا کرتے دیکھتی رہی کیونکہ وہ جس کرسی پر بیٹھی تھی اس کا رنج دروازے کی طرف ہی تھا۔

بالکل ا — میرا بھی یہی خیال ہے — ویسے کیا بزنس کی بات ناشتے سے پہلے ہونی چاہیے — یا بعد میں — ایک بات ہے کہ میں یہ بات چیت کسی ایسی جگہ پر کرنا چاہتی ہوں جہاں کوئی مداخلت نہ ہو — مارگریٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اوہ! — ایسی جگہ تو بیڈ روم ہی ہو سکتی ہے — جانسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے — مارگریٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور جانسن کا چہرہ اس بڑی طرح چمک چمک رہا تھا جیسے اسے رعشہ ہو گیا ہو۔ اور آنکھوں میں ٹیکٹ شیطانی چمک ابھر آئی تھی۔

پھر آئیے ا — ناشتہ تو ہوتا ہی رہے گا — بزنس کی بات پہلے ہونی چاہیے — جانسن نے فوراً اٹھتے ہوئے کہا اور مارگریٹ بھی اثبات میں سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

آپ نے مداخلت کی بات کی ہے — میں آپ کو اپنے اس خاص بیڈ روم میں لے جاتا ہوں جو مکمل طور پر ساؤنڈ پروف ہے — وہاں تو مداخلت نہیں ہو سکتی — جانسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

اوہ گڈ! — تو آپ نے ساؤنڈ پروف بیڈ روم بھی بنایا ہوا ہے۔ یہ میرے لئے واقعی نئی بات ہے — مارگریٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

اوہ! — اور کوئی بات نہیں مادام! — دراصل میری عادت ہے کہ جب میں سوتا ہوں تو میں ہرگز یہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی مجھے جگائے جب تک میں خود نہ جاگ پڑوں — اس لئے میں نے اسے ساؤنڈ پروف بنا دیا ہے — اور وہاں میں نے ٹیلیفون کنکشن بھی نہیں رکھا۔

کراؤں۔۔۔ لیکن تمہیں اس بٹام سے کیا دلچسپی ہے۔۔۔ جانسن نے جلدی جلدی بولتے ہوئے کہا۔

اس میں موجود کاغذات پر اپنے دستخط کر دو۔۔۔ مادام لوسیانے غراٹے ہوئے کہا۔

گگ۔ گگ۔ کاغذات۔ کیا مطلب؟۔۔۔ جانسن نے بڑی طرح چونکتے ہوئے کہا۔

میں صرف تین تھک گنوں گی۔۔۔ اور اس کے بعد چار گولیاں تو بیک وقت چلیں گی۔ ایک۔۔۔ مادام کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا اور جانسن نے بجلی کی سی تیزی سے درمیانی میز پر رکھا ہوا پرس اٹھایا اور اسے کھول کر اس میں سے کاغذات کا پلندہ باہر نکالا۔

یہ جانسن اینڈ کمپنی اور یونائیٹڈ انٹرنیشنل کے درمیان فروخت کا قانونی معاہدہ ہے۔۔۔ جو چیز اس میں فروخت ہو رہی وہ جگہ خالی ہے۔۔۔ اس میں تراکڑی پہاڑ کی سو سالہ لیز کے حقوق بعد میں درج کر دوں گی۔۔۔ تم اس پر دستخط کر دو۔۔۔ مادام نے غراٹے ہوئے کہا۔

م۔۔۔ م۔۔۔ م۔۔۔ جانسن نے حیرت جبرے بلجے میں کہنا شروع کیا۔ شاید اسے سمجھ ہی نہ آرہی تھی کہ اس طرح بھی بزنس میں سودے ہوتے ہیں کہ دوسرے لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور ساتھ ہی جانسن کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی گئی۔

میں نے پہلی گولی ضائع کر دی ہے جانسن!۔۔۔ لیکن دوسری ضائع نہیں ہوگی۔ یہ آخری وارننگ ہے۔۔۔ مادام نے کہا۔

بب۔ بب۔ بہت اچھا۔۔۔ جانسن نے کہا اور جلدی سے جیب سے قلم نکالنے لگا۔ اس کا جسم اب خوف سے اس طرح کانپ رہا

”کتنی کانیں ہیں تمہاری ملکیت میں“۔۔۔ مادام نے پوچھا۔

”میں نے تراکڑی کا سالم پہاڑی سلسلہ حکومت سے سو سالہ پر لیا ہوا ہے۔۔۔ لیکن ابھی جیسم کی صرف چار کانیں ہی ملی ہیں۔۔۔ جانسن نے جلدی سے جواب دیا۔

”ہوں!۔۔۔ اس کے علاوہ تمہارا بزنس کیا ہے۔۔۔“ مادام لوسیانے پوچھا۔

”اس کے علاوہ میرا امپورٹ ایکسپورٹ کا کاروبار ہے۔۔۔ وہ میرا اصل کاروبار ہے۔۔۔ اس جیسم اور کانوں کے دھندے میں تو میں چار پانچ سال سے پڑا ہوں۔۔۔ جانسن نے جواب دیا۔

”اور کے!۔۔۔ تم نے اپنی ہڈیاں گولیوں سے ٹوٹنے سے بچا لی ہیں۔۔۔ ورنہ اتنی بات بتانے میں کہ وہ بٹام کس سے خریدتا ہے جیگر نے دس گولیاں کھانی تھیں۔۔۔ مادام لوسیانے سرد لہجے میں کہا۔

”وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ دس گولیاں۔۔۔ اوہ!۔۔۔ کیا جیگر جانسن کا رنگ اور بھی زرد پڑ گیا۔ وہ کاروباری آدمی تھا اس لئے ظاہر ہے اس کا واسطہ اس طرح کے چکروں میں کبھی نہ پڑا تھا۔

”ہاں!۔۔۔ گیارہ گولی میں نے اس کے سینے میں ماری تھی اور اس ریوڑ اور کے چیمبر میں بھی بارہ گولیاں ہیں۔۔۔ اور میری عادت ہے کہ میں آخری گولی سے آدمی کو مارتی ہوں۔۔۔ اس سے پہلے کہ گیارہ گولیاں اس کی ہڈیاں توڑتی ہیں۔۔۔ میرا بکس اٹھاؤ۔

پہلے کہ گیارہ گولیاں اس کی ہڈیاں توڑتی ہیں۔۔۔ میرا بکس اٹھاؤ۔

پہلے کہ گیارہ گولیاں اس کی ہڈیاں توڑتی ہیں۔۔۔ میرا بکس اٹھاؤ۔

”بہت بھیاںک تجربہ ہے مادام! — میرے تو ہوش ہی سلامت نہیں ہو رہے۔ لیکن یہ جیگر۔ بام اور پھر یہ کاغذات“ — جانسن اب کافی حد تک سنبھل چکا تھا اس لئے اسے ان باتوں کا بھی خیال آگیا تھا۔ یہ بھی بتاتی ہوں — تم پوری طرح ٹھیک ہو جاؤ — مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

آپ یہ ریوالور واپس رکھ لیں — اور آپ جیسی خوبصورت حسینہ کو بھلا اس قدر خوفناک ریوالور رکھنے کی کیا ضرورت ہے؟ — جانسن نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اب واقعی پوری طرح سنبھل چکا تھا۔

”تم نے دیکھ لیا ہے کہ یہ ریوالور بھرا ہوا ہے — اور اس میں ابھی گیارہ گولیاں موجود ہیں — اور میں نے بتایا ہے کہ میں آخری گولی دل پر مارتی ہوں — میں نے تمہیں اس لئے سنبھلنے کا موقع دیا ہے کہ تمہاری حالت خوف سے بے حد خراب ہو گئی تھی — تمہارا ہاتھ بڑی طرح کانپ رہا تھا — ایسی صورت میں اگر تم دستخط کرتے تو یقیناً وہ مشکوک ہو جاتے — اور میں نہیں چاہتی کہ تم مشکوک دستخط کرنے کے بعد اپنا حشر عبرتناک کراؤ — اس لئے اب قلم اٹھاؤ اور اطمینان سے کاغذات پر دستخط کر دو — اور سنو! — میں نے تین تک گننے کی داذنگ دی تھی اور ایک گنا جا چکا ہے۔“

مادام کا لہجہ ایک بار پھر انتہائی کڑخت ہو گیا۔ جانسن ایک بار پھر حیرت سے مادام کو دیکھنے لگا جیسے اسے سمجھ نہ آرہی ہو کہ آخر وہ کس مصیبت کے پے بندھ گیا ہے۔

”مادام نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور جانسن نے

تھا جیسے خزاں میں ہوا چلنے پر ٹھہرنی پر لگا ہوا زرد پتہ کا پھٹا ہے۔ دستخط کرنے سے پہلے میری بات سن لو — اگر تمہارے دستخطوں

میں ذرا برابر فرق بھی نکلا — یا حکومت اور رجسٹریشن آفس نے اس پر شک کا اظہار کیا تو پھر تمہاری موت ایسی عبرت ناک ہوگی کہ تمہاری روح بھی صدیوں تک بلبلاتی رہے گی — تم دنیا کے کسی کو نے میں بھی چلے جاؤ — ہم سے نہیں بچ سکتے — تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دیا جائے گا — مادام نے پیچھے ہٹے ہوئے کہا۔

”بب — بب — بہت بہتر“ — جانسن کا ذہن اب واقعی خوف کی شدت سے ماؤت ہونے کے قریب پہنچ چکا تھا۔

”ابھی دستخط مت کرو — رک جاؤ —“ — یکلخت مادام نے کہا اور جانسن نے ہر جھک کر ہاتھ روک لیا۔

”اطمینان سے بیٹھ جاؤ — میں تو تمہیں آزار ہی تھی“ — یکلخت مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور جانسن کا مسخ ہوا چہرہ اب تیزی سے بحال ہونے لگ گیا۔

”اوہ — اوہ مادام! — یہ کیا آزمائش تھا؟“ — جانسن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”میں اپنے دوستوں کو ایسے ہی آزماتی ہوں — کیوں کیا تجربہ رہا؟ — مادام نے انتہائی خوشگوار لہجے میں کہا اور جانسن بے اختیار کرسی پر بیٹھ کر ہانپنے لگا۔ اس کا کانپنا ہوا جسم اب سنبھل گیا تھا اور چہرہ بھی کافی حد تک بحال ہو چکا تھا۔ لیکن چہرے پر بے ہوشا ہوا پسینہ ابھی تک اس کے گریبان پر ٹپک رہا تھا۔

کوئی تعلق نہیں رہا۔۔۔ اور اب وہاں موجود غلط جانے اور ہم۔۔۔ ویسے وہاں اسٹارچ کون ہے۔۔۔ مادام نے پوچھا۔

لیڈی کیری اسٹارچ ہے۔۔۔ وہ ماہر معدنیات ہے اور اس کی جیگر سے دوستی تھی۔۔۔ اسی نے جیگر کو مجھ سے ملوایا تھا۔۔۔ جانسن نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا اور مادام نے سر ہلا دیا۔

جانسن کی پشت میں ریو الوار کی نال رکھ کر وہ خود بھی اس کے ساتھ ہی کمرے سے باہر آگئی اور پھر وہ دونوں بیڑھیاں چڑھنے لگیں۔
اب تم مجھے ناشتہ کراؤ گے۔۔۔ اب مجھے یقین آگیا ہے کہ پاکیشیا کے لوگ بے حد مہمان نواز ہیں۔۔۔ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

مم۔۔۔ مم۔۔۔ میری طبیعت بے حد خراب ہو رہی ہے۔۔۔ تم چلی جاؤ۔۔۔ فارگاہ سیک چلی جاؤ۔۔۔ جانسن نے کہا۔

ٹھیک ہے۔۔۔ میں جا رہی ہوں۔۔۔ لیکن ایک بات غور سے سن لو۔۔۔ اگر تم نے میرے متعلق کسی کو کچھ بتایا تو پھر میں تم تک بھی نہ گنوں گی۔۔۔ تم سے جو کوئی پوچھے تو تم نے یہی کہنا ہے کہ تم نے اپنی رضامندی سے سودا کیا ہے اور یہ سودا دکان کی معرفت ہوا ہے۔۔۔ بیڑھیاں چڑھ کر راہداری میں سے گزرتے ہوئے مادام لوسیانے کرخٹ لہجے میں کہا اور جانسن نے سر ہلا دیا۔ اس کی حالت واقعی بے حد خراب ہو رہی تھی۔

گڈ بائی!۔۔۔ اب تمہاری زندگی تمہارے اپنے ہاتھ میں ہے۔۔۔ جب جی چاہے کوئی غلط بات منہ سے نکال دینا اور پھر اپنا حشر دیکھنا۔۔۔ مادام نے تیز لہجے میں کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی برآمدہ کمراس کے پورچ

نیکوخت جھٹکا کھایا اور جلدی سے میز پر رکھا ہوا پین اٹھا کر اس نے کافذات کھولے اور پھر جہاں جہاں اسے نام نظر آیا اس نے وہاں اپنے دستخط کرنے شروع کر دیئے۔

ویسے کافذات دیکھ کر جانسن کو معلوم ہو گیا تھا کہ کافذات بالکل قانونی تھے۔ اور اب دستخطوں کے بعد اس کے ہاتھ میں کچھ بھی نہ رہا تھا۔

ٹھیک ہے۔۔۔ اب اٹھ کر دیوار کی طرف منہ کر لو۔۔۔ مادام نے غراتے ہوئے کہا۔

مم۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے مت مارو۔۔۔ مم۔۔۔ مم۔۔۔ جانسن بے اختیار لگھکیا پڑا۔

فکر نہ کرو۔۔۔ ابھی نہیں ماروں گی۔۔۔ ہاں! اگر بعد میں معلوم ہوا کہ یہ دستخط غلط ہیں تو پھر۔۔۔ مادام نے انتہائی سرسلیجے میں کہا۔

نہیں نہیں۔۔۔ یہ دستخط بالکل صحیح ہیں۔۔۔ اور میں رجسٹریشن آفس میں بھی جا کر بیان دینے کے لئے تیار ہوں۔۔۔ جانسن نے دیوار کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

مادام نے جلدی سے آگے بڑھ کر کافذات اٹھائے اور ان پر دستخط چیک کئے۔ اور پھر مسکرا کر انہیں دوبارہ اپنے پرس میں ڈال لیا۔
میرے خیال میں تمہارے رجسٹریشن آفس جانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔۔۔ باقی کام ہمارے دکاندار کریں گے۔۔۔ اب تم دروازہ کھول کر باہر چلو۔۔۔ اور پھر وہاں اپنے آفس میں فون کرو کہ تم نے لیز کے حقوق فروخت کر دیئے ہیں اس لئے اب تمہارا ان سے

میں کھڑی ہوئی کار کی طرف بڑھ گئی۔
 "میڈم! — ناشتہ میز پر لگا دیا ہے" — اسی لمحے ایک
 دروازے سے خانساں نے نکلتے ہوئے کہا۔
 "شکر یہ سٹر! — میں نے بڑا بھرپور ناشتہ کر لیا ہے — اب
 اپنے صاحب کو کراؤ" — مادام لوسیا نے مسکراتے ہوئے زور سے
 کہا اور پھر جلدی سے کاریں بیٹھ گئی۔ دوسرے لمحے اس کی کار چکر کاٹ
 کر تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی کھٹکے پھانک کی طرف بڑھ گئی۔
 کوسٹچی سے باہر نکل کر وہ دائیں طرف بڑھتی گئی۔ اس کے لبوں پر
 بڑی فاشحانہ مسکراہٹ تھی۔ جالن بالکل ہی بودا اور کمزور ثابت ہوا تھا اس
 لئے سارا کام آسانی سے ہو گیا تھا۔ اس کا قتل تو پلاننگ میں شامل تھا لیکن
 تمام کارروائی مکمل ہونے کے بعد — اور جس کمپنی نے یہ سودا کیا تھا یعنی
 یونائیٹڈ انٹرپرائزز — وہ واقعی نارائن کی بڑی مشہور کمپنی تھی۔ اب یہ اور
 بات ہے کہ یہ کمپنی سلور ہینڈز کی ملکیت میں تھی۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی بلیک زیرو نے ریپور اٹھا لیا۔
 "کیسٹو" — بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔
 "ٹائیگر لول رہا ہوں جناب! — عمران صاحب کو رپورٹ دینی
 تھی — وہ نہ فون پر مل رہے ہیں اور نہ ٹرانسمیٹر پر" — دوسری
 طرف سے ٹائیگر نے مودبانہ لہجے میں کہا۔
 "کیا رپورٹ سب سے — مختصر طور پر بتاؤ" — بلیک زیرو نے
 خشک لہجے میں کہا۔

سرا — عمران صاحب نے مجھے اس مادام ناتشے کا معلوم کرنے
 کی ہدایت دی تھی — لیکن سرا — اس کا کہیں پتہ نہیں چلا —
 وہ کاؤنٹر کلرک جس نے اسے دیکھا تھا وہ بھی غائب ہو چکا ہے سرا!
 اور بارکنگ بوائے نے بتایا ہے کہ جب کار پر عورت آئی تھی اس وقت
 وہ چائے پینے گیا ہوا تھا" — ٹائیگر نے جواب دیا۔

بلیک زیرو نے سخت لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔
 "کمال ہے۔۔۔ آج سارے ہی معاملات خراب ہوتے جا رہے ہیں۔۔۔ بلیک زیرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اس کا موڈ اور زیادہ آف ہو گیا تھا۔

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھالیا۔
 "ایکسٹو۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔
 "عمران بول رہا ہوں۔۔۔ کوئی رپورٹ ملی ہے۔۔۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"اوہ عمران صاحب!۔۔۔ سوائے جولیاء کے باقی سب کی رپورٹیں مل چکی ہیں۔۔۔ اور سب کی رپورٹیں زیرو ہیں۔۔۔ بلیک زیرو نے اس بار اصل آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کتنے زیرو ملے ہیں۔۔۔ عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔
 "تین تو مل ہی چکے ہیں۔۔۔ چوتھا میں خود ہوں۔۔۔ بلیک زیرو عمران کی بات سمجھ گیا تھا۔ اس لئے اس نے اس بار سنتے ہی جواب دیا۔
 "ماشاء اللہ۔۔۔ ماشاء اللہ۔۔۔ اگر ترقی کی یہی رفتار رہی تو ضرور

سالانہ امتحان میں سیکرٹ سروس کا نام روشن کرو گے۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو اس بار کھل کھلا کر ہنس پڑا اور پھر اس نے مختصر لفظوں میں ٹانگیں۔ چوہان اور صفدر کی رپورٹیں عمران کو بتادیں۔

"ہوں!۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ اب مجھے خود بھاگ دوڑ کرنی پڑے گی۔۔۔ میں نے سوچا تھا کہ سیکرٹ سروس کے ارکان کو حرکت میں

"مطلب ہے کہ ہمیں ناکامی ہوتی ہے۔۔۔ ٹھیک ہے۔ عمران کو تمہاری رپورٹ مل جائے گی۔۔۔ بلیک زیرو نے کراہت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

اسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"ایکسٹو۔۔۔ بلیک زیرو نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"سر!۔۔۔ میں چوہان بول رہا ہوں۔۔۔ ہم نے پارکمن روڈ پر جیگر کافلیٹ ڈھونڈ لیا ہے۔۔۔ لیکن سروہ بالکل خالی پڑا ہوا ہے۔ صرف فریج پر ہے اور کچھ بھی نہیں۔۔۔ کاغذ کا کوئی پیرزہ تک موجود نہیں ہے۔۔۔ وہاں موجود گٹر کی تہہ اور ہمایوں کے پینات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جیگر طویل مدت سے یہاں نہیں آیا۔۔۔ چوہان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اد کے!۔۔۔ تم واپس اپنے فلیٹوں میں چلے جاؤ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر غصے کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔ ہر طرف سے مسلسل ناکامی کے ہی پیغامات مل رہے تھے تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر گھنٹی بجی اور بلیک زیرو نے پھر رسیور اٹھالیا۔
 "ایکسٹو۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"صفدر بول رہا ہوں جناب!۔۔۔ سر چکان نے جیولری ہاؤس پر چھاپہ مارا تو جانی نے فرار ہونے کی کوشش کی اور حملہ کیا۔ جس پر اسے گولی مار دی گئی۔۔۔ وہ ہلاک ہو چکا ہے۔۔۔ اب ہمارے لئے کیا حکم ہے۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"واپس اپنے فلیٹس میں پہنچ جاؤ۔۔۔ مزید ہدایات دیں گیں گی۔

ہوتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے کمری پر بیٹھتے ہوئے بلیک زیرو کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

مجھے پہلے ہی سوچنا چاہیے تھا۔ اصل میں غلطی مجھ سے ہوئی جانی انتہائی پرجوش ٹائپ آدمی تھا۔ مجھے اُسے پہلے اغوا کر لینا چاہیے تھا۔ لیکن پھر ڈیڑی کو وہ مال نہ ملتا۔ بہر حال ٹھیک ہے۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر ریسورسٹاٹھا کر بنر ڈال کرنے شروع کر دیتے۔

ٹائیگر سپیکنگ "رابطہ قائم ہوتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔ عمران بول رہا ہوں۔ تمہاری رپورٹ مجھے مل چکی ہے۔" عمران نے کہا۔

یس سر! میں نے بہت کوشش کی لیکن "ٹائیگر نے معذرت جیسے انداز میں کہا شروع کیا۔

تم فارم ہاؤس گئے تھے۔ عمران نے اس کی بات کاٹتے ہوئے ٹائیگر سے پوچھا۔

"نہیں سر! وہاں اب کیا رکھا ہوگا۔ میں نے تو تھری سٹار کلب میں ہی پوچھ گچھ کی تھی۔ ویسے بھی وہاں جب وہ مادام گئی اور باہر نکلی تو وہاں موجود سب افراد ختم ہو چکے تھے۔ اس لئے وہاں سے کیا معلوم ہو سکتا تھا۔" ٹائیگر نے جواب دیا۔

تم فوراً فارم ہاؤس والی روڈ کے پہلے چوک پر پہنچو۔ میں خود آ رہا ہوں۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور ریسورسٹ رکھ دیا۔

میں ذرا اس فارم ہاؤس کو چیک کر لوں۔ شاید جیگر نے وہاں

لایا جاتے۔ وہ ہر وقت جگہ کرتے رہتے ہیں کہ انہیں کام نہیں دیا جاتا۔ لیکن اب کیا کیا جاتے۔ جب ان کا پاس ہی بلیک زیرو ہوگا تو انہیں غبر کہاں سے مل سکتے ہیں۔ عمران نے جواب دیا۔

میرا خیال ہے کہ ساری خوش قسمتی آپ نے اپنے لئے الاٹ کر رکھی ہے۔ آپ کے اقدامات تو کامیاب ہو جاتے ہیں لیکن۔ بلیک زیرو نے اپنے ماتحتوں کا دفاع کرتے ہوئے کہا۔

خوش قسمتی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے اور اس کے لئے عبادت ریاضت کی بڑی ضرورت ہوتی ہے۔ تم اپنے ممبرز کو اس طرف بھی تو لگاؤ۔ وہ کہیں ہانکنے اور کھانے پینے میں اپنی خوش قسمتی تلاش کرتے رہتے ہیں۔ بہر حال اب جو لیا کی رپورٹ باقی رہ گئی ہے۔ دیکھو وہ کیا رپورٹ دیتی ہے۔ عمران نے کہا۔

اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔ اس مادام لوسیا کا پتہ ہر صورت میں چلنا چاہیے۔ اور اس آدمی کا بھی۔ جس سے جیگر فی ٹو کا خام مال خریدتا تھا۔ میں خود آ رہا ہوں پھر بیچ کر کوئی لاسٹ عمل طے کرتے ہیں۔ عمران نے کہا اور رابطہ ختم ہوتے ہی بلیک زیرو نے ریسورسٹ رکھ دیا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران کی آمد کی اطلاع ملی تو بلیک زیرو نے چھانک کھولنے کا بیٹن پریس کیا۔

ہاں! جو لیا کی طرف سے کوئی رپورٹ۔ عمران نے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔

ابھی تک تو کوئی کال نہیں آئی۔ بلیک زیرو نے احتراماً کھڑے

گیا۔ واقعی ایک شاندار فارم ہاؤس جلد ہی ان کے سامنے آگیا۔ اس کا پھاٹک بند تھا۔ عمران نے کارندہ ہاؤس سے ذرا فاصلے پر روک دی۔ تم یہیں رکو۔ اور خیال رکھنا۔ میں اندر جا رہا ہوں۔ عمران نے ٹائیگر سے کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

عمران فارم ہاؤس کے عقب میں آیا اور پھر کمپاؤنڈ وال کے قریب موجود ایک درخت پر چڑھتا گیا۔ گو فارم ہاؤس خالی بھی ہو سکتا تھا لیکن اس کے باوجود عمران اپنی طبیعت کے مطابق ہر ممکن احتیاط کرنا ضروری سمجھتا تھا۔ درخت کی آگے کی طرف جھکی ہوئی شاخ سے وہ دیوار پر چڑھا اور پھر اندر کود گیا۔ اس کے کودنے سے ہلکا سا دھماکہ ہوا۔ اور عمران تیزی سے اونچی گھاس میں دبک گیا۔ لیکن جب اس کے کودنے سے پیدا ہونے والے دھماکے کا چند منٹ تک کو رد عمل سامنے نہ آیا تو عمران اٹھا اور پھر محتاط انداز میں چلتا ہوا عمارت کی سائیڈ گلی سے اس کے سامنے کے رخ کی طرف بڑھنے لگا۔ اور پھر عمارت کے سامنے والے حصے تک پہنچتے پہنچتے اسے یقین ہو گیا کہ فارم ہاؤس خالی ہے کیونکہ مخصوص قسم کا سکوت بتا رہا تھا کہ کوئی جاندار چیز اس وقت یہاں موجود نہیں ہے سوائے اس کے اپنے۔

اور پھر اس کا خیال درست ثابت ہوا۔ فارم ہاؤس واقعی خالی پڑا ہوا تھا۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالت جیب میں رکھا اور اس کے کمر کی تلاشی لینی شروع کر دی۔

مقوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے کی میز پر روکھی ہوئی فائل دیکھ کر چونک پڑا۔ میز کی دراز کھلی ہوئی تھی۔ اور یوں لگتا تھا کہ جیسے کسی نے تلاشی

کوئی ایسا ریکارڈ رکھا جو جس سے آگے بڑھنے کا کوئی کیوٹل جاتے۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اگر جولیا کی رپورٹ لیں میں ہو تو تم نے باقی ممبرز کو بھیج کر اس جیولری کو برقیات پر واپس حاصل کرنا ہے۔ اور اگر یہ جیولری نارائن پہنچ چکی ہو تو پھر نارائن کی فارن ایجنسی کو الرٹ کر دینا۔ وہ وہاں سے اس جیولری کو حاصل کریں گے۔ عمران نے ہدایات دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم بڑھاتا ہوا آپریشن روم سے باہر آگیا۔ مقوڑی دیر بعد اس کی کار اس بڑک کی طرف دوڑی جا رہی تھی جہاں ٹائیگر نے فارم ہاؤس کی موجودگی کا بتایا تھا۔

چوک پر پہنچتے ہی اس نے ایک سائیڈ پر رکی ہوئی ٹائیگر کی سپرٹس کار دیکھ لی تو وہ کار اس کے قریب لے گیا۔ تم نے فارم ہاؤس دیکھا ہوا ہے ٹائیگر۔ عمران نے اپنی کار اس کے قریب روکتے ہوئے پوچھا۔

جی نہیں۔ دیکھا تو نہیں ہے۔ لیکن میں اسے تلاش ضرور کرونگا۔ ٹائیگر کے جواب دیا۔

ٹھیک ہے۔ میری کار میں آ جاؤ۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر اپنی کار سے اتر کر عمران کی سائیڈ سیٹ پر سوار ہو گیا۔ اور پھر عمران نے کار بڑھا دی۔

پھر مقوڑی سی تلاش کے بعد انہیں وہ سائیڈ روڈ مل گئی جس پر فارم ہاؤس تھا۔ اور عمران کار دوڑاتا ہوا اس سائیڈ روڈ پر آگے بڑھتا

لے کر فائل کھولی اور پھر اسے پڑھنے کے بعد واپس دراز میں رکھنے کی بجائے وہیں میز پر ہی رکھ کر واپس چلا گیا۔

عمران نے فائل کھولی اور پھر اس میں موجود کاغذات کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ دوسرے لمحے اس کے لبوں پر کامیابی کی مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس فائل میں جیگر کے کسی جانسن اینڈ کمپنی کے ساتھ حساب کتاب موجود تھا۔ وہ مختلف تواریخ میں جانسن اینڈ کمپنی سے کوئی مال خریدتا رہتا تھا۔

عمران غور سے فائل کا مطالعہ کرتا رہا۔ پھر ایک طویل سانس لے کر اس نے فائل کو بند کر کے موٹا اور جیب میں ڈال کر وہ واپس ٹرا اور اس بار وہ سیدھا چاک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے چاک کی چھوٹی کھڑکی اندر سے کھولی اور باہر نکل آیا۔ اس کی کار وہاں موجود نہ تھی جہاں وہ اسے چھوڑ کر گیا تھا۔ لیکن ابھی وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ ٹائیگر ایک درخت کی اوٹ سے نکل کر سامنے آ گیا۔

”میں نے کار سائیڈ میں کر دی تھی کہ اگر کوئی چاک کی طرف سے نکلے تو اس کی نظروں میں نہ آ سکے۔ لیکن آپ کی اس طرح یہاں آمد کا مطلب ہے کہ فارم ہاؤس خالی ہے۔“ ٹائیگر نے قریب آتے ہوئے کہا۔

”ہاں!۔۔۔ لیکن کام بہر حال بن گیا ہے۔۔۔ کام لے آؤ جلدی۔“
عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا سائیڈ کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں اس نے درختوں کے ایک گھنے جھنڈ کے پیچھے کار روکی ہوئی تھی۔
عمران اس دوران پیدل چلتا ہوا آگے کی طرف بڑھتا گیا اور جب

ٹائیگر نے کار اس کے قریب لا کر روکی تو عمران سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا اور پھر ٹائیگر نے کار آگے بڑھا دی۔

”اب کہاں جانا ہے۔۔۔“ ٹائیگر نے پوچھا۔
”فی الحال میں روڈ پر کسی پبلک فون بوتھ تک چلو۔ میں ایک فون کر لوں۔“ عمران نے کہا اور ٹائیگر نے رفتار تیز کر دی۔ وہ سائیڈ روڈ سے ہو کر مین روڈ پر آیا اور اس نے کار چوک کی طرف موڑ دی کیونکہ نزدیک ترین پبلک فون بوتھ وہیں تھا۔

”بس۔۔۔ یہیں روک دو۔“ عمران نے پبلک فون بوتھ کے قریب پہنچتے ہی کہا اور پھر نیچے اتر کر تیزی سے بوتھ میں داخل ہو گیا۔ اس نے بوتھ میں پڑی ہوئی ٹیلیفون ڈائریکٹری اٹھائی اور اس میں جانسن اینڈ کمپنی کے فون نمبر دیکھنے لگا۔ جانسن اینڈ کمپنی خاصی بڑی کمپنی ثابت ہوئی۔ کیونکہ ان کا اپنا چھوٹا اسپینج بھی تھا اور ڈائریکٹری میں نمبر اس اسپینج کا دیا گیا تھا۔

عمران نے ڈائریکٹری واپس رکھی اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے جیب سے سکے نکال کر خانے میں ڈالے اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
”جانسن اینڈ کمپنی۔۔۔“ چند لمحوں بعد ایک کاروباری سی آواز سنائی دی۔

”مشر جانسن سے بات کراؤ۔“ عمران نے بے کلمہ نہاتے ہوئے کہا۔

”اوہ!۔۔۔“ مشر جانسن آج چھٹی پر ہیں۔ ان کی رہائش گاہ سے فون آیا ہے کہ ان کی طبیعت اچانک بگڑ گئی ہے۔ اس لئے وہ آج کمپنی

ٹی ٹو — نہیں جناب! — مجھے تو علم نہیں۔ میں تو پہلی بار یہ لفظ آپ سے ہی سُن رہا ہوں۔ — جنرل منیجر کی حیرت بھری آواز سنائی دی اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔ اچھا یہ باتیں کہ ایک مقامی آدمی جیگر آپ کی کمپنی سے کاروبار کرتا ہے۔ — وہ مال جو خریدتا ہے وہ کیا مال ہوتا ہے؟ — عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

جیگر! — اودہ مال! — ٹھیک ہے۔ وہ ہم سے بٹام خریدتا ہے۔ — جنرل منیجر نے کہا۔

بٹام — وہ کیا ہوتا ہے؟ — عمران نے چونک کر پوچھا۔ جناب! — ہماری کمپنی نے تراکڑی پہاڑی سلسلے سے چمکے ہوئے کا حکومت سے سو سالہ پیٹ لے رکھا تھا۔ ان چمکے ہوئے سے ایک بھورے رنگ کا مادہ بھی کہیں کہیں ملا۔ اسے مقامی زبان میں بٹام کہتے ہیں۔ یہ پینٹ بنانے کے کام آتا ہے۔ پہلے تو مقامی رنگ ساز اسے خریدتے تھے۔ ایک تو اس کی مقدار بہت تھوڑی تھی دوسرا یہ انتہائی کم قیمت چیز تھی۔ اس لئے ہم نے اسے نکالنا بند کر دیا۔ لیکن پھر جیگر نے ہم سے سول ایکسپریس لے لی اور اس کے بعد وہی اسے پورا پورا خریدتے رہے۔ — جنرل منیجر نے جواب دیا۔

آپ تھا؟ — لفظ استعمال کر رہے ہیں۔ کیا اب آپ اسے فروخت نہیں کرتے؟ — عمران نے چونک کر پوچھا۔ اودہ جناب! — ابھی تھوڑی دیر پہلے کمپنی کے مالک جناب جالن صاحب کاغذ آ یا تھا۔ انہوں نے بتایا ہے کہ انہوں نے تراکڑی

نہیں آرہے۔ آپ جنرل منیجر سے بات کر لیں۔ — دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

ٹھیک ہے۔ — جنرل منیجر سے بات کراؤ۔ — عمران نے کہا۔ — یس۔ — جیک بول رہا ہوں جنرل منیجر۔ — چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

میرا نام فیاض ہے۔ — اور میں سنٹرل ایشیائی جنس کا سپرنٹنڈنٹ ہوں۔ عمران نے لہجے کو فیاض سے بھی زیادہ اکڑا ہوا بناتے ہوئے کہا۔ اودہ لیس سر — حکم سر — دوسری طرف سے جنرل منیجر نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

آپ کی کمپنی کس قسم کا کاروبار کرتی ہے؟ — عمران نے پوچھا۔ جناب! — امپورٹ ایکسپورٹ کا کاروبار کرتی ہے۔ — جنرل منیجر نے جواب دیا۔

کس کس چیز کی ایکسپورٹ کرتے ہیں آپ؟ — عمران نے پوچھا۔ اودہ جناب میں جنرل منیجر نے روزمرہ ضرورت کی چیزوں کی ایک طویل لسٹ گنوائی شروع کر دی۔

یہاں مقامی طور پر بھی آپ مال فروخت کرتے ہیں؟ — عمران نے پوچھا۔

نہیں جناب! — ہمارا کام تو صرف امپورٹ ایکسپورٹ کا ہے۔ — جنرل منیجر نے جواب دیا۔

ٹی ٹو کو جانتے ہیں کیا چیز ہوتی ہے؟ — عمران نے ایک خیال کے تحت پوچھا۔

لوگک روم میں گئے۔ انہوں نے خالسا ماں کو ناشتہ تیار کرنے کا آرڈر دیا۔ اس کے بعد چائیک وہ اٹھ کر نیچے اپنی خواب گاہ میں چلے گئے۔ وہ غیر ملکی عورت بھی ان کے ہمراہ تھی۔ پھر کافی دیر بعد جب وہ دونوں باہر آئے تو وہ غیر ملکی عورت ناشتہ کئے بغیر ہی واپس چلی گئی۔ جب کہ جالس صاحب کا موڈ سخت آن تھا اور ان کا چہرہ بھی اُترا ہوا تھا۔ انہوں نے بھی ناشتہ نہیں کیا اور مجھے فون کرنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں واپس چلے گئے ہیں۔ بس اتنا مجھے معلوم ہے جناب!۔ جنرل منچر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”تو اس کا مطلب ہے کہ وہ سودا خواب گاہ میں ہوا۔ ظاہر ہے آپ کو کیسے علم ہو سکتا تھا۔“ عمران نے کہا۔
”اوہ سر! میں کیا کہہ سکتا ہوں۔“ جالس صاحب نے اب تک شادی نہیں کی۔ ویسے وہ مالک ہیں سر۔“ جنرل منچر نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔
اور عمران اس کی مشکل سمجھ گیا کہ کھنکھراتی بات کیوں نہیں کر رہا۔
”اوکے۔“ ٹھیک ہے۔ جو مرضی آئے کرتے پھریں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”سر! کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ سی۔ آئی۔ بی کو ہمارے متعلق کیا شک ہو رہا ہے سر۔“ ہم تو بالکل صاف سٹھرا بزنس کرتے ہیں۔“ جنرل منچر نے کہا۔

آپ کے متعلق تو کوئی اطلاع نہیں ہے۔ اور اگر ہوتی تو ہم

پہاڑی سلسلے میں جیسم کی کانوں کی لیزر کے حقوق کسی فارن کمپنی کو فروخت کر دیتے ہیں۔ اور ہماری کمپنی نے یہ کاروبار بند کر دیا ہے۔ انہوں نے مجھے کہا تھا کہ میں تراکری میں اپنے آفس کو اس بات کی اطلاع کر دوں۔ اس لئے میں نے تھا کا لفظ استعمال کیا تھا۔“ جنرل منچر نے پوری وضاحت سے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”کوئی کمپنی سے سودا ہوا۔ اور کب ہوا۔“ عمران نے چونک کر پوچھا۔

”جناب!۔“ جالس صاحب نے صرف فارن کمپنی کا نام لیا تھا۔ اور مجھے تو معلوم نہیں کہ کب سودا ہوا۔“ جالس صاحب کی طبیعت خراب تھی۔ اس لئے انہوں نے زیادہ تفصیلات نہیں بتائیں۔“ جنرل منچر نے جواب دیا۔
یعنی آپ کمپنی کے جنرل منچر ہیں۔ اور آپ کو علم ہی نہیں کہ کمپنی نے اتنا بڑا سودا کس سے کیا ہے اور کب کیا ہے۔“ عمران نے طنز یہ لہجے میں کہا۔

”میں درست کہہ رہا ہوں جناب!۔“ مجھے بھلا جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے۔ اور وہ بھی آپ جیسے اہم عہدیدار کے سامنے۔“ جالس صاحب ایلے ہی آدمی ہیں۔ ویسے میں بھی یہ بات ہونے پر اس طرح حیران ہوا تھا اور پھر میں نے ان کی رائٹس گاہ پر ان کے سیکرٹری سے بات کی تھی۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ صبح ایک غیر ملکی نوبلصورت عورت مادم مارگریٹ کوٹھی پر آئیں۔“ جالس صاحب نے پہلے تو انہیں ڈرائنگ روم میں بٹھایا۔ لیکن پھر وہ انہیں ساتھ لے کر

فون کرنے کی بجائے آپ کو بیڈ کو اڑ بٹا لیتے۔ دراصل جگر کے مشق
ہم گفتیش کر رہے ہیں اور اس کے آپ کی کمپنی سے تجارتی تعلقات تھے
اس لئے میں نے آپ سے تفصیلات لینے کے لئے فون کیا تھا۔
عمران نے کہا۔

اوہ شکریہ جناب!۔ ویسے جناب! اب تو وہ سلسلہ بھی ختم ہو گیا ہے۔
جنرل منجر نے جواب دیا۔

ٹھیک ہے۔ اب آخری بات سن لیں۔ آپ سے ہونے والی
اس گفتگو کا ایک لفظ بھی باہر نہ جلتے اور آپ کے مسٹر جانسن سے بھی
کوئی بات نہیں کرنی۔ سمجھ گئے آپ۔ یہ سرکاری راز ہے ورنہ
عمران نے اس بار خاصے سخت لہجے میں کہا۔

اوہ!۔ سر آپ بے فکر رہیں۔ میں سمجھتا ہوں سر۔ جنرل
منجر کے جواب دیا۔ اور عمران نے یقیناً کو کہہ کر سیور رکھا۔ وہ اب
ساری صورت حال سمجھ گیا تھا۔ یہ مارگریٹ لازماً مادام لوسیا تھی۔ اور اس
نے لازماً جیرا جانسن سے معاہدے پر دستخط کر لئے ہوں گے۔ اس لئے
اس کی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔ اگر اس نے باقاعدہ سودا کیا ہوتا تو پھر
اس کی یہ حالت نہ ہونی چاہیے تھی۔ اور یہ کمپنی جسے جنرل منجر نے
فادرن کمپنی کہہ رہا تھا۔ یقیناً نارائن کی کوئی کمپنی ہو گی جو خفیہ طور پر سو سو بیڈز
کی ملکیت ہی ہو گی۔

تم واپس اپنے ہوٹل جاؤ۔ ہو سکتا ہے تمہاری ضرورت پڑے
تو میں تمہیں رنگ کر دوں گا۔ عمران نے فون بوتھ سے باہر
نکلے ہوئے ٹائیگر کے قریب آکر کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا ایک طرف کھڑی

اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔
عمران نے کار آگے بڑھائی اور اب اس کا رخ سیدھا وزارت
معدنیات کے دفتر کی طرف تھا۔ وزارت معدنیات کا چیف سیکرٹری سردار
راشد تھا جس سے عمران خاصا آشنا تھا۔ اور وزارت معدنیات کے دفتر پہنچ
کہ وہ سیدھا چیف سیکرٹری کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن وہاں جب کہ
جب اسے معلوم ہوا کہ سردار راشد غیر ملکی دورے پر ہیں تو وہ واپس
پلٹ آیا۔ اس نے سوچا کہ پہلے اس مادام لوسیا اور اس کے گروپ سے
دو دو ہاتھ کر لے۔ پھر سلطان سے کہہ کر وہ ان کانوں کا مسئلہ بھی
حل کر دے گا۔ لیکن اب مسئلہ تھا مادام لوسیا کی تلاش کا۔ ایک بار تو اسے
خیال آیا کہ وہ جانسن کی رہائش گاہ پر جا کر اس کا ٹھکانہ وغیرہ اور کار کا
ممبر معلوم کرے۔ لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ
مادام لوسیا میک آپ میں وہاں گئی ہو گی اور ایسے مجرم کاروں کے
ممبر بھی درست نہیں رکھتے۔ یا ہو سکتا ہے اس نے چوری کی کار استعمال
کی ہو۔ اس لئے اس کے دوبارہ کار کا رنج دانش منزل کی طرف موڑ دیا۔

ہے کہ مال ٹرانسپورٹ جہاز تک پہنچ گیا تھا کہ اچانک سپیشل ایجنسی سے تعلق رکھنے والے آفیسران نے کارگو کی چکنگ شروع کر دی اور پھر انہوں نے یہ جیولری باکس واپس منگوانے کا حکم دیا۔ جب ہمارے آدمی نے قانونی پیچیدگیوں کا سہارا لے کر انہیں ٹانے کی کوشش کی تو انہوں نے چیف کنٹرولر سے بات کی۔ اور چیف کنٹرولر صاحب بذات خود وہاں دوڑے ہوئے آئے اور پھر ان کے حکم پر جیولری باکس جہاز سے واپس منگوا گیا۔ اور اب یہ جیولری باکس روک لیا گیا ہے اور اسے خصوصی حفاظت میں رکھا گیا ہے۔ سپیشل ایجنسی کے افراد واپس چلے گئے ہیں۔ وہ شائد حکومت کی مدد سے اسے حاصل کریں گے۔

نذرکان نے کہا۔

”اوہ! اوہ! ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ یہ بہت بڑا نقصان ہوگا۔ بہت بڑا۔ اس وقت کہاں ہے جیولری باکس؟“
 ”مادم لوسیا کے بیچ کر پوچھا۔“
 ”اس وقت وہ چیف کنٹرولر کے دفتر میں اس کی کسٹڈی میں ہے۔“
 نذرکان نے جواب دیا۔
 ”اس کا دفتر تم نے دیکھا ہوا ہے؟“
 ”مادم لوسیا نے پوچھا۔“
 ”یس سر۔ گھاٹ پر ہے۔ بہت بڑی عمارت ہے۔“
 نذرکان نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم اپنے گروپ کو ساتھ لے کر گھاٹ پر پہنچ جاؤ۔ میں وہیں آ رہی ہوں۔ تم سب نے پوری طرح مسلح ہونا ہے۔ ہم نے ہر قیمت پر وہ جیولری باکس حاصل کرنا ہے۔“
 ”مادم لوسیا

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھی ہوتی مادام لوسیا نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔
 ”یس۔ لوسیا سپیکنگ۔“
 ”لوسیا نے سخت لہجے میں کہا۔“
 ”نذرکان بول رہا ہوں مادام! ایک بڑی خبر ہے۔“
 ”دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ خاصا متوجش سا تھا۔“
 ”بڑی خبر۔ کیا مطلب؟“
 ”مادم لوسیا نے بڑی طرح چونکتے ہوئے کہا۔“

”مادم! پلاننگ کے مطابق جیولری باکس کو بحری کارگو سے تک کر لایا گیا تھا اور اسے اینٹنگ جیولری ظاہر کیا گیا تھا۔“
 ”نذرکان نے کہا۔“
 ”ہاں۔ تو پھر۔“
 ”مادم لوسیا نے سخت لہجے میں کہا۔“
 ”مادم! بحری کارگو میں ہمارا خاص آدمی موجود تھا اس لئے کوئی فکر والی بات نہ تھی۔ لیکن ابھی مجھے اس آدمی کی کال ملی

”ہو سکتا ہے ہمارا تعاقب پولیس کی گاڑیاں کریں۔۔۔ اس لئے
والپسی پر تم نے نہ صرف اس کار کی انٹر پیسٹ بدلنی ہے۔۔۔ بلکہ اس
کارنگ بھی بدل دینا ہے۔۔۔“ مادام لوسیانے کہا۔

”لیس مادام!۔۔۔ میں سمجھتا ہوں آپ بے فکر رہیں۔۔۔ آپ
نے اچھا کیا کہ اس مخصوص کار کا یہی حکم دیا تھا۔ اس میں ایسے انتظامات
موجود ہیں کہ سب کچھ مرضی کے مطابق ہو سکتا ہے۔۔۔“ رابرٹ نے
سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”تم نے تو اگر ڈی مشن کی رپورٹ نہیں دی ابھی تک۔“ اچانک
مادام لوسیانے کسی خیال کے تحت پوچھا۔

”میں وہی بتانے آ رہا تھا۔۔۔ معاہدے کو قانونی شکل دے دی
گئی ہے۔۔۔ اور اب چیف باس کی طرف سے بھی جاننے والی
خصوصی ٹیم کے آنے پر ان کانوں کا براہ راست چارج سنبھال لیں گے۔“
رابرٹ نے جواب دیا۔

”اس جانسن نے کوئی رکاوٹ تو پیدا نہیں کی۔“ مادام لوسیانے
پوچھا۔

”نہیں مادام!۔۔۔ رجسٹریشن آفیسر نے فون پر اس سے معاہدے کی
تصدیق طلب کی تو اس نے باقاعدہ تصدیق کر دی۔“ رابرٹ نے
جواب دیا۔

”گڈ!۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ اب کام ہماری مرضی کے مطابق ہو گیا
ہے۔۔۔ اور یہ بھی سن لو کہ چیف باس ٹیم کے ساتھ خود یہاں آ رہا
ہے۔“ مادام لوسیانے کہا۔

نے جھپٹے ہوئے کہا اور پھر ایک جھٹکے سے رسیور رکھ کر وہ دوڑتی ہوئی
دوایر میں نصب ایک الماری کی طرف بڑھی۔ اس نے الماری کے ایک
خانے میں موجود مخصوص انداز کے دو بم نکالے۔ یہ بم چھوٹے چھوٹے کیپسولوں
کی طرح کے تھے۔ بم جیکٹ کی جیب میں رکھ کر وہ پلٹی اور پھر جھانکتی
ہوئی واپس دروازے کی طرف بڑھی تھی کہ اسے لمبے دروازہ کھلا اور
ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

”اوہ رابرٹ!۔۔۔ جلدی سے سیاہ کار تیار کر آؤ۔ جلدی۔ تم
نے میرے ساتھ چلنا ہے۔“ مادام لوسیانے چیخ کر کہا اور رابرٹ
سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

مادام لوسیا اب دوڑنے کی بجائے تیز تیز قدم اٹھاتی کرے سے باہر
نکلی اور چند لمحوں بعد وہ باہر پورج میں پہنچ گئی۔ وہاں ایک سیاہ رنگ
کی کار اسی لمحے گیراج سے نکل کر اس کے قریب آئی اور مادام لوسیا
بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

”جلدی کرو۔۔۔ ہم نے گھاٹ پر پہنچنا ہے۔۔۔ زرد کان بھی اپنے
ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ رہا ہے۔۔۔ چیف کنٹرولر کے دفتر میں
ہماری جیولری کا باکس ہے۔۔۔ وہ ہم نے ہر صورت میں واپس
حاصل کرنا ہے۔۔۔ چاہے پوری عمارت کو ہی کیوں نہ اڑنا پڑے۔“
کار باہر نکلنے کے دوران مادام لوسیانے رابرٹ سے مخاطب ہو کر اسے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور رابرٹ نے سر ہلا دیا۔

اور پھر طاقتور انجن کی کار انتہائی تیز رفتاری سے سڑکوں پر دوڑتی
ہوئی گھاٹ کی طرف بڑھتی گئی۔

”چیف باس خود آرہے ہیں۔ — اوہ کس وقت؟“ — رابرٹ نے مڑی طرح چونکتے ہوئے کہا۔

وہ چار ڈھونڈ طیارے سے آرہے ہیں۔ تاکہ ان کانوں کا کوئی مستقل بندوبست کر کے یہاں سے جاتیں۔ اور سنا۔۔۔ میری چیف باس سے بات ہو گئی ہے۔ ہمارے جانے کے بعد یہاں کے تمام کاروبار کے انچارج تم ہو گے۔ زرکان تمہارا نمبر تو ہو گا۔۔۔

اوہ! — تحقیق یو ماوام — رابرٹ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

جیتے ہیں۔ چھپ باس کا پروگرام ہے کہ یہاں کمپنی کا باقاعدہ تجارتی دفتر بنایا جائے۔ جو بظاہر جیسیم کا کاروبار کرے گی اور ٹی ٹو خفیہ طور پر نہ نکالے گی۔ انہیں یقین ہے کہ اس پہاڑ میں ٹی ٹو کی کثیر مقدار موجود ہوگی۔ پھر یہاں سے ٹی ٹو نارائن بھیجنے کا بھی کوئی مستقل بندوبست کیا جائے گا۔ تاکہ طویل عرصے تک یہ کاروبار کیا جاسکے۔ اور ایک اور خوشخبری بھی ہے۔ چھپ باس نے بتایا ہے کہ انہوں نے ڈیگورا کا نہ صرف خاتمہ کر دیا ہے۔ بلکہ ڈیگورا گروپ اب سلور ہینڈز میں باقاعدہ مدغم بھی ہو چکا ہے۔ اس طرح ڈیگورا گروپ کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ اس لئے اب سلور ہینڈز کی ٹی ٹو پر مکمل اجارہ داری قائم ہو گئی ہے۔ مادام لوسیائے نے کہا اور رابرٹ کا چہرہ مسرت سے کھل اُٹھا۔

”ماواں ! — یہ واقعی بہت بڑی خوش خبری ہے — ویسے اب

گھاٹ آنے ہی والی ہے۔۔۔۔۔ دبا برٹ نے کہا اور مادام نے سر ہلا دیا۔ اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد کار گھاٹ پر پہنچ گئی۔ مین آفس کی دو منزلہ شاندار عمارت دور سے ہی نظر آرہی تھی۔

کار ایک سائیڈ پر روک دو۔ ہم نے زرکان کو تلاش کرنا ہے۔ مادام لوسیا نے کہا اور رابرٹ نے کار ایک سائیڈ پر روک دی۔ مادام لوسیا دروازہ کھول کر باہر نکلی ہی تھی کہ ایک سائیڈ سے ایک غیر ملکی نوجوان تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھ آیا۔ نوجوان کے جسم پر لٹمشی رنگ کا سوٹ تھا اور اس کا جسم تیار ہوا تھا کہ وہ لڑائی بھڑائی میں خاصا باہر سے۔

تم پہنچ گئے نذر کان" — مادام نے اس کے قریب آنے پر سخت لکھے میں کہا۔

”کیسے آدمی ہیں تمہارے ساتھ“ —؟ مادام نے پوچھا۔

چھ آدمی اور دو کاریں۔ زرکان نے جواب دیا۔
چیت کنٹرولر کا دفتر غارت کی کوششیں منزل پر ہے۔ ہا دام
لوسیانے پوچھا۔

”جی وہ پہلی منزل پر ہی ہے۔۔۔ برآمدے میں داخل ہوتے
ہی راہداری کے دائیں ہاتھ پر تعمیر دروازہ ہے“۔۔۔ نرکان نے
غائب دیا۔

”تمہیں یقین ہے کہ چوہری باکس وہیں موجود ہے۔“ — ہاؤام
وسیا نے پوچھا۔

صرف میں اور تم دفتر میں جائیں گے۔ تمہارے آدمی راہداری اور دروازے پر رکھیں گے۔ اور پھر فائرنگ کی آواز سنتے ہی انہوں نے یہاں فائرنگ کا طوفان برپا کر دیا ہے۔ ہم بھی پھینکنے ہیں تاکہ کوئی سانس نہ آ سکے۔ یہاں مسلح گارد ہوگی۔ تمہارے آدمیوں نے سب سے پہلے اس گارد کا خاتمہ کر لیا ہے۔ لیکن یہ اس وقت شروع ہوگا جب ہم دفتر میں فائر کھولیں گے۔ اس سے پہلے نہیں تاکہ مال بہر حال پہلے حاصل کر لیا جائے۔ مادام نے کچا اور زرکان نے سر ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد وہ دونوں عمارت کے مین گیٹ پر پہنچ گئے۔ گیٹ پر چار مشین گن بردار بحری پولیس کے سپاہی کھڑے تھے۔ لیکن ان کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ بس ڈیوٹی ہی دے رہے ہیں۔ ظاہر ہے یہ عمارت دفتری عمارت تھی۔ یہاں کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ بس رہنما ڈیوٹی لگاتی گئی تھی اور وہ یہ ڈیوٹی ہی دے رہے تھے۔ انہوں نے مشین گنتیں کاغذوں سے لٹکاتی ہوئی تھیں اور اطمینان سے کھڑے سگریٹ پھونک رہے تھے۔ بے شمار لوگ اندر آ جا رہے تھے۔ بحری ملازم بھی اور کاروباری لوگ بھی۔

مادام لوسیا گیٹ کے قریب ہی ٹرک گئی جب کہ زرکان اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ واپس آ گیا۔ م۔

”سنو! تمہارے پاس سائمنس لگاریو الور ہے۔“ مادام لوسیا نے پوچھا۔

”سائمنس لگاریو الور۔۔۔ اور نہیں مادام! ایسا تو ریو الور نہیں ہے۔

”یس مادام!۔۔۔ ابھی تک تو وہیں ہے۔ میں نے اپنے آدمی سے بات کی ہے اس نے بتایا ہے کہ چیف کنٹرولر کو ابھی کال آتی ہے کہ حکومت کے افسر باقاعدہ طور پر یہ باکس لینے آ رہے ہیں۔ وہ ان کے انتظار میں ہے۔“ زرکان نے کہا۔

”اچھا تو سنو!۔۔۔ رابرٹ تم بھی سن لو۔“ مادام لوسیا نے رابرٹ سے بھی مخاطب ہو کر کہا۔

”یس مادام!۔۔۔ میں سن رہا ہوں۔“ رابرٹ نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

”یس، زرکان اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ اندر جا کر جویری باکس حاصل کروں گی۔ تم اس دوران کار بالکل سامنے لے آنا۔ میں باکس سمیت تمہاری کار میں سوار ہو جاؤں گی اور زرکان کی کاریں ہماری نگرانی کریں گی۔ اور ہمارا تعاقب اگر کیا گیا تو وہ تعاقب کرنے والوں کو الجھائیں گے۔ اور ہو سکتا ہے کہ ناکہ بندی کی جائے اس لئے راستے میں تم نے کار کا رنگ تبدیل کرنا ہے اور نمبر بھی۔ میں بھی راستے میں میک میک آپ کر لوں گی۔“ مادام لوسیا نے کہا اور رابرٹ نے سر ہلا دیا۔

”آؤ زرکان! تمہارے آدمی کہاں ہیں۔“ مادام لوسیا نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

”وہ ادھر عمارت کے قریب موجود ہیں۔ اور پوری طرح مسلح ہیں۔“ زرکان نے مادام لوسیا کے ساتھ عمارت کی طرف چلتے ہوئے کہا۔

نے اٹھ کر بڑے مودبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی دروازہ کھول دیا۔

مادام اندر داخل ہوئی۔ زرکان اس کے پیچھے تھا۔ اس نے اندر داخل ہوتے ہوئے سڑک کر اپنے ساتھیوں کو سر ہلا کر مخصوص اشارہ کیا جس کا مطلب تھا کہ اس مسلح سپاہی کو بھی سنبھالنا ہے اور اس کے ساتھی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اندر ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک میز کے پیچھے ایک لوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے آگے فون رکھا ہوا تھا۔ اور سائینڈ میں ایک شیشے کا دروازہ نظر آ رہا تھا جس پر چیف کنٹرولر کے الفاظ درج تھے۔ "جی فرمائیے"۔ لڑکی نے چونک کر مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔ "چیف سے کہو کہ مادام تاشے ان سے ملنا چاہتی ہیں"۔ مادام دیا نے کہا۔

"سوری!۔۔۔ چیف مصروف ہیں۔۔۔ وہ دو گھنٹے تک کسی سے نہیں مل سکتے"۔ لڑکی نے سر ہلجے میں کہا۔

"زرکان"۔۔۔ مادام نے سڑک کر کہا اور پھر زرکان کے سر ہلاتے ہی وہ تیزی سے دروازے کی طرف جھپٹی۔

"ارے ارے۔۔۔ رک جائیے"۔ لڑکی نے بوکھلا کر اٹھتے ہوئے کہا۔

خاموش بیٹھی رہو لڑکی!۔۔۔ ورنہ "زرکان نے غرائے ہوتے کہا اور ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اوٹ میں موجود ریوالور کی جھلک لڑکی کو دکھائی تو لڑکی سہم سی گئی۔

ویسے اگر آپ پہلے حکم دیتیں تو۔۔۔۔۔ "زرکان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اچھا چلو ٹھیک ہے۔۔۔ میں نے سوچا تھا کہ بغیر شور مچائے کام ہو جائے۔۔۔ کیونکہ مجھے یہ خیال نہ تھا کہ یہاں مشین گنوں سے مسلح سپاہی بھی ہو سکتے ہیں۔۔۔ بہر حال تم اپنے ساتھیوں سے کہہ دو کہ جب اندر سے فائرنگ کی آواز سنائی دے تو انہوں نے سب سے پہلے ان مسلح سپاہیوں کا خاتمہ کر کے ان کی مشین گنوں پر قبضہ کرنا ہے کیونکہ یہ مشین گنیں ہمارے لئے سب سے بڑا مسئلہ بھی بن سکتی ہیں"۔ مادام لوسیال نے آہستہ آواز میں کہا۔

وہ میں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے۔۔۔ آپ بے فکر رہیں۔۔۔ زرکان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ آؤ"۔۔۔ مادام نے کہا اور پھر وہ تیز قدم اٹھاتی سپاہیوں کے قریب سے گذرتی ہوئی اندر راہداری میں داخل ہو گئی۔ اس کے پیچھے زرکان اور اس کے یمن آدمی بھی اندر داخل ہو گئے انہوں نے اوور کوٹ پہن رکھے تھے۔

چیف کنٹرولر کے دفتر کے باہر ایک مسلح سپاہی کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں بھی مشین گن تھی۔ ساتھ ہی سٹول پر ایک باور دی چڑا سی بھی بیٹھا تھا۔

"چیف صاحب اندر ہیں"۔۔۔ مادام لوسیال نے بڑے پُر وقار لہجے میں چڑا سی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیں مادام!۔۔۔ آپ سیکرٹری سے بات کر لیں"۔۔۔ دربان

اب اس بیگ کا کیا کیا جاتے — راستے میں تو چکیٹ ہو گئی۔
رابرٹ نے پریشان سے ہلچے میں کہا۔

”فکر نہ کرو — سب ٹھیک ہو جائے گا“ — مادام نے کہا اور
اس نے پچھلی سیٹ پر رکھا ہوا بیگ اٹھایا۔ اس کے مخصوص تاملے کھولے
اور پھر اسے کھول دیا۔ اس کے اندر دو چھوٹے بیگ تھے مادام نے انہیں
بھی کھول دیا۔ ایک بیگ کے اندر انگوٹھیاں تھیں جب کہ دوسرے بیگ میں
لاکٹ سیٹ — مادام نے اس کے اندر رکھے ہوئے سیلفون کے بڑے
ٹھانے میں ساری چیزیں احتیاط سے ڈالیں اور پھر خالی بیگوں کو کار سے
باہر اچھال دیا۔ سیلفون کا یہ ٹھانہ اب خاصا چھوٹا ہو گیا تھا جسے بڑے
اطمینان سے پچھلی سیٹ کے نیچے بنے ہوئے خفیہ ٹھانے میں منتقل کر دیا گیا۔
اب ٹھیک ہے — رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور
مادام نے بھی مسکرا کر سر ہلا دیا۔

ذخیرے سے نکل کر وہ دوبارہ اسی چوک کی طرف بڑھے اور پھر اطمینان
سے شہر کی طرف بڑھتے گئے۔ اب انہیں چکیٹ کی بھی فکر نہ تھی۔

سے — مادام نے چنختے ہوئے کہا اور رابرٹ نے ایکسیلیٹر پر
اپنے جسم کا پورا دباؤ ڈال دیا۔ اور طاقتور انجن والی کار واقعی خوفناک
رفتار سے دوڑنے لگی۔

مادام نے بیگ مرر پر زبردگان کی دو کاریں بھی دوڑتی ہوئی دکھیں
اور پھر چند لمحوں بعد وہ پہلے چوک پر پہنچ گئے۔ رابرٹ نے چوک
سے کار کو موڑا۔ جب کہ زبردگان اور اس کے ساتھیوں کی کاریں پروگرام
کے مطابق سیدھی آگے بڑھتی گئیں۔ اس سائیڈ پر درختوں کا ذخیرہ
تھا اور رابرٹ کار اس ذخیرے کے اندر لیتا گیا۔

اس نے ذخیرے کے اندر جا کر کار روکی اور مادام نے جلدی سے
جیب سے ایک پتلا سا ماسک پکیٹ نکالا اور پکیٹ کھول کر اس نے
ماسک کو اپنے سر اور چہرے پر چڑھایا اور پھر بیگ مرر میں دیکھتے ہوئے
اس کے اپنے دونوں ہاتھوں کی مدد سے اسے تیزی سے تھپتھپاتا
شروع کر دیا۔ چہرے کے نقوش ایدجسٹ کرنے کے بعد ماسک پر لگی
ہوئی بالوں کی دگ کو اس نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی مدد سے
ایڈجسٹ کیا۔ اب اس کا چہرہ نقوش، رنگت اور بالوں کا رنگ اور
شائل مکمل طور پر بدل گیا تھا۔

اس دوران رابرٹ نے کار کے مختلف بٹن دبا کر اس کا رنگ
تبدیل کرنے والی مخصوص شیٹیں کار پر چڑھالی تھیں اور نمبر پلیٹ بھی
بدل لی تھی۔ اب کار نئے نئے رنگ کی ہو گئی تھی، اور نہ صرف اس
کا رنگ بدل گیا تھا بلکہ ان تھیموں کی مدد سے اس کا ماڈل تک بدل
گیا تھا۔ اب وہ کسی طرح بھی پہلی کار نہ لگ رہی تھی۔

دل ٹوٹ چلتے ہیں اب ملال کیا کرنا
بھرتوں کی بستی میں آجیٹ یہ تو ٹوٹیں گے

اندھیوں کے موسم میں اسی طرح تو ہوتا ہے
عمولوں کے جو مشورے رابطہ تو نہیں ملے

عمران جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیر کا چہرہ دیکھ
کہ وہ چونک پڑا۔

کیا ہوا؟ — عمران نے چونک کر پوچھا۔

عمران صاحب! — غضب ہو گیا — ڈاکہ ڈال کر چیف کنٹرولر
کے دفتر سے جیولری بیگ اٹھالیا گیا ہے — ابھی جویا کا فون آیا ہے
بلیک زیر نے شوش سے لہجے میں کہا۔

جیولری بیگ — اور چیف کنٹرولر کے دفتر سے — کیا یہاں
کرسی پر بیٹھے بیٹھے اب دن میں بھی خواب نظر آنے لگ گئے ہیں۔
عمران نے تلخ لہجے میں کہا۔

اوہ! — میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں — آپ کے جانے کے
بعد جویا کی کال آئی کہ ایک جیولری بیگ بحری کارگو کے ٹرانسپورٹ جہاز
پر نارن کے لئے بک کرایا گیا تھا۔ جہاز چلنے ہی والا تھا کہ جویا نے

اُسے چپک کر لیا — یہ بیگ نارن کی کسی فرنیچر انٹرپرائز کے نام
پر کرایا گیا تھا اور بک کرانے والی کمپنی نے نارن انٹرپرائز سے جویا
نے وہ بیگ واپس منگوانا چاہا تو آفیسر نہ مانا — لیکن جویا کی کال پر
چیف کنٹرولر آیا اور اس کے بعد وہ بیگ واپس منگوالیا گیا — لیکن
چیف کنٹرولر نے اُسے جویا کے حوالے کرنے سے صاف انکار کر دیا
اس کا کہنا تھا کہ جب تک بحریہ کا ایڈمرل خصوصی طور پر حکم نہ دے گا
بیگ انہیں نہیں دیا جاسکتا — البتہ اس نے یہ کہا کہ وہ بیگ
یہاں رکھنے کی بجائے اپنی ذاتی کسٹڈی میں رکھے گا — پھر
جویا نے مجھے کال کر کے صورت حال بتائی تو میں نے اُسے وہیں رکھنے
کے لئے کہا تاکہ میں ایڈمرل سے بات کر کے بیگ کی واپسی کے آرڈر
کراؤں — جویا کے ساتھ وہاں منتقلی تھا — میں نے
ایڈمرل سے رابطہ قائم کیا تو وہ جنگی مشقوں پر تھے۔ ایڈمرل کیا تقریباً تمام
آفیسران ہی مشقوں پر تھے — چنانچہ میں نے سرسلطان سے بات
کی تو سرسلطان نے کہا کہ وہ انتظامات کرتے ہیں — اور پھر تھوڑی
دیر بعد ان کا فون آیا کہ حکومت کی طرف سے خصوصی آرڈر کرا دیتے
گئے ہیں اور یہ تحریری آرڈر ابھی دانش منزل پہنچ جائیں گے — ابھی
چند لمحے پہلے یہ آرڈر پہنچے ہیں اور میں سوچ ہی رہا تھا کہ خود یہ آرڈر
لے کر وہاں جاؤں کہ جویا کا فون آگیا — اس نے بتایا ہے کہ وہ
کیفے میں موجود تھے کہ اچانک فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں — اور
جب وہ کیفے سے جو عمارت کی دوسری منزل پر ہے نیچے پہنچے تو
سیاہ رنگ کی ایک کار انتہائی تیز رفتاری سے شہر کی طرف جا رہی تھی۔

اب یہ محترمہ جو لیا صاحبہ کہاں ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے طنز یہ لہجے میں پوچھا۔

وہ وہیں گھاٹ پر ہے۔۔۔ میں صدف اور کیپٹن شکیل کو وہاں بھیجا جاتا تھا کہ آپ آگئے۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔
 "ٹھیک ہے۔۔۔ اب اس ماوام لوسیا کو واقعی سبق ملنا چاہیے۔ وہ بہت تیز جارہی ہے۔۔۔ اور اتنی رفتاری مجھے پسند نہیں آتی۔۔۔ میں گھاٹ پر جا رہا ہوں۔۔۔ تم صدف اور کیپٹن شکیل کو وہاں جانے کے آرڈر کر دو۔۔۔ عمران نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

چند لمحوں بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے گھاٹ کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ راستے میں پولیس کاروں نے جگہ جگہ پکننگ کر رکھی تھی۔ اور وہ کاروں کو چپک کر رہے تھے لیکن عمران نے سپیشل ایجنسی کا خصوصی کارڈ دکھا کر اپنے لئے راستہ بنالیا۔ آجکل اس نے یہ سہلہ کیا ہوا تھا کہ سپیشل ایجنسی کے خصوصی کارڈ خود بھی رکھے ہوئے تھے اور تمام ممبیز کو بھی سپلائی کر دیتے تھے۔ تاکہ پولیس اور دیگر حکمرانوں سے خواہ مخواہ کی جھک جھک سے نجات مل سکے۔ چنانچہ سپیشل ایجنسی کے یہی کارڈ اس کی کار کو اومکے کراتے ہوئے چکنگ سے آگے بڑھانے میں معاون ثابت ہوئے اور مقبوضہ دیر بعد عمران گھاٹ پر پہنچ گیا جہاں پولیس کاروں کے ساتھ ساتھ ایمبولینس اور بحریہ اور حکومت کے اعلیٰ ترین حکام اکٹھے تھے۔ زخمیوں کو ایمبولینسوں میں ہسپتال پہنچا دیا گیا تھا اور اب لاشوں کے فوٹو وغیرہ لے کر انہیں بھی پوسٹ مارٹم

اس کے پیچھے دو کاریں اور تھیں اور وہاں ہر طرف لاشیں ہی لاشیں کبھری ہوئی تھیں۔۔۔ چیف کنٹرولر اور اس کی سیکرٹری کو بھی گولی ماری گئی تھی اور وہ جیولری بیگ غائب تھا۔۔۔ جو لیلے نے مجھے فون کرنے سے پہلے پولیس کو الرٹ کیا اور پھر مجھے کال کیا۔۔۔ وہاں کے لوگوں کا بیان ہے کہ کوئی غیر ملکی عورت ایک غیر ملکی مرد کے ساتھ چیف کنٹرولر کے کمرے میں جاتی دکھائی اور اس کے بعد راہداری اور عمارت سے باہر خوفناک فائرنگ شروع ہو گئی۔۔۔ بلیک زیرو نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"مومنہ!۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ ماوام لوسیا خاصی تیز جا رہی ہے اور ہماری سیکرٹسروں اب واقعی زیر و ہوئی جا رہی ہے۔۔۔ عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔
 "عمران صاحب!۔۔۔ مجھے اس بات کی تو توقع ہی نہ تھی۔"

بلیک زیرو نے ندامت بھرے لہجے میں کہا۔
 "تم نے خود اس چیف کنٹرولر سے بات کرنی تھی۔۔۔ تمہیں ایڈمرل اور دوسرے لوگوں سے کہنے کی کیا ضرورت تھی؟۔۔۔ عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"میں نے جی لیا کی کال ملتے ہی پہلے اس سے بات کی تھی لیکن وہ انکسپور کے عہدے سے واقف ہی تھا۔۔۔ وہ ابھی کہیں باہر سے آیا ہے چند روز پہلے۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔
 "اوہ!۔۔۔ تو یہ بات ہے۔۔۔ ایسے عہدیداروں کو واقعی ختم ہوجانا چاہیے تھا۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

کرنے کے سامان کا تھیلہ اٹھاتے بڑے خوفزدہ انداز میں عمارت کی دیوار سے لگا کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر گہرے خوف و ہراس کے آثار نمایاں تھے۔

”بیٹے کیا بات ہے — تم اس قدر گھبرائے ہوئے کیوں ہو؟“
 عمران نے اس کے قریب جا کر اسے پیار سے پچکار تے ہوئے کہا۔ عمران کو اس لڑکے کے چہرے پر ایسے تاثرات نظر آئے تھے جیسے اس نے یہ سارا واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو۔

”وہ — وہ بڑے ظالم آدمی تھے — وہ یہاں کھڑے رہے اور انہوں نے اندھاؤھند گولیاں چلا کر سب کو مار ڈالا“ — لڑکا واقعی بے حد خوف زدہ تھا اور عمران کے پچکارنے پر اس نے ہچکیاں لے کے کمر ونا شروع کر دیا۔

”تم گھبراؤ نہیں — یہ نو دس روپے — باقی دن آرام کرنا“
 عمران نے جیب سے دس روپے نکال کر اس کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور لڑکے کے چہرے پر خوف کے آثار کے باوجود ہلکے سے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔ وہ خوف زدہ ہونے کے ساتھ ساتھ یقیناً اس لئے بھی پریشان تھا کہ ان حالات میں اب اسے آئندہ روزی کی کوئی امید باقی نہ رہی تھی۔

”بہت بہت شکریہ جناب! — ورنہ آج میری اندھی ماں اور مجھے دونوں کو بھوکا ہی سونا پڑتا“ — لڑکے نے ممنون سے لہجے میں کہا۔

”اوہ! — کہاں رہتے ہو تم —“ عمران نے چونک کر پوچھا۔

کے لئے ہسپتال بھیجا جا رہا تھا۔
 عمران نے ایک سائیڈ پر کار روکی اور چہرہ جیسے ہی کار سے باہر آیا اسے دور سے ایک طرف جویا اور صدیقی کھڑے نظر آ گئے۔
 عمران تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف بڑھ گیا۔
 ”صفدر اور کیپٹن شکیل نہیں پہنچے ابھی“ — عمران نے قریب جا کر کہا۔

”نہیں! — وہ ابھی نہیں آئے“ جولیانے جواب دیا۔
 ”تم نے کاروں کے رنگ — ماڈل اور نمبر تو دیکھے ہوں گے“ —

عمران نے پوچھا۔ اس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔
 ”ہاں! — میں نے ادھر کی کھڑکی سے دیکھا تھا — سیاہ رنگ کی کار تھی بالکل نئے ماڈل کی ماوتھ کار تھی — اس کے پیچھے دو ٹیوٹا کاریں تھیں — ایک براؤن رنگ کی اور دوسری ہلکے نیلے رنگ کی — لیکن ان کی نمبر پلیٹوں پر کوئی سیاہ سا مادہ لگا ہوا تھا۔ اس لئے نمبر صحیح نہیں پڑھے جاسکتے تھے“ — جولیانے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے صفدر اور کیپٹن شکیل بھی پہنچ گئے۔
 ”اس وقت ماہاری میں کوئی آدمی جو زندہ بچ گیا ہو“ — عمران

نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔
 ”نہیں! — انہوں نے اچانک مشین گنوں سے گولیوں کی بارش کر دی — ایک بھی نہیں بچا“ — جولیانے جواب دیا اور عمران سر ہلاتا ہوا ایک چھوٹے سے لڑکے کی طرف بڑھ گیا جو ہاتھ میں پالش

"پوش نگر میں ہماری جھونپڑی ہے جناب۔" لڑکے نے فوراً ہی جواب دیا۔

"تم روزانہ یہیں کام کرتے ہو۔" — عمران نے پوچھا۔
 "ہاں جی! — یہیں کام کرتا ہوں۔" لڑکے نے جواب دیا۔
 اب اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے آثار تھے۔

"کتنے آدمی تھے وہ — تم نے کیا دیکھا ہے — مجھے تفصیل سے بتاؤ۔" عمران نے اسے پچھارتے ہوئے کہا۔
 آپ پولیس کے آدمی تو نہیں ہیں؟ لڑکا ایک بار پھر گھبرا گیا۔

"ارے نہیں بیٹے! — میرا پولیس سے کوئی تعلق نہیں — میں تو بیمہ کمپنی کا آدمی ہوں — وہ لوگ جو مال لے گئے ہیں وہ ہماری کمپنی سے بیمہ شدہ تھا۔" عمران نے کہا اور لڑکا جو بیمہ کے متعلق کچھ جانتا تھا یا نہیں۔ البتہ اسے یقین ہو گیا تھا کہ عمران بہر حال پولیس میں نہیں ہے۔

جناب! — وہ چھ آدمی تھے — ادھر دو کاروں میں آکر کھڑے ہوئے — انہوں نے اوپر کوٹ پہن رکھے تھے۔ جب وہ آتے تھے تو سات تھے ایک ان کا لیڈر تھا اور اسے وہ لوگ زرکان کے نام سے پکار رہے تھے۔ سیاہ رنگ کی کار دوسری طرف سے آئی تھی جناب! — اور وہ لیڈر پہلے چلا گیا تھا۔ اور جناب! — میں اس زرکان کو جانتا ہوں۔ وہ بہت خطرناک اور ظالم بد معاش ہے۔ لڑکے نے پیکچر گھبراتے ہوئے انداز میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے جلدی سے منہ پر اس طرح ہاتھ

رکھ لیا جیسے یہ بات اسے نہ کرنی چاہیے تھی مگر اس کے منہ سے نکل گئی۔
 دیکھو! — گھبرانے کی ضرورت نہیں — اور یہ لو سو روپے یہ تم اپنی مال کو دینا — وہ تمہارے لئے گرم کپڑے خریدے گی۔
 عمران نے جیب سے سو روپے کا نوٹ نکال کر لڑکے کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"یہ — یہ نوٹ آپ مجھے دے رہے ہیں — مم — مم — مگر لڑکے کی حالت واقعی خراب ہو گئی تھی۔ شاید اسے قلعی یقین نہ آ رہا ہو کہ کوئی آدمی اتنی بڑی رقم اسے بھی دے سکتا ہے۔

ہاں! — یہ تمہارے لئے گرم کپڑوں کے لئے ہے — اچھا مجھے کان میں بتا دو کہ یہ زرکان کون ہے — اور تم اسے کیسے جانتے ہو؟ — عمران نے بڑے نرم اور میٹھے لہجے میں کہا۔

جناب! — یہ پوش نگر کے کوبرا کے پاس آتا ہے۔ کوبرا بہت بڑا بد معاش ہے جناب! — اس کا منشیات کا بہت بڑا اڈہ ہے — اور جناب! — جب یہ زرکان آتا ہے تو پھر پوش نگر کے کئی گھروں میں رونا پٹنا شروع ہو جاتا — کوبرا کے آدمی تین چار جوان لڑکیوں کو زبردستی اٹھا کے لے جاتے ہیں جناب! — میری مال کہتی ہے کہ یہ بہت ظالم لوگ ہیں۔" لڑکے نے آخر تک رک رک کر کہہ ہی دیا۔

"تم فکر نہ کرو — سب ٹھیک ہو جائے گا۔" شاباش! اب گھر جاؤ اور کسی سے کوئی بات نہ کرنا — عمران نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا اور پھر واپس مڑا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے

ہو۔۔۔ جولیانے چند لمحوں بعد کہا۔
 مجھے خیال آرہا ہے جولیا! کہ ہم لوگ اپنی جانیں بھینسی پر رکھ کر ملک کی سلامتی کے لئے بڑی بڑی تنظیموں سے لڑتے ہیں۔ لیکن جس ملک کی سلامتی کی خاطر ہم یہ سب کچھ کرتے ہیں اس ملک میں کوبرا جیسے غنڈوں کو کوئی کچھ نہیں کہتا جو ملک کے اندر منشیات پھیلا کر اور غریبوں کی عزتیں لوٹ کر اس ملک کی سلامتی کی جڑیں اندر ہی اندر سے کھوکھلی کرتے رہتے ہیں۔ اور اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ جن دنوں میں ہمارے پاس کوئی کام نہیں ہوگا۔۔۔ ان دنوں میں ہم ان لوگوں کی صفائی کا کام کریں گے۔۔۔ عمران نے چٹانوں جیسے لہجے میں کہا اور جولیا مسکرا دی۔ اس کی آنکھوں میں چمک سی اُبھر آئی تھی۔
 تم جیسے دوچار اور اس ملک میں پیدا ہو جائیں۔ تو میرا خیال ہے کہ یہاں اس قسم کے بد معاش ایک لمحہ بھی زندہ نہ رہیں۔۔۔ جولیا نے کہا۔

سیکریٹ سروس کا ہر ممبر مجھ جیسا ہے۔ بس صرف پٹری پر چڑھنے کی دیر ہے۔۔۔ عمران بدستور بخندہ تھا۔
 اور پھر اس وقت تک کار میں خاموشی رہی جب تک کار پوش نگر کی حدود میں داخل نہ ہو گئی۔ یہ بستی واقعی غریبوں کی بستی تھی ہر طرف دھول اڑ رہی تھی۔ جھونپڑیاں بغیر کسی پلاننگ اور ترتیب کے بنائی گئی تھیں۔ درمیانی گلیاں انتہائی گندی اور جگہ جگہ گندہ پانی پھیلا ہوا تھا۔ ان گلیوں میں ننگ دھڑنگ اور میلے کھیلے بچے مٹی سے ہی کھیلنے پھر رہے تھے۔

خاموش کھڑے تھے۔ ایک کلیو ملا ہے۔۔۔ ہمیں پوش نگر کے آؤ چلیں!۔۔۔ کوبرا کے اڑے میں جان ہے۔۔۔ عمران نے آگے بڑھتے ہوئے انتہائی بخندہ لہجے میں کہا۔

کوبرا!۔۔۔ وہ کون ہے۔۔۔ جولیانے چونک کر پوچھا۔
 ہے ایک دادا ناپ آدمی۔۔۔ عمران نے سر دھبے میں کہا۔
 اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اس بار اس کے ساتھ آئی تھی جب کہ باقی ساتھی اپنی اپنی کاروں کی طرف بڑھ گئے۔
 یہ اب تم ان تھوڑے کلاس ٹائپ غنڈوں کے پاس جاؤ گے۔۔۔ جولیانے سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
 تھوڑے کلاس!۔۔۔ یہ تم نے کیسے کہہ دیا۔۔۔ عمران نے بخندہ لہجے میں پوچھا۔

پوش نگر تو بہت غریب لوگوں کی بستی ہے۔ ظاہر ہے وہاں کا غنڈہ تھوڑے کلاس ہی ہوگا۔۔۔ جولیانے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔
 یہ تھوڑے کلاس نہیں ہیں۔ بلکہ ان کی کوئی کلاس ہی نہیں ہوتی۔ یہ ہمارے معاشرے کے وہ ناسور ہیں جنہیں تھوڑے کلاس کہہ کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔۔۔ عمران نے کہا اور جولیا خاموش ہو گئی۔
 عمران کی کار انتہائی تیز رفتاری سے شہر کے شمال میں بنی ہوئی بستی پوش نگر کی طرف اڑی جا رہی تھی۔ صدیقی اور صفدر کی کاریں اس کے پیچھے تھیں۔
 آخر کیا بات ہے۔۔۔ آج تم ضرورت سے کچھ زیادہ ہی بخندہ

”کو برا کا اڈہ کہاں ہے“ — عمران نے کار روک کر ایک بوڑھے سے پوچھا۔

”جج — جج — جناب! — آگے چلے جائیں۔ جو سب سے بڑی جھونپڑی نظر آتے اور اس کے اوپر سرخ رنگ کا جھنڈا ہے وہ کو برا کا اڈا ہے“ — اس بوڑھے نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا اور عمران نے شکریہ ادا کیا اور ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔ کھیتے ہوئے بچے کاروں کو راستہ دینے کے لئے ہٹ جاتے لیکن ان کے چہروں پر حیرت نہ تھی۔ اس لئے عمران سمجھ گیا کہ یہاں اکثر کاریں آتی جاتی رہتی ہوں گی اور اُسے معلوم تھا کہ یہ کاریں ان غریبوں کی بستی میں کیوں آتی جاتی ہیں اس لئے اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ کار تنگ سی گلی میں جیسے ہی ایک موٹر پر گھومی سامنے ایک خاصا کھلا میدان تھا جس کے ایک کنارے پر وہ بڑی سی جھونپڑی تھی جس پر سرخ رنگ کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ اس میدان میں چھ لمبے ٹنگے غنڈے نما نوجوان چست لباس پہنے ہوئے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے درمیان میں انہوں نے لکڑیوں کا الاؤ جلا رکھا تھا۔ کاروں کو دیکھتے ہی وہ سب بکھجنت اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ان کے چہروں پر حیرت کے آثار تھے۔

عمران نے کار ایک طرف روکی اور جولیا کو نیچے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے نیچے اتر آیا۔ صدیقی اور صفدر کی کاریں بھی ان کے پیچھے آکر رُک گئیں۔ اور پھر وہ سب اکٹھے ہی نیچے اترے۔ جولیا کو دیکھ کر ان لوگوں کے لبوں پر بڑی معنی خیز مسکراہٹ ابھر آئی۔ ظاہر ہے جولیا غیر ملکی

تھی اور غیر ملکی شائد اس اڈے کے کافی بڑے گاہک سمجھے جاتے ہوں گے۔ ”جی — ایک لمبے ٹنگے آدمی نے آگے بڑھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ گو اس نے لفظ تو جی کہا تھا لیکن اس کا لہجہ بید اکھڑ تھا۔ ”کو برا کہاں ہے“ — عمران نے بڑے سرد لہجے میں پوچھا۔ ”تم بتاؤ کیا بات ہے“ — میں نائب ہوں اور میرا نام ٹوٹی ہے۔“ اس آدمی کا لہجہ اور زیادہ اکھڑ ہو گیا۔ ”لمبا مال چاہیئے — کو برا سے بات ہو سکتی ہے“ — عمران نے جواب دیا۔

”کتنی“ — ٹوٹی نے چونک کر پوچھا۔

”کہا تو ہے کہ لمبا مال چاہیئے — اور سنو! وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔“ عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔ ”ٹھیک ہے۔“ آواز اندر — ٹوٹی نے کہا اور جھونپڑی کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اور باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے چلتے ہوئے جھونپڑی کی طرف بڑھ گئے۔

لیکن ابھی وہ سب جھونپڑی کے دروازے سے کچھ دور ہی تھے کہ دروازہ کھلا اور ایک سیاہ رنگ، خاصے ٹھوس جسم اور پیلے دانتوں والا کریمہ النظر آدمی باہر نکل آیا۔ اس کے جسم پر سرخ رنگ کی بنیان تھی اور نیچے اس نے جینز پہن رکھی تھی۔ بلیٹ کے ساتھ ہولسٹر میں ایک ریولور لٹک رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں واقعی سانپ جیسی چمک تھی۔ ”کیا بات ہے ٹوٹی! — کون ہیں یہ“ — آنے والے نے غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ جولیا پر تو اس کی

تم زرکان کو کب سے جانتے ہو؟ — عمران نے سر دلچے میں پوچھا۔

کیا — کیا مطلب! — میں زرکان کو دس برسوں سے جانتا ہوں — وہ اپنا دوست ہے — کوبرا نے حیران ہوتے ہوئے جواب دیا۔ ویسے اس کے چہرے پر پیدا ہونے والے تاثرات بتا رہے تھے کہ اسے عمران کے اس سوال پر حیرت ہوئی ہے۔

دیکھو کوبرا! — ہمارا کام بہت بڑا ہے — دس کروڑ ڈالر کا سودا ہو سکتا ہے — ہمیں زرکان کی ٹپ ملی اور پھر زرکان نے ہمیں تمہاری ٹپ دی — لیکن ہم پہلے پوری تسلی کر لینا چاہتے ہیں — زرکان کے متعلق کیونکہ وہ درمیان کا آدمی ہے — ہم صرف سودا کریں گے اور رقم دیں گے — مال زرکان نے پہنچانا ہے۔ اور زرکان کے متعلق ہمیں پوری معلومات نہیں ہیں — عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اوہ! — تو پھر پہلے اس کے متعلق معلومات حاصل کرنی چھتیں۔ پھر میرے پاس آنا تھا — کوبرا نے سخت اور اگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

ہمارے پاس وقت بے حد کم ہے — اور تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ تم بھروسے کے آدمی ہو — اس لئے ہم تمہاری بات پر مطمئن ہو جائیں گے — اور ابھی اسی وقت سودا کر کے رقم دیکر واپس چلے جائیں گے۔ مال ہمیں ایک ہفتے بعد چاہیئے — عمران نے محسوس لہجے میں کہا۔

میں اور میں جو لیا نا اندر جائیں گے — تم یہیں باہر رہو — عمران نے دروازے پر مڑ کر صدیقی، صفدر اور کیپٹن شکیل سے کہا اور ساتھ ہی اس نے آنکھ دبا کر مخصوص اشارہ بھی کر دیا اور وہ تینوں سر ہلاتے ہوئے وہیں رُک گئے۔

جھوٹری خاصی کشادہ تھی اس کے کئی حصے تھے۔ ایک کشادہ حصے میں کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔

ہاں بولو — کونسا مال چاہیئے — اور کتنا —؟ کوبرا نے انہیں کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

نظریں جیسے چمک کر رہ گئی تھیں اور آنکھوں میں موجود شیطانی چمک اور بڑھ گئی تھی۔

تم کو برا ہو — عمران نے سر دلچے میں پوچھا۔

ہاں! — میں کو برا ہوں — بولو کون لوگ ہو تم — اس نے قریب آتے ہوئے بڑے مغزورانہ لہجے میں کہا۔

ہمیں زرکان نے بھیجا ہے تمہارے پاس — عمران نے کہا۔

اوہ! — اچھا بولو کیا بات ہے —؟ کوبرا نے چونک کر جواب دیا۔

لبا مال لینا ہے — اندر چلو — عمران نے کہا اور کوبرا نے سر ہلا دیا۔ زرکان کے حوالے نے اس کے لہجے میں موجود بے اعتباری کو جھلکیاں غائب کر دی تھیں اور وہ اب نارمل نظر آ رہا تھا۔

ہاں چلو — کوبرا نے کہا اور پھر وہ انہیں لئے ہوئے جھوٹری داخل ہو گیا۔

میں اور میں جو لیا نا اندر جائیں گے — تم یہیں باہر رہو — عمران نے دروازے پر مڑ کر صدیقی، صفدر اور کیپٹن شکیل سے کہا اور ساتھ ہی اس نے آنکھ دبا کر مخصوص اشارہ بھی کر دیا اور وہ تینوں سر ہلاتے ہوئے وہیں رُک گئے۔

جھوٹری خاصی کشادہ تھی اس کے کئی حصے تھے۔ ایک کشادہ حصے میں کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔

ہاں بولو — کونسا مال چاہیئے — اور کتنا —؟ کوبرا نے انہیں کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ہاں بولو — کونسا مال چاہیئے — اور کتنا —؟ کوبرا نے انہیں کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ان غریبوں میں تقسیم کر دوں جن کی عزتوں سے تم کھیلتے رہتے ہو۔
 عمران کا لہجہ یکجہت غراہٹ آمیز ہو گیا۔

کیا۔ تم کیا بولتے ہو۔ تمہاری یہ جرات کہ کوبرا کے سامنے
 ایسی بات بولو۔ میں تو زرکان کی وجہ سے چٹپ تھا۔ کوبرا
 نے یکجہت اچھل کر ہولسٹر سے ریوالتور نکالتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے
 لمحے دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی ریوالتور اس کے ہاتھ سے نکل کر دور
 جاگرا۔ ابھی دھماکے کی گونج ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ باہر بھی فائرنگ کی تیز
 آوازیں اور انسانی پھینوں کی آوازیں سنائی دیں۔ عمران کے ریوالتور سے
 نکلنے والی گولی نے صرف کوبرا کا ریوالتور اٹھا دیا تھا۔ لیکن کوبرا خاصا تیز ثابت
 ہوا۔ اس نے ریوالتور ہاتھ سے نکلنے ہی یکجہت اچھل کر عمران پر چھلانگ
 لگائی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بڑی طرح چھینٹا ہوا پشت کے بل فرش
 پر جاگرا۔ عمران نے اپنی طرف آتے ہوئے کوبرا کے سینے پر پس
 ہاتھ سے تھپکی دی تھی۔

جاؤ میرے پاس وقت نہیں ہے۔ اور تم نے بہر حال مجھ پر حملہ
 کر کے اس کا جواز پیدا کر لیا ہے۔ عمران نے عزالتے ہوئے
 کہا اور اس کے ساتھ ہی جھونپٹری دھماکوں اور کوبرا کے حلق سے نکلنے
 والی چیخوں سے گونج اٹھی۔

کوبرا گولیاں کھا کر بڑی طرح پھٹک رہا تھا۔ لیکن عمران مسلسل ڈرگے
 دبائے چلا جا رہا تھا۔ اس کا چہرہ چٹانوں سے بھی زیادہ سخت ہو چکا
 تھا۔ جولیائے جسم میں اس کا چہرہ دیکھ کر ہی سردی کی تیز لہریں سی
 دوڑنے لگیں۔ اور پھر آخری گولی عمران نے پھٹکتے ہوئے کوبرا کی کپٹی

تم فکر نہ کرو۔ زرکان بہت بھروسے کا آدمی ہے۔ بہت
 بڑا آدمی ہے۔ تم خود سوچو کہ جو آدمی چار جوئے خانوں کا مالک ہو
 وہ کم حیثیت کا نہیں ہو سکتا۔ اور پھر اس کا کلب بھی ہے۔
 ہاؤسڈ کلب۔ لیکن یہ اور بات ہے کہ وہ اس کلب کا مالک ہونے
 کے باوجود وہاں نہیں جاتا۔ وہ جوئے خانوں میں رہتا ہے۔ اور
 زرکان تو اس کا اصل نام ہے۔ ورنہ سارے لوگ اُسے ریڈ وولف کے
 نام سے جانتے ہیں۔ بولو اب بات سمجھ میں آئی۔ کوبرا نے
 جواب دیا۔

ہاں۔ بالکل ایسا آدمی واقعی بھروسے کے قابل ہوگا۔ لیکن
 ہمیں تو بتایا گیا تھا کہ وہ کلب میں ہی رہتا ہے۔ عمران نے
 سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ارے نہیں۔ غلط بتایا گیا ہے۔ وہ تو ڈراگون کلب کے
 نیچے اپنے جوئے خانے میں ہوتا ہے۔ کوبرا نے جواب دیا۔

اگر ہم یہاں سے واپس جا کر اُسے سوڑے کی اطلاع دینا چاہیں
 تو وہاں بل جاتے گا۔ عمران نے کہا اور اس کا ہاتھ کوٹ کی
 جیب میں پہنچ گیا۔

بالکل بل جائے گا۔ اور اگر کہیں گیا ہوگا تو وہیں واپس آئے
 گا۔ وہ ریڈ وولف کا اصل اڈہ ہے۔ لیکن اب بولو کو نسا
 مال اور کتنا چاہیے۔ کوبرا نے اس بار قدرے آگتائے ہوئے
 لہجے میں کہا۔

تمہاری اپنی جان کی قیمت بتاؤ۔ تاکہ میں وہ قیمت یہاں کے

پر ماری اور کوبرا کی کھوپڑی ریزوں میں تقسیم ہو گئی۔

”آؤ جویا! — اس درندے کا یہی انجام ہوتا تھا — اگر میرے پاس وقت ہوتا تو میں اس کی ایک ایک ہڈی توڑ دیتا —“ عمران نے کہا اور تیزی سے جھونپڑی سے باہر آیا تو کوبرا کے ساتھی زمین پر لاشوں کی صورت میں پڑے تھے اور اس کے ساتھی ریوالور لئے پھیل کر پڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ لوگ اب کہیں نظر نہ آ رہے تھے۔ شاید وہ سب خوف کے مارے چھپ گئے تھے۔

”چلو —“ عمران نے کہا اور پھر وہ بھاگتا ہوا اپنی کار میں بیٹھا اور پھر جویا کے بٹھتے ہی اس نے گاڑ آگے بڑھا دی۔ اس کی کار آگے بڑھتے ہی اس کے ساتھی بھی دوڑتے ہوئے کاروں میں سوار ہوئے اور پھر تینوں کاریں آندھی اور طوفان کی طرح دوڑتی ہوئی بستی سے باہر جلنے والی سڑک پر بڑھنے لگیں۔ اس وقت گلی بالکل سنان ہو چکی تھی۔ نیچے تک جھونپڑیوں میں دبک گئے تھے۔ شاید پوری بستی پر دہشت کا سایہ ہو گیا تھا۔ اور عمران اس کی وجہ جانتا تھا۔

”بستی سے باہر نکلتے ہی عمران نے کار کا رخ اس سڑک کی طرف موڑ دیا جہر ڈراگون کلب تھا۔

”تم نے بڑے طریقے سے معلومات حاصل کر لیں — ورنہ میرا تو خیال تھا کہ اس کوبرا کی اچھی خاصی پٹائی کرنی پڑے گی —“ جویا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وقت نہیں تھا — اور ایسے لوگوں سے کچھ پوچھنے کے لئے خاصی درد سہی چاہیے تھی —“ عمران نے جواب دیا اور جویا نے سر

ہلا دیا۔

کاریں مختلف چوکوں سے گذرتی ہوئی تھوڑی دیر بعد ڈراگون کلب کے سامنے پہنچ گئیں۔ اور عمران نے کار ایک طرف روکی اور پھر نیچے اترنے سے پہلے اس نے سیٹ کے نیچے موجود خزانے سے ایک اور ریوالور نکال کر جیب میں ڈال لیا۔ اور باہر نکل آیا۔ پھر اس نے جویا سمیت سب ساتھیوں کو کاروں میں ہی رکنے کا کہا اور خود اکیلا تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھ گیا۔ کلب میں زیر زمین دنیا کے افراد کا خاصا رش تھا۔ عمران سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھا۔

”سنو! — کسی کو پتہ نہ چلے۔ ہمیں مادام لوسیا نے بھیجا ہے۔“ زیر کان کو یہاں باہر خاموشی سے بلوالو — انتہائی اہم مسئلے کے حوالے کے لئے سلور ہینڈلر — عمران نے کاؤنٹر میں سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ اچھا —“ کاؤنٹر کلرک نے بڑی طرح چمکتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کاؤنٹر کے نیچے رکھا ہوا انٹرکام اٹھایا اور اس کا رسیور اٹھا کر ایک نمبر دیا۔

”لیں —“ دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔ ”باس! — میں کلب کاؤنٹر سے بول رہا ہوں —“ مادام لوسیا کے آدمی آئے ہیں — انہوں نے حوالے کے لئے سلور ہینڈلر کہا ہے۔ وہ کوئی اہم ترین مسئلہ پر بات کرنا چاہتے ہیں — انہوں نے کہا ہے کہ کسی کو پتہ نہ چلے اور آپ یہاں آجائیں — یہ ضروری ہے۔“ کاؤنٹر کلرک نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

بھی چھپانا چاہتا ہو۔

”ادہ! — مگر تم — میں نے پہلے تو تمہیں نہیں دیکھا۔“
 زردکان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا: لیکن اس کے قدم ہیرونی دروازے
 کی طرف بڑھ گئے تھے۔

عمران نے جان بوجھ کر اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ البتہ اس
 نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے اس بات کا جواب اسے مادام ہی دے گی۔
 بال سے باہر نکل کر عمران نے اپنی کار کی طرف اشارہ کیا جس کی
 سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی نظر آرہی تھی۔

”یہ تو — زردکان کے لہجے میں یقین نہ آنے والی حیرت تھی۔
 ”تم جا کر پوچھ لو“ — عمران نے سر دھلبے میں کہا اور پھر جیسے ہی
 زردکان کار کے قریب پہنچا، عمران نے جلدی سے آگے بڑھ کر کچھ
 دروازہ اس طرح کھول دیا جیسے وہ چاہتا ہو کہ زردکان کار کے اندر بیٹھ
 کر بات کرے۔

”لیکن میں — زردکان کا دماغ شاید ابھی تک اپنے آپ کی حقیقت
 سے ایڈجسٹ نہ کر سکا تھا کہ عمران کا ہاتھ کیلخت حرکت میں آیا اور اس کے
 ساتھ ہی زردکان یوں اچھل کر اندر سیٹ پر جا گرا جیسے عمران نے کسی
 آدمی کی بجائے کسی گیند کو اندر اچھالا ہو۔ اور عمران بھی اندر ساتھ ہی گھس
 گیا۔ دوسرے لمحے زردکان کا سر ٹنکرایا اور وہ ابھی سیدھا بھی نہ ہو پایا تھا
 کہ عمران کا ہاتھ ایک بار پھر کسی گھوٹنے کی صورت میں آگے بڑھا اور
 اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ٹپک پوری قوت سے زردکان کی کپٹنی پر پڑا اور
 سیدھا ہوتا ہوا زردکان کیلخت واپس گرا اور ساتھ ہی اس کا جسم کیلخت

”کتنے آدمی ہیں —“ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے
 میں کہا گیا اور جواب میں کاؤنٹر کلرک نے بتایا کہ آلے والا اکیلا ہے۔
 ”مجھے ریور دو“ — عمران نے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر ریور
 کاؤنٹر کلرک کے ہاتھوں سے جھپٹ لیا۔

”ہیلو زردکان! — میں بوکاٹ بول رہا ہوں — مادام کا انتہائی
 اہم پیغام ہے — چیف باس کا مسئلہ ہے — جلدی سے باہر آ جاؤ۔
 یہ بات فون پر نہیں ہو سکتی — نہیں تو مادام تمہیں خود کال کر لیتیں —
 اور سنو! — مادام کو کال بھی نہ کرنا — میں نے بتایا ہے کہ چیف باس کا
 مسئلہ ہے — جلدی آ جاؤ — ہری آپ —“ عمران نے انتہائی
 سنجیدہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی ریور کرڈیل پر رکھ دیا۔ اس نے داؤ کو کھیل
 تھا لیکن اب وہ اس کا نتیجہ دیکھنا چاہتا تھا۔ اس کی کوشش تھی کہ یہاں
 لمبا ہنگامہ کھڑا کرنے کی بجائے کسی طرح اکیلا زردکان ہاتھ آجائے تو کام
 جلدی ہو سکتا ہے۔

اور پھر شاید اس کے حوالے درست ثابت ہوئے۔ کیونکہ تھوڑی دیر
 بعد کاؤنٹر کی سائیڈ راہداری سے ایک نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا ہال کی طرف
 پہنچا۔ اور عمران اس کے آنے کے انداز سے ہی سمجھ گیا کہ یہی زردکان ہوگا۔
 ”کون ہے“ — اس نے کاؤنٹر کلرک سے کہا اور کاؤنٹر کلرک نے
 عمران کی طرف اشارہ کر دیا۔

”زردکان! — باہر کار میں مادام خود موجود ہیں — خاموشی سے باہر
 آ جاؤ“ — عمران نے بڑے پراسرار انداز میں سرگوشی کرتے ہوئے
 کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ جیسے وہ مادام کی موجودگی کی بات کاؤنٹر کلرک سے

گئی۔ وہ خود ہی کھڑکی کھول کر باہر آیا تھا جب وہ ٹائیگ کے ساتھ جنگل کے لئے آیا تھا۔ اور تب سے یہ کھڑکی کھلی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کے بعد ابھی تک فارم ہاؤس میں کوئی نہیں آیا۔ عمران نے اندر داخل ہو کر پھاٹک کھولا اور پھر باہر آگیا۔

”تم لوگ ادھر ادھر ہو کر نگراں کرو گے“ عمران نے اونچی آواز میں اپنے ساتھیوں سے کہا اور خود کار میں بیٹھ کر کار اندر لیتا گیا برآمدے کے سامنے کار روک کر وہ نیچے اترا۔ اس بار جولیا بھی نیچے آگئی۔

”پھاٹک کے پٹ بھیڑ دو۔“ لاک کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں اسے اندر لے جاتا ہوں“ عمران نے جولیا سے کہا اور پھر ٹھیک کر اس نے کچھلی سیٹ پر بیہوش پڑے ہوئے زرکان کو باہر گھسیٹا اور اسے اٹھا کر کاندھے پر لا دیا۔ جولیا پھاٹک کی طرف بڑھ گئی تھی۔

عمران بیہوش زرکان کو اٹھاتے ایک بڑے کمرے میں آگیا۔ اس نے زرکان کو ایک کمری پر بٹھایا اور پھر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اور پھر اسے ایک کونے میں پڑی ہوئی رسی کا ڈھیر نظر آگیا۔ وہ تیزی سے ادھر بڑھا اور اس نے پہلے رسی کی مدد سے زرکان کے ہاتھ لپٹت پر کر کے اس کی کھائیاں باندھیں اور پھر اس کے جسم کو کمری سے اچھی طرح باندھ کر اس نے باقی رسی اس کے پیروں کو بھی باندھ دیا۔ جولیا اس دوران واپس آچکی تھی۔

”لبے تشدد کا منصوبہ ہے۔“ جولیا نے خشک لہجے میں کہا۔
”نہیں۔“ منصوبہ تو مختصر ہے۔ لیکن نجانے اس زرکان کی طبیعت کیسی ہے۔ اس لئے احتیاط میں نے اسے باندھ دیا ہے۔“ عمران

بے حس و حرکت ہو گیا۔
”اس کا خیال رکھنا۔“ عمران نے باہر نکلتے ہوئے جولیا سے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔ جولیا نے پہلے ہی ریوالور نکال لیا تھا اور وہ پیچھے کی طرف منظر گئی تھی۔

عمران نے باہر نکل کر دروازہ بند کیا اور پھر وہ گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر آیا اور دوسرے لمحے اس کی کار تیزی سے گھوم کر سڑک پر چڑھی اور آگے بڑھتی گئی۔

زرکان کچھلی سیٹ پر آڑے ترچھے انداز میں بیہوش پڑا ہوا تھا۔ یہ عمران کی ہی ذہانت تھی کہ وہ اس قدر نجوم میں سے زرکان کو اس طرح اغوا کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا کہ کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہوتی تھی۔
”اب اسے کہاں لے جاتا ہے۔“ جولیا نے پوچھا۔

”دیکھتی جاؤ۔“ عمران نے جواب دیا اور پھر اگلے چوک سے اس نے کار دائیں طرف جانے والی سڑک پر موڑ دی۔ یہ وہی سڑک تھی جس پر جگمگ کا فارم ہاؤس تھا۔ اور پھر سائیڈ روڈ سے بڑھتے ہوئے اس کی کار فارم ہاؤس تک پہنچ گئی۔

عمران نے کار روکی اور نیچے اتر کر وہ دوڑتا ہوا فارم ہاؤس کی طرف بڑھا۔ فارم ہاؤس کا پھاٹک بند تھا۔ عمران کو یقین تھا کہ ابھی یہ فارم ہاؤس خالی ہی پڑا ہوگا اس لئے وہ زرکان کو یہیں لے آیا تھا۔ لیکن پھر بھی احتیاطاً اس نے کال بل کا بٹن دبا دیا۔ اندر کہیں گھنٹی بجنے کی آواز نہ سنانی دی لیکن کوئی رد عمل نہ ہوا تو عمران نے آگے بڑھ کر پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کو دبایا تو وہ کھل گئی۔ اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ شگ

دے کر اس کا پیچہ کھولا جیسے گولیوں کی تعداد چیک کر رہا ہو۔ اور پھر پیچہ بند کر کے اس نے بڑے سرد مہرے انداز میں ریوالور کی نال زرکان کی دونوں آنکھوں کے درمیانی جگہ پر رکھی اور زرکان کی آنکھیں تیزی سے پھٹنے لگیں۔

”ٹھہرو۔ ٹھہرو۔ میں جانتا ہوں“۔ زرکان کا اعتماد جواب دے گیا تھا۔

”چلو ٹھہر گیا۔ اب بتاؤ اس کا پتہ“۔ عمران کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سرد ہو گیا۔

”مجھے پتہ معلوم نہیں۔ وہ بس مجھے فون کرتی ہیں“۔ زرکان ایک بار پھر سنبھل گیا تھا۔

”اگر تم اپنے ساتھی پوش نگر کے کوبرا اور اس کے چھ ساتھیوں کی تلاش دیکھ لیتے تو شاید سچ بولنے کا فیصلہ کر لیتے۔ لیکن اب مجھے پھر ایک سو چالیس گولیاں تمہارے جسم میں ڈالنا پڑیں گی۔ دراصل میرا مسئلہ ہے کہ میں جب کسی کو مارتا ہوں تو ایک سو چالیس گولیوں سے کم پر راضی نہیں ہوتا۔ اور تم خود سوچو کہ ایک سو چالیس گولی کھا کر آدمی ہلاک ہوتا ہے تو ایک سو آٹالیس گولیوں سے اس کے جسم کا کیا حشر ہوگا“۔ عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

جب میں جانتا ہی نہیں ہوں تو۔۔۔ زرکان نے کہا ہی تھا کہ عمران نے فریگر دبا دیا اور زرکان کے حلق سے چیخ نکلی۔ گولی اس کے بازو پر پڑی تھی۔

”ابھی سے۔۔۔ ابھی تو گنتی شروع ہوئی ہے“۔ عمران نے

نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ گھوما اور دوسرے لمحے کمرہ چٹاخ کی زوردار آواز سے گونج اٹھا۔ عمران کا بھرپور تھپڑ زرکان کے چہرے پر پڑا تھا۔ پہلے تھپڑ کی گونج ابھی ختم نہ ہوئی تھی کہ عمران نے دوسرا تھپڑ جڑ دیا اور اس بار زرکان کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس کے ہونٹوں کے کونوں سے خون کی پتی سی لکیر بہہ نکلی تھی۔

”کک۔ کک۔ کک۔ کون ہو تم“۔ زرکان نے ہوش میں آتے ہی متوحش نظروں سے عمران اور جولیا کے ساتھ ساتھ کمرے اور اپنے بندھے ہوئے جسم کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”عزرائیل کا نمائندہ۔۔۔ جانتے ہو عزرائیل کون ہے؟“۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”یہ تم مجھے کہاں لے آئے ہو۔۔۔ اور وہ مادام!۔۔۔ اوہ! تم نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔“۔ زرکان نے ہونٹ جھینپتے ہوئے کہا۔ اب اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر سنبھل گیا ہے اور اس کے اتنی جلد سنبھل جانے سے ہی عمران سمجھ گیا کہ وہ خاصا سخت آدمی ثابت ہوگا۔

”سنو زرکان!۔۔۔ مجھے مادام لوسیا کی رہائش گاہ کا پتہ چاہیے۔“۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

”مادام لوسیا!۔۔۔ میں تو نہیں جانتا کسی مادام لوسیا کو۔“۔ زرکان نے ہونٹ جھینپتے ہوئے جواب دیا۔

”کوئی بات نہیں۔ اگر تم نہیں جانتے تو پھر تم ہمارے لئے فضول ہو۔ اور میں وقت ضائع کرنے کا عادی نہیں ہوں“۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس نے ریوالور سیدھا کیا دوسرے ہاتھ سے جھٹکا

کہا اور دوسری گولی زرکان کی کھاتی پر پڑی۔ اور پھر واقعی عمران پر جیسے وحشت کا دورہ سا پڑ گیا ہو۔ وہ ایک قطار کی صورت میں بازو پر گولیاں برسائے جا رہا تھا۔ اور زرکان بیہوش بھی ہوا لیکن اگلی ہی گولی اسے پھر ہوش میں لے آئی۔ اور پھر جب آٹھویں گولی ران میں لگی تو زرکان بُری طرح چیخ پڑا۔ اس کا پورا جسم پسینے میں ڈوب گیا تھا۔

بب بتاتا ہوں۔ جیسے جیسے کالونی۔ کو بھی نمبر بتائیں۔ زرکان نے ہدایتی انداز میں چھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اگلی گولی نے اس کی پیشانی میں سوراخ کر دیا۔ اور عمران ایک جھٹکے سے واپس مڑا اور دروازے کی طرف اس طرح بڑھ گیا جیسے اس نے کسی انسان پر نشانہ بازی کرنے کی بجائے کسی ریت کی بوری پر فائرنگ کی ہو۔ اس کا چہرہ اس قدر سخت تھا کہ بولیا کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا تھا کہ یہ عمران کا ہی چہرہ ہے۔ اس نے بے اختیار جھرجھری لی اور عمران کے پیچھے دروازے کی طرف مڑ گئی۔

عمران نے فارم ہاؤس سے نکل کر مخصوص انداز میں مارن دیا تو فارم کی دونوں سائیڈوں پر چھپی ہوئی کاریں آگے بڑھ آئیں اور عمران انہیں اپنے پیچھے آگے کا اشارہ کرتا ہوا کار کو آگے بڑھالے گیا۔

”تم نے واقعی حیرت انگیز ذہانت سے سارا منصوبہ مکمل کر لیا ہے لوسیا۔“
صوفیہ نما کر سی پر بیٹھے ہوئے بھاری جسم کے غیر ملکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تھینک یو باس!۔“ ویسے یہ ملک انتہائی لسماندہ ہے اور یہاں کے لوگ انتہائی احمق ہیں۔ اس لئے مجھے کسی دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔“
سلمنے کر سی پر بیٹھی ہوئی لوسیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ چھپت باس تھوڑی دیر پہلے ہی پہنچا تھا۔ وہ چونکہ خصوصی چارٹرڈ طیارے سے آیا تھا اس لئے وہ جلد پہنچ گیا تھا۔ جب کہ جس ٹیم کو وہ ساتھ لے کر آ رہا تھا وہ عام جہاز سے آ رہے تھے۔ اور ان کے یہاں پہنچنے میں ابھی چھ گھنٹے رہتے تھے۔

”وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے تو پھر نظر نہیں آتے۔“
”ہاں۔“
”وہ مسکراتے ہوئے پوچھا۔“

”نہیں باس! — میرا خیال ہے کہ میرے سنٹر اور گروپ کا خاتمہ کر دینے کے بعد وہ خاموش ہو گئے ہیں۔ — ویسے بھی وہ کسی صورت ہم تک نہیں پہنچ سکتے۔ — ہم نے کام ہی ایسا کیا ہے۔ — سب کچھ تو تالوفی طریقے سے ہوا ہے۔ — البتہ یہ سپیشل ایجنسی والی بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔ — آخر وہ جیولری کیوں حاصل کرنا چاہتے تھے؟ —“

لوہیا نے کہا۔
”ہو سکتا ہے انہیں کہیں سے مخبری ہو گئی ہو۔ — میرا خیال ہے کہ ٹن تھاؤزینڈ پر چھاپہ بھی اسی پکر میں پڑا ہو گا اور وہیں سے انہیں جیولری کے بارے میں علم ہوا ہو گا۔“ — چیف باس نے کہا۔
”ہو سکتا ہے باس! — ویسے اب ہمیں فی ٹو کو کسی اور شکل میں باہر نکالنا ہو گا۔ — اب یہ جیولری والا سلسلہ غلط ہو گیا ہے۔“ — لوہیا نے کہا۔

”ہاں! — لیکن تم فکر نہ کرو۔ — اب فی ٹو مکمل طور پر شروع سے ہمارے ماتھے آگیا ہے اس لئے اب یہ کوئی پرابلم نہیں ہے۔ پہلے چونکہ ہمیں صرف جیولری کی شپ میں ہی یہ مل سکتا تھا اس لئے یہ سلسلہ ہی اپنا پڑا۔ — میں نے پوری پلاننگ سیٹ کر لی ہے۔“ — چیف باس نے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا، سائینڈ میز پر پڑا ہوا ٹیلیفون بج اٹھا اور لوہیا چونک کر اٹھی اور اس نے میز کے قریب جا کر رسیور اٹھا لیا۔

”لیں! —“ — ماہم لوہیا نے جان بوجھ کر اپنا نام نہ بتایا۔
”میں زردکان کا نمبر ٹوریلگر بول رہا ہوں۔ — ماہم لوہیا سے بات

”راہیں! —“ — دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا۔
”لیں! — میں لوہیا بول رہی ہوں۔ — زردکان کہاں ہے؟“ —
”ماہم لوہیا نے اس بار خاصے سخت لہجے میں کہا۔

”ماہم! — میں نے اسی لئے کال کی ہے۔ — باس زردکان کے خانے میں تھے کہ انہیں کاؤنٹر سے ایک کال ملی اور وہ کسی کو بتاتے ہوئے باہر چلے گئے۔ — جب وہ کافی دیر تک واپس نہ لوٹے تو میں نے کاؤنٹر کلرک سے معلوم کیا تو اس نے بتایا کہ ایک مقامی آدمی آیا تھا اس نے ماہم لوہیا کا حوالہ دے کر باس کو باہر بلا دیا تھا اور باس اس کے ساتھ چلے گئے ہیں۔ — کاؤنٹر کلرک نے یہ بھی بتایا کہ باس اسے پہچانتے نہ تھے تو میں چونک پڑا اور پھر میں نے باہر آکر معلومات کیں تو مجھے ایک مثال والے نے بتایا کہ مین کاریں آتی تھیں۔ — جن میں سے ایک کاریں ایک غیر ملکی لڑکی بیٹھی تھی۔ — جب کہ باقی دو کاریں میں مقامی آدمی تھے۔ — اور باس زردکان کو اس لڑکی والی کار کی چھٹی سیٹ پر اس طرح بٹھایا گیا جیسے زبردستی کی گئی ہو۔ — اور پھر ایں واپس چلی گئیں۔ — چنانچہ میں نے سوچا کہ آپ کو کال کر لوں!۔“ — لیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ! —“ — یہ کہے ہو سکتا ہے۔ — میں نے اگر زردکان سے بات کرنی ہوتی تو میں فون بھی کر سکتی تھی۔ — تم فوراً معلوم کرو کہ زردکان کہاں ہے۔“ — ماہم لوہیا نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جلدی سے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر زلزلے کے سے آثار تھے۔

والی کوٹھی بھی ہمارے پاس ہے۔ ہم خفیہ راستے سے اُدھر منتقل ہو سکتے ہیں۔ رابرٹ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔
تمہارے پاس زیر دریز گن تو ہے۔ تم نے بتایا تھا مجھے۔
لوسیانے کہا۔

اوہ لیس مادم!۔ زیر دریز گن ہے اور نہ صرف ایک ہے بلکہ دس ریز گنیں ہیں ہمارے پاس۔ رابرٹ نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے۔ جلدی سے مجھے اور چیف باس کو ساتھ والی کوٹھی میں شفٹ کرو۔ اور پھر وہ ریز گنیں ہمیں لا دو۔ جلدی فوراً۔ لوسیانے چیتے ہوئے کہا۔

لیس مادم!۔ آیتے۔ رابرٹ نے کہا اور پھر تیزی سے ایک طرف کو مڑا۔

رسک لینے کی ضرورت نہیں ہے لوسیانے۔ چیف باس نے کہا۔

اوہ نہیں باس!۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ لوسیا کے لئے کوئی رسک نہیں ہو سکتا۔ آیتے۔ لوسیانے مکرانے ہوئے جواب دیا۔

اور پھر چیف باس اور مادم لوسیا دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے رابرٹ کے پیچھے دوڑتے ہوئے ایک راہداری میں آئے۔ راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ رابرٹ نے دروازہ کھولا تو سامنے سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دیں۔ سیڑھیاں اتر کر وہ سب ایک تہہ خانے میں پہنچے۔

کیا بات ہے۔ چیف باس بھی لوسیا کی بات سن کر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

میرا خیال ہے کہ زرکان کو زبردستی اغوا کیا گیا ہے۔ اور اغوا کرنے والے مقامی اور غیر ملکی رٹکی ہے۔ لیکن کون ایسا کر سکتا ہے۔ لوسیانے مونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

اوہ!۔ اوہ!۔ یہ یقیناً اس سپیشل ایجنسی کا کام ہو گا۔ انہوں نے وہاں گھاٹ پر کوئی آدمی لازماً ڈھونڈ نکالا ہو گا جو زرکان کو جانتا ہو گا۔ آخر زرکان یہاں کا مقامی آدمی ہے۔ اور اب وہ لوگ یقیناً اس سے تمہارا پتہ معلوم کریں گے۔ تمہیں خیال رکھنا چاہیے تھا۔ مقامی آدمیوں کا میک اپ کر لینا چاہیے تھا۔ اور سنو۔ جسے اب فوراً یہ جگہ چھوڑ دینا چاہیے۔ ابھی اور اسی وقت۔ چیف باس نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں باس!۔ لیکن مجھے معلوم ہونا چاہیے کہ یہ کون لوگ ہیں۔ لوسیانے کہا اور پھر جلدی سے اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک ہٹن دبا دیا۔

لیس۔ دوسرے لمحے دروازے پر رابرٹ نمودار ہو گیا۔ رابرٹ!۔ ہماری اس کوٹھی پر کسی بھی لمحے ریڈ ہو سکتا ہے۔

اور میں چاہتی ہوں کہ ریڈ کرنے والے پنج کر نہ جائیں۔ ایک بھی پنج کر نہ جائے۔ میں اپنے تحفظ کے ساتھ ساتھ انہیں زندہ گرفتار کرنا چاہتی ہوں۔ لوسیانے تیز لہجے میں کہا۔

اوہ مادم!۔ زندہ والی بات تو شاید ممکن نہ ہو۔ البتہ ساتھ

آخر تم پر رسک کیوں لینا چاہتی ہو؟ — چیف باس نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

آپ بے فکر رہیں باس! — میں نے یہاں کے لوگوں کو چیک کر لیا ہے۔ وہ بالکل ہی اخق لوگ ہیں۔ میں ان کا تماشہ دیکھنا چاہتی ہوں۔ ویسے بھی اگر انہیں ٹریپ نہ کیا گیا اور کوٹھی خالی ہوتی تو پھر وہ لوگ مستقل ہمارے چمچے لگے رہیں گے اور ہمارا سارا پروگرام ہی گڑبڑ ہو جائے گا۔ — لوسیالے بڑے مطمئن انداز میں کہا اور چیف باس کندھے اچکا کر خاموش ہو گیا۔

رابرٹ واپس جا چکا تھا۔ ظاہر ہے درمیانی خفیہ راستہ بھی بند کر دیا گیا ہو گا۔

آئیے باس! — دوسری منزل کے ایک کمرے سے ہم آسانی سے کوٹھی کا صحن اور بیرونی منظر دیکھ سکتے ہیں۔ — لوسیالے کہا اور پھر وہ چیف باس کو ساتھ لئے دوسری منزل پر جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔

اور پھر رابرٹ نے ایک دیوار میں میکنزم کے ذریعے خفیہ دروازہ کھولا اور چیف باس اور مادام لوسیالے کو دوسری طرف جانے کا اشارہ کیا۔ اور وہ دونوں آگے بڑھ گئے۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ دونوں سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچے تو وہ واقعی ساتھ والی کوٹھی میں موجود تھے۔

تھوڑی دیر بعد رابرٹ بھی اپنے چار ساتھیوں سمیت وہاں پہنچا گیا۔ ان کے ہاتھوں میں ایک ایک ریزنگن موجود تھی۔

یہ لیجئے زیر درزیگنیں — میں ضروری سامان شفٹ کر لوں رابرٹ نے کہا۔

کوئی ضرورت نہیں سامان شفٹ کرنے کی — زیر درزیگنیں میں انہیں بے بس کر دوں گی — اور سنو! — تم سب بدستور آؤ

کوٹھی میں رہو۔ — وہ لوگ یقیناً مجھے تلاش کرنے آئیں گے اور جب مجھے نہ پائیں گے تو وہ لازماً تمہیں پکڑ کر تم پر تشدد کرنے کا

کوشش کریں گے۔ اور ایسا ہوتے ہی میں ان پر ریزنگن فائر کر دوں گی۔ لیکن تم اکیلے اندر رہنا۔ تمہارے تمام ساتھی

باہر چلے جائیں اور نگرانی کریں گے تاکہ اگر کوئی باہر رہ جائے تو یہ مجھے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دیں گے۔ — لوسیالے تیز تیز لہجے

میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”لیں مادام! — جیسے آپ کا حکم۔“ رابرٹ نے کہا اور پھر انہوں نے اپنے ساتھیوں کو واپس چلنے کا حکم دیا اور وہ تیزی سے کوٹھی سے

بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

اس کا مطلب ہے کہ تم اس مادام لوسیا کو زندہ پکڑنا چاہتے ہو۔
جولیانے کہا۔

ہاں! — اور یہ ضروری ہے — اس سے ہم سورہینڈز کی
تنظیم اور اس کے چیف باس کے متعلق تفصیلات حاصل کر سکتے ہیں۔
اس کے بعد اس تنظیم کا مکمل خاتمہ آسان ہو جائے گا۔ — میں اس
سارے قضیے کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنا چاہتا ہوں۔ — عمران نے
سر ہلاتے ہوئے کہا۔

لیکن قضیہ کیا ہے — کچھ اس کا بھی تو پتہ چلے۔ — صفدر
نے کہا۔

یہ منشیات کا چکر ہے۔ اتنا تو ہمیں معلوم ہے۔ — باقی تفصیلات
اپنے باس سے پوچھ لینا۔ — اگر میں نے تمہیں تفصیل بتانی شروع کر
دی تو پھر مجھے یہاں نمائشی عدالت لگانی پڑے گی۔ — عمران نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

نمائشی عدالت! — کیا مطلب؟ — جولیانے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

اچھا! — تمہیں اس سے واسطہ نہیں پڑا۔ — اس لئے تم اس کا
مطلب نہیں سمجھ سکتیں۔ — یہ شوہر اور بیوی کے درمیان ہونے والے
قضیے نمائش کے لئے لگائی جاتی ہے۔ — عمران نے جواب
دیا اور اس بار اس کے ساتھی مسکرا دیئے۔

تم پر پھر دورہ پڑنے لگا ہے۔ — جولیانے برا سامنہ بناتے
ہوئے کہا۔

عمران نے کار جے جے کالونی کے پہلے چوک پر پہنچ کر ایک
سائیڈ پر روک دی اور خود باہر آگیا۔ جولیا بھی اس کے ساتھ ہی نکل آئی۔
چند لمحوں بعد صفدر اور صدیقی کی کاریں بھی وہاں پہنچ گئیں اور
وہ بھی عمران اور جولیا کو کار سے باہر دیکھ کر خود بھی باہر آگئے۔

سنو! — ہم نے اس کالونی کی کوٹھی نمبر بتیس پر ریڈ کرنا ہے
ایک بین الاقوامی مجسمہ تنظیم سورہینڈز کی مادام لوسیا ہمارا ٹارگٹ
ہے۔ — اب میری بات غور سے سنو! — مادام لوسیا کو یقیناً علم
نہ ہوگا کہ کوٹھی پر ریڈ ہو رہا ہے۔ — اس لئے وہ اپنی جگہ مطمئن
ہوگی۔ — اور نہ جانے اس کوٹھی میں کتنے افراد ہوں۔ اس لئے میں اور
جولیا ماسک میک اپ کر کے کوٹھی کے اندر جائیں گے۔ — اور تم
لوگ باہر سے نگرانی کرنا۔ — اگر ضرورت پڑی تو میں تمہیں ریڈ کاشن
دے کر بلا لوں گا۔ — عمران نے انہیں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

اوہ! کیا وہ نارائن کے باشندے تھے۔ جیسے اس وقت ہم ہیں۔۔۔۔۔؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔
ہاں!۔۔۔ بالکل وہ آپ جیسے تھے۔۔۔۔۔ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے۔۔۔ اب میری بات سن لو۔۔۔ میں اور جولیا کار میں اندر جاتیں گے۔۔۔ جب کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت باہر رہو گے۔۔۔ اور جب میں ریڈ کاشن دوں گا۔ تب تم نے سب سے پہلے ان نگرانی کرنے والوں پر قابو پانا ہے پھر اندر آنا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

میرا خیال ہے کہ اگر ان نگرانی کرنے والوں پر ہم پہلے قابو پالیں تب آپ اندر جائیں۔۔۔۔۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ عین موقع پر کوئی مسئلہ کھڑا ہو جائے۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔
چلو ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ لیکن اس طرح اگر اندر والے چونک پڑے تو۔۔۔۔۔؟ عمران نے جواب دیا۔

نہیں!۔۔۔ میں نے ان کی پوزیشنیں چیک کی ہیں۔ ان پر آسانی سے قابو پایا جاسکتا ہے۔۔۔۔۔ وہ ایک زیر تعمیر کو صحن کی دیوار کی ارد گرد میں اکٹھے موجود ہیں۔۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

اگر ایسا ہے تو پھر ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ جاؤ پہلے ان کا بندوبست کر آؤ۔۔۔۔۔ اور سنو!۔۔۔۔۔ واپس یہاں آنے کی ضرورت نہیں۔
واپس ٹرانسمیٹر پر کاشن دے دینا۔۔۔۔۔ ہم یہاں سے چل پڑیں گے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا کار سے نیچے اتر گیا۔

نہ دورہ پڑنے پر ہی تو یہ عدالت لگائی جاتی ہے۔۔۔۔۔ بہر حال صفدر! تم پہلے جا کر کوٹھی نمبر بیس کا جائزہ لو۔۔۔۔۔ ہو سکتا ہے انہوں نے بیرونی طور پر نگرانی کا انتظام کیا ہو۔۔۔۔۔ میں اور جولیا اس دوران میک آپ کر لیتے ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔
تم کس قسم کا میک آپ کرنا چاہتے ہو۔۔۔۔۔ کیا وہ مادم لوسیا تمہیں پہچانتی ہے۔۔۔۔۔؟ جولیا نے پوچھا۔

پہچاننے والا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔۔۔ میں اندر داخل ہونے اور مادم لوسیا سے ملنے کے لئے میک آپ کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ ہم نے نارائن کے باشندوں جیسا میک آپ کرنا ہے تاکہ اپنے ہی ملک کے لوگوں کو دیکھ کر اس کا جذبہ ہم وطنی جاگ پڑے۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر وہ دوبارہ کار کے اندر بیٹھ گیا۔ اس نے میٹک کے نیچے موجود باکس سے میک آپ ماسک نکالے اور پھر سب سے پہلے اس نے اپنے چہرے اور سر پر ماسک چڑھا کر اسے بیک سر کی مدد سے ایڈجسٹ کیا۔ اب وہ شکل۔ نقوش اور رنگت کے لحاظ سے واقعی نارائن کا ایک باشندہ لگ رہا تھا۔ اس کے بعد جولیا کا میک آپ بھی اس نے خود کیا اور سر طرف سے مطمئن ہو کر وہ باہر نکلنے ہی لگا تھا کہ کار کا پچھلا دروازہ کھلا اور صفدر اندر داخل ہو کر بیٹھ گیا۔

عمران صاحب!۔۔۔۔۔ میرے خیال میں کوٹھی کی باقاعدہ نگرانی ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ میں نے چار غیر ملکیوں کو تو مارک کیا ہے۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

عمران! — ایک بات تو بتاؤ۔۔۔ صفدر کے جانے کے بعد جو لیا
مکلفیت اشتہاتی سنجیدہ، لمبے میں کہا۔

ایک بات — کیا مطلب! — ایک سے زیادہ بتانے کی اجازت
 ہے۔ — عمران نے چونک کر جواب دیا اور جویا بے اختیار مسکرا دی۔
 "نہیں! — فی الحال ایک بات۔ —" جویا نے دوبارہ سنجیدہ ہوتے
 دئے کہا۔

اچھا پوچھو! — لیکن تم بھی ایک ہی بات پوچھنا — عمران نے

مکراتے ہوئے لہا۔
میں نے محسوس کیا ہے کہ تم جلد ہی کسی لڑکی سے شادی کر کے والے
ہو۔ اور وہ بھی اپنی کسی رشتہ دار لڑکی سے۔ میں صرف اتنا
پوچھنا چاہتی ہوں کہ وہ لڑکی کون ہے۔ جو لیا کا لہجہ بے حد
بجندہ تھا۔

سجیدہ تھا۔
 "تم نے غم کس کیا ہے۔۔۔ واہ! بہت خوب۔۔۔" عمران نے
 مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”جواب تو دے دیا ہے اور کیا تاؤں“ — عمران نے شہزاد

بھرے بچے میں کہا۔
 "نہیں۔ — واضح طور پر بتاؤ" — جو لیا نے مونٹ کاٹتے ہوئے

پوچھا۔ تم نے خود واضح بات نہیں کی۔ یہ لفظ محسوس تو بڑا وسیع لفظ ہے۔۔۔ عمران نے بات ٹالنے کے لیے انداز میں حجاب دیا۔

میں نے لفظ محسوس اس لئے استعمال کیا ہے سن ایک بات اور
یکلخت بدل گیا ہے۔ پہلے تم بات بات پر مذاق تھا والی ملحظہ کو سمجھتی
یہ مذاق مجھے بے حد برا محسوس ہوتا تھا۔ لیکن اب کافی دنوں سے تمہارا
رویہ بدلا ہے تو مجھے یوں محسوس ہونے لگا ہے جیسے تم اس بارے میں
کوئی فیصلہ کر چکے ہو۔ اور میں تمہارے خاندانی رسم و رواج کو بھی
جانتی ہوں۔ تمہاری والدہ لازماً اپنے ہی خاندان کی کسی لڑکی کو اپنے
انکھوتے بیٹے کی بیوی بنانا چاہتی ہوں گی۔ جو لیا کے بلجے میں
بے پناہ سنجیدگی متی۔

بے پناہ سنجیدگی تھی۔
تم چونکہ بے حد سنجیدہ ہو گئی ہو۔ اس لئے میں بھی تمہیں سنجیدگی سے
جواب دے رہا ہوں۔ تم ہر لحاظ سے ایک اچھی لڑکی ہو۔ لیکن میں
جو اپنا فطر و اثر صاحبہ!۔ ہماری زندگیاں ملک و قوم کی خاطر وقف ہیں
ہمارا سرسائیں ملک کی امانت ہے اور جس پہنچ پر ہماری زندگیاں گزر رہی
ہیں یا گزریں گی۔ اس پیشچ پر ہمارے ذاتی احساسات و جذبات
کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ اس لئے میں اس زندگی میں شادی
جیسے کھیڑے پالنے کا قطعی قائل نہیں ہوں۔ یہ ان لوگوں کا کام
ہے جو کم از کم سیکرٹ سروس سے متعلق نہیں ہیں۔ اور پھر ہم میں
سے کسی کی زندگی کا چرخ صرف ایک گولی کا مرہونِ منت ہے۔
اور یہ گولیاں ہر لمحے ہمارے ارد گرد برستی رہتی ہیں۔ باقی رہی
مذاق کرنے والی بات۔ تو دراصل یہ مذاق صرف ذہن کو ہلکا چلکا
رکھنے اور کارکردگی میں سنجیدگی کی گرد جھاڑنے کے لئے ہوتا تھا۔
میرا قطعاً یہ مقصد نہیں رہا کہ میں تمہارے یا کسی اور کے جذبات و احساسات

کر لیا ہے اور خود بھی پوزیشن سنبھال لی ہیں۔ لیکن ایک بات اور میں بتانا چاہتا ہوں۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ ساتھ والی ملحقہ کوشی جس کا نمبر اکٹیس ہے اس کی دوسری منزل کے ایک کمرے میں ایک غیر ملکی عورت اور ایک غیر ملکی مرد موجود ہیں۔ غیر ملکی عورت کے ہاتھوں میں ایسی گن ہے جیسے ریزگن ہوتی ہے۔ اور اس کی نظریں بھی کوشی نمبر بتیس پر جمی ہوتی ہیں۔ اور۔۔۔ صفدر نے کہا۔

”اوہ! — آج شاید محسوسات کا عالمی دن منایا جا رہا ہے۔
پہلے جو لیا نے بھی یہی کہا ہے کہ اس نے محسوس کیا ہے۔ اور اب
تم بھی محسوس کر رہے ہو۔ اور“ — عمران نے کہا اور دوسری طرف
سے اُسے صفدر کا ہلکا سا تعقیب سنائی دیا۔

میں جولیہ نے جو محسوس کیا ہوگا وہ میں جانتا ہوں۔ البتہ میں نے جو محسوس کیا ہے وہ بھی درست ہی ہے۔ گو اس کو مسمیٰ کی دوسری منزل کے کمرے کے ٹیٹے ٹینڈر ہیں لیکن جب مجھے شک ہوا تو میں نے اس کا بغور جائزہ لیا ہے۔ اور — صفدر نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"تم نے بھی درست محسوس کیا ہے۔۔۔ اب سارا کھیل مجھے بھی
 محسوس ہونے لگا ہے۔۔۔ یہ غیر ملکی عورت یقیناً مادام لوسیا ہوگی۔
 اور اسے یقیناً ہماری آمد کی اطلاع مل گئی ہے اس لئے وہ بریزن
 لئے ہماری محسوسات کو منہدم کرنے کے لئے تیار بیٹھی ہے۔۔۔ تم
 الیا کرو کہ کوٹھی نمبر بتیس کے ساتھ ساتھ آکتیس کی نگرانی بھی کرو۔ اب
 میں پہلے کوٹھی نمبر آکتیس کو محسوس کروں گا۔ اور"۔۔۔ عمران نے کہا۔

عمران! — ایک لیکن جب چیف باس اکیسٹو نے مجھے بتایا کہ میرا
نے بھگت انتہائی سنجی۔ احساسات کو مجروح کر رہا ہے تو میں نے
سے سات لکیریں نکالی ہیں۔ اور اگر کہو تو تمہارے سامنے
آٹھویں لکیر بھی نکال سکتا ہوں۔ عمران جواب کے آغاز میں
تو بیحد سنجیدہ تھا لیکن آخر میں آکر اس کی زبان پھر غیر سنجیدگی کی طرف
مائل ہونے لگی۔

ماں ہونے لگی۔
 'مطلب سے کہ تم اب ہم سے وہ خواب بھی چھین لینا چاہتے ہو۔ جو
 ہماری پتھر ملی زندگی میں کبھی بھی چھل کھلا دیتے ہیں۔' — ٹھیک
 ہے تمہاری مرضی۔ جولیا نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔
 'واہ! — کیا خوبصورت ڈائلاگ ہے۔' — کرلنے ناول میں
 پڑھا ہے۔ — عمران نے کہا اور جولیا بے اختیار مسکرا دی۔
 یہ ڈائلاگ نہیں۔ حقیقت ہے۔' — جولیا نے ہونٹ

کاٹتے ہوئے جواب دیا۔
لیکن ابھی تو تم خواب کہہ رہی تھیں۔ — عمران نے چونک کر کہا اور جولیانا نے سجدے جواب دینے کے کار کا دروازہ کھولا اور باہر نکل گئی اور عمران بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھرنے لگا۔
اسی لمحے عمران کی کلائی پر ضربیں لگنے لگیں تو اس نے چونک کر ریٹ واپس کا بٹن باہر کھینچ لیا اور اس کے ساتھ ہی ڈائل پر سرخ رنگ کا بندرہ چلنے بجھنے لگا۔

”ایس عمران اسٹڈنگ۔ اوور“ — عمران نے کہا۔
”صفدر بول رہا ہوں عمران صاحب! — ہم نے چاروں کو ایڈ“

آگے جا کر ایک زیر تعمیر کوٹھی کی عقبی دیوار کے ساتھ روکی اور پھر کار سے نیچے اتر آیا۔

اس وقت عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور جولیا بھی سر ہلاتی ہوئی نیچے اتر آئی۔

کوٹھی نمبر آئیس کی عقبی دیوار خاصی نیچی تھی۔ اور دوسری منزل کی اس طرف کوئی کھڑکی بھی نہ تھی اس لئے عمران جولیا سمیت بڑے اطمینان سے چلتا ہوا عقبی دیوار کی طرف بڑھ گیا۔

اور پھر چند لمحوں بعد ہی وہ دونوں اس دیوار کو پار کر کے کوٹھی کے اندر پہنچ گئے۔ چند لمحے دیوار کے ساتھ دیک کر انہوں نے دیوار سے کودنے کا رد عمل چیک کیا اور پھر عمران تیزی سے آگے بڑھ گیا جولیا اس کے پیچھے تھی۔

کوٹھی کی عقبی طرف پانی کے پائپ اوپر چھت تک جا رہے تھے چنانچہ عمران ایک پائپ کی طرف بڑھا اور پھر وہ کسی پھر تیلے بندر کی طرح اوپر چڑھتا گیا۔ ظاہر ہے جولیا نے بھی اس کی پیروی کی۔ اور چند لمحوں بعد وہ دونوں یکے بعد دیگرے چھت پر پہنچ گئے۔

”صرف کناروں پر آہستہ چلنا۔ نیچے وہ لوگ موجود ہیں۔ انہیں پیروں کی دھمک محسوس نہیں ہونی چاہیے۔“ عمران نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

”مجھے سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں جانتی ہوں۔“ جولیا نے برا سامنے بنا تے ہوئے کہا۔

”اوہ! اچھا اچھا!۔ میں بھول گیا تھا کہ تم محسوس کر سکتی ہو۔“

”اوہ!۔ میں سمجھ گیا۔ پہلے آپ کوٹھی نمبر آئیس پر ریڈ کرنا چاہتے ہیں۔ اس کی عقبی طرف کھلی ہوئی ہے۔ اور“ صفدر نے جواب دیا۔

”اوسکے!۔ ان محسوسات کا شکریہ!۔ اور اینڈ آل۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر واپس ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اپنا میک آپ صاف کرنا شروع کر دیا۔

”کیا کر رہے ہو۔ میک آپ کیوں صاف کر رہے ہو؟“ جولیا نے کار میں بیٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں نے محسوس کیا ہے کہ۔“ عمران نے کہنا شروع ہی کیا تھا کہ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں اسے ٹوک دیا۔

”سنو عمران!۔ تمہیں میرا مذاق اڑانے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔“ جولیا کا لہجہ واقعی بے حد غصیلہ تھا۔

”بالکل یہی بات میں نے محسوس کی تھی تو تم ناراض ہو گئیں۔ بہر حال صفدر کی کال سے صورت حال بدل گئی ہے۔ کوٹھی نمبر بتیس میں ہمارے لئے جال بچھایا گیا ہے۔ اس لئے اب پروگرام بدل دیا ہے میں نے۔“ عمران نے جواب دیا۔

”تو میں بھی میک آپ ختم کر دوں۔“ جولیا نے کہا۔

”ہاں۔“ عمران نے مختصر سا جواب دیا اور جولیا نے بھی ماسک اتارنا شروع کر دیا۔ اور عمران کار آگے بڑھالے گیا۔ پھر اس نے کوٹھی نمبر آئیس کی سائیڈ روڈ پر کار موڑ دی۔ اور اسے بڑے اطمینان سے چلاتا ہوا اس کے عقب میں لے گیا۔ ادھر چھوٹی سڑک تھی۔ عمران نے کار

کھلے ہوتے پٹ کے ساتھ رکھا اور دوسرے لمحے کمرہ گولی چلنے کے زوردار دھماکے سے ٹوٹا اٹھا۔ اور گولی چلتے ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے لپکا اور اس نے پوری قوت سے لات مار کر بند دروازہ کھولا اور ریوالور اٹھاتے اندر داخل ہو گیا۔

”تو کیا محسوس ہونے لگا ہے ماوام لوسیا! — میں بھی تو سنوں۔“
عمران نے ریوالور کا زنج ان دونوں کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ اور کمرے میں موجود دونوں کی آنکھیں حیرت سے اس قدر پھیل گئیں کہ عمران کو خطرہ محسوس ہونے لگا کہ اگر یہی صورت حال رہی تو پھر چہرے پر آنکھیں ہی آنکھیں رہ جائیں گی۔

عمران نے مکرراتے ہوئے جواب دیا۔ اور جولیا نے ہونٹ دبا لئے۔
اب وہ اس لمحے کو سمجھتا رہی تھی جب اس نے عمران سے بات کی تھی۔
کیونکہ اب عمران ایک نئے انداز سے اسے مسلسل زچ کرنے پر تل گیا تھا۔
یشرھیوں کے دروازے سے مکمل کردہ انتہائی احتیاط سے یشرھیاں اترتے ہوئے نیچے پہنچے اور پھر ان کے کانوں میں کسی کے ہاتھ کرنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور عمران نے جیب سے ریوالور نکالا اور آہستہ آہستہ راہداری میں چلتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھنے لگا جہاں سے باتیں کرنے کی آوازیں آرہی تھیں۔ جولیا بھی اب بے حد محتاط ہو گئی تھی۔
دروازہ بند تھا لیکن اس کی سائیڈ میں موجود کھڑکی کے پٹ کھلے ہوئے تھے۔ اور عمران نے کھڑکی کے پاس ٹک کر آہستہ آہستہ سر اگے بڑھایا۔
کمرے میں ایک عورت اور مرد موجود تھے۔ اور دونوں کی ان کی طرف سائیڈ تھی۔ اور ان کی نظریں دوسری طرف جمی ہوئی تھیں۔
”میرا خیال ہے لوسیا — وہ لوگ نرکان سے یہاں کا پتہ معلوم نہیں کر سکے۔ ورنہ اب تک لازماً وہ یہاں پہنچ جاتے۔“ اس مرد نے قدرے تیز آواز میں کہا۔
”مجھے بھی اب یہی محسوس ہونے لگا ہے چیف باس۔“ اس روکی نے جواب دیا۔

”یہ بھی محسوس کر رہی ہے۔“ عمران نے مڑ کر دھیمے لہجے میں جولیا کے کان میں کہا اور جولیا اس بار بے اختیار مکرادی۔
”انتہائی ہوشیار رہنا۔“ یہ محسوس بیگم مجھے کچھ زیادہ ہی تیز لگ رہی ہے۔“ عمران نے کہا اور پھر اس نے ریوالور کو کھڑکی کے

ہونٹ دہاتے ہوئے کڑخت لہجے میں جواب دیا۔

”بس یہی ایک مرض ہے مجھ میں۔ اسی لئے تو مس جولیا نافرواڑ
بھی مجھ سے ناراض رہتی ہیں۔“ عمران نے منہ بتاتے ہوئے کہا۔
”تم آخر کیا بکواس کر رہے ہو۔“ اور تم کون ہو؟“ چیف باس

نے ٹیکٹ فیس سے چپختے ہوئے کہا۔
”تم اچھے چیف باس ہو کہ اپنی ہی تنظیم کو بکواس کہہ رہے ہو۔“

”لیے تم نے یہاں آکر میرا اچھا خاصا خرچہ بچا دیا ہے۔“ ورنہ پہلے
میرا خیال تھا کہ میں مادم لوسیا کے ساتھ ہینی مون منالے کے لئے جب
نارن جاؤں گا تو تم سے ملاقات ہو جاتے گی۔“ عمران نے جواب
دیا۔ اس کے لبوں پر بڑی شرارت بھری مسکراہٹ دوڑ رہی تھی۔

”عمران!۔“ وقت ضائع کرنے کی کیا ضرورت ہے؟“ جولیا
نے سخت لہجے میں کہا۔ اُسے شاید عمران کا ہینی مون والا فقرہ پسند نہ آیا
تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا۔ مادم لوسیا ٹیکٹ
اس طرح اچھلی کر جیسے سبلی چمکتی ہے اور عمران اور جولیا دونوں ہی ضرب
کھا کر بے اختیار کئی قدم پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گئے۔

اسی لمحے چیف باس نے ٹیکٹ دروازے کی طرف چھلانگ لگائی
لیکن دوسرے لمحے وہ بڑی طرح چنچا ہوا پشت کے بل واپس فرش
پر جا گرا۔

”تم کہاں جا رہے ہو مشر چیف باس!۔“ پہلے فیصد تو ہونے
دو کہ مجھے کس کے ساتھ ہینی مون منانا ہے؟“ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم کون ہو؟“ مادم لوسیا نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔
”یہ گن اس کے ہاتھوں سے نکل کر دور کوٹنے میں جا گری تھی۔ اور اس کے
ساتھ کھڑے چیف باس کے چہرے پر ابھی تک حیرت کے آثار نمایاں تھے۔
”اوہ!۔“ اچھا اچھا۔ تعارف بھی ضروری ہے۔“ دراصل
ہم ویسی ٹائپ کے لوگ ہیں اس لئے بغیر تعارف کے ہی بات چیت شروع
کر دیتے ہیں۔“ ویسے تعارف کی میرے خیال میں ضرورت بھی نہیں
کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تمہارا نام مادم لوسیا ہے۔“ اور یہ چیف باس
ہے۔“ اور اب تم پوچھو گی کہ کس کا چیف باس۔“ تو میں بڑے
اطمینان سے صحیح جواب دے کر انعام حاصل کرنے کا حقدار بن جاؤں گا۔
”بس میرا جواب ہو گا۔“ سلور ہینڈز۔“ اور تم چیخ کر انعام کا اعلان کر
دو گی۔“ عمران کی زبان بڑی روانی سے چل پڑی تھی۔
”تمہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوتی ہے مشر۔“ مادم لوسیا نے

ادھر مادام لوسیانے ان پر چھلانگ لگا کر قلابازی کھائی اور ایک بار وہ اچھل کر ان پر ضرب لگانے کے لئے بڑھی۔
 جولیا نے عمران کے چہرے کی ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور جولیا کے ہاتھ سے ریو اور پہلی ہی ضرب کی وجہ سے نکل کر دور جا گیا تھا۔
 عمران کی آواز سنتے ہی بیکھرت اچھل کر ایک طرف ہٹی اور اچھل کر اپنے اوپر آتی ہوئی مادام لوسیا کو اس نے کسی لٹو کی طرح گھوم کر لات جمادی اور مادام لوسیا چھتی ہوئی پلٹ کر پیچھے گری ہی تھی کہ اس بار جولیا نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ وہ عمران کا مطلب سمجھ چکی تھی کہ اسے اس مادام کو سنبھالنا ہے۔

چیف باس نیچے گرتے ہی کسی گیند کی طرح اچھلا اور اس نے بیکھرت گھوم کر عمران کے پہلو پر ضرب لگانی چاہی۔ لیکن عمران اس سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے گھوما اور اس بار چیف باس کے حلق سے ذبح ہوئی ہوئی بکری جیسی غرغراہٹ نکلی اور وہ فرش پر گر کر اس طرح ہاتھ پیر پٹختے لگا جیسے اس کے جسم سے کوئی جبراً روح کو باہر کھینچ رہا ہو۔
 آرام سے پڑے رہو مشر چیف باس! میں ذرا اطمینان سے محسوسات کی جنگ دیکھنا چاہتا ہوں۔ عمران نے کہا۔ اور چیف باس واقعی چند لمحے پھڑکنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ عمران کی گھومتی ہوئی لات کی زوردار ضرب نے چیف باس کی ریڑھ کی ہڈی کے بیک وقت کسی مہرے توڑ دیتے تھے۔

ادھر جولیا اور مادام لوسیا کے درمیان واقعی زوردار لڑائی جاری تھی۔
 مادام لوسیا کے لڑنے کا انداز بار بار تھا کہ وہ کسی صورت میں بھی جولیا سے

کم نہیں ہے۔ اور پھر واقعی اس نے جولیا کو بڑے ماہرانہ انداز میں اس کے خوفناک داؤد بلیک کو برے میں پھنسا لیا تھا۔ جولیا کا سر زمین پر ٹکا ہوا مادام کے دونوں پیروں میں جکڑا ہوا تھا اور اس کی دونوں ٹانگیں مادام لوسیا نے پکڑ کر انہیں مخالف سمتوں میں دبا رکھا تھا اور عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ ایک لمحے کے لئے اس نے سوچا کہ وہ آگے بڑھ کر جولیا کو اس خوفناک داؤد سے نجات دلا دے۔ لیکن پھر وہ رک گیا۔ کیونکہ اگر وہ ایسا کر دیتا تو پھر جولیا باقی تمام عمر احساس کمتری کا شکار ہو جاتی۔ اور اسی لمحے جولیا نے بیکھرت زمین پر ٹکی ہوئی اپنی دونوں کہنیاں تیزی سے گھمائیں اور زوردار ضرب مادام لوسیا کی پنڈلیوں پر ماری اور مادام لوسیا نے اختیار چھتی ہوئی نیچے جا گری۔ یہ بلیک کو برا سے بچنے کا سب سے مشکل ترین دفاع تھا۔ لیکن جولیا نے واقعی اسے بڑے ماہرانہ انداز میں استعمال کیا تھا۔

ویل ڈن جولیا! لیکن میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں صبر سے سب محسوسات کا انتظار کرتا رہوں۔ عمران نے کہا اور عمران کے اس فقرے نے واقعی جولیا کے جسم میں جیسے پارہ سا بھر دیا۔

مادام لوسیا نے گرتے ہی کر دٹ بدل کر جولیا کو اپنے جسم کے نیچے دبا لیا۔ لیکن جولیا نے اپنے جسم کو زور سے پیچھے کی طرف جھٹکا دیا اور اس کے دونوں پیروں پر قوت سے مادام لوسیا کی ٹھوڈی پر پڑے اور مادام لوسیا کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی گئی اور اس کی گرفت خود بخود جولیا کی ٹانگوں پر ختم ہو گئی اور جولیا نہ صرف اچھل کر کھڑی ہونے

”لیں صدف اٹھنگ۔ اور“ دوسری طرف سے صدف نے جواب دیا۔
 ”گر وہ کے سرغند قابو میں آچکے ہیں۔ اب میں کوٹھی میں جا رہا ہوں۔“ میرا خیال ہے کہ اندر ایک دو آدمی ہی ہوں گے۔ کیونکہ ہمیں ٹریپ کرنے کے لئے وہ زیادہ آدمی اندر نہ رکھ سکتے تھے۔ بہر حال تم ہوشیار رہنا۔“ ہو سکتا ہے میرا خیال غلط ہو۔ اور“ عمران نے کہا۔

”آپ اکیلے جائیں گے۔ اور“ دوسری طرف سے صدف نے چونک کر کہا۔

”فی الحال تو اکیلا ہی ہوں اس لئے اکیلا ہی جانا پڑے گا۔ اور“ ایتھال“ عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اور جولیا بھی مسکرا دی۔

”تم ان کا خیال رکھنا۔ انہیں زندہ رہنا چاہیے۔ کیوں ان سے باقی تنظیم کی تفصیلات معلوم کرنی ہیں۔“ عمران نے آگے بڑھ کر ایک طرف پڑی ہوئی ریزگن اٹھاتے ہوئے جولیا سے کہا اور جولیا کے سر ہلانے پر وہ دوڑتا ہوا کمرے سے نکلا اور پھر راہداری کر اس کر کے وہ بیڑھیاں اترتا ہوا نیچے برآمدے میں آگیا۔ ملحقہ کوٹھی کے ساتھ مشرق دیوار کچھ زیادہ اونچی نہ تھی اس لئے وہ برآمدے سے ہوتا ہوا مشرق دیوار تک پہنچا اور پھر اس نے گن کاندھے سے لٹکانی اور اچھل کر دونوں ہاتھ دیوار پر رکھے۔ دوسرے لمحے اس کا جسم قوس کی صورت میں اچھل کر دیوار پر جا کر ٹک گیا۔ کوٹھی خالی نظر آ رہی تھی۔ عمران ایک لمحہ دیکھتا رہا۔

میں کامیاب ہو گئی بلکہ اس نے کسی لٹو کی طرح گھوم کر پوری قوت سے سینڈل کی ٹو مادام لوسیا کے جڑے پر ماری اور پھر یکجہت جھک کر اس نے لوسیا کے ضرب کھا کر مڑتے ہوئے جسم کو دونوں ہاتھوں میں پکڑا اور اسے یکجہت ذرا سا اوپر اٹھا کر چکر دے کر نیچے پھینکا کہ مادام لوسیا پوری طرح مڑ ہی نہ سکی البتہ اس کا چہرہ جولیا کے سامنے آگیا اور پھر جولیا نے اچھل کر دونوں پیر جوڑ کر پوری قوت سے اس کے چہرے پر جھادیئے۔ اور مادام لوسیا کے صلب سے خونناک چیخ نکلی۔ جولیا کی نوک دار ایڑیوں اور جوتے کی ضرب نے واقعی مادام لوسیا کے چہرے کا بھرتہ بنا کر رکھ دیا اس کی ناک پچک گئی تھی اور دونوں گالوں میں خونناک سوراخ بن گئے تھے اور مادام لوسیا ایک لمحے کے لئے پھڑکی اور پھر ساکت ہو گئی۔

”بس بس۔ تم نے تو اس بیچاری کو بالکل ہی غیر محسوس بنا دیا ہے اس کا چہرہ تک بگاڑ دیا ہے۔“ عمران نے جولیا کو پکڑ کر ایک طرف ہٹاتے ہوئے کہا۔ کیونکہ جولیا اس کے چہرے پر دوسری ضرب لگانے کے لئے اچھلنے ہی والی تھی اور جولیا باپتی ہوئی ایک طرف ہٹ گئی۔ اس کا چہرہ خون کی حدت سے سرخ پڑ گیا تھا۔ کیونکہ اس نے اپنے آپ کو لوسیا کے جس داؤ سے بچایا تھا اس کا تاثر ابھی تک اس کے چہرے پر موجود تھا۔ یہ ایسا خونناک داؤ تھا کہ جولیا ہمیشہ کے لئے موت کی تار کیوں میں ڈوب سکتی تھی۔

عمران نے واپس ٹرانسمیٹر کا بٹن کھینچا اور پھر جیسے ہی ڈائل پر سرخ نقطہ چمکا، عمران نے گھڑی کو منہ سے لگا لیا۔

”ہیلو۔ عمران کا ٹک۔ اور“ عمران نے کہا۔

ٹرگر دبا دیا۔ اور اس بار گن سے نکلنے والی شاع اس کے جسم سے ٹکرائی اور وہ دوبارہ زمین پر گر کر ساکت ہو گیا۔

عمران چند لمحے خاموش کھڑا رہا۔ پھر آگے بڑھا اور آہستہ آہستہ سائیڈ سے ہو کر سامنے والے برآمدے کی طرف بڑھنے لگا۔ لیکن برآمدہ خالی پڑا تھا۔ عمران برآمدے میں داخل ہوا۔ وہ بے حد چرکنا اور محتاط تھا۔ لیکن پھر اسے معلوم ہو گیا کہ کو بھی خالی پڑی تھی تو وہ تقریباً پوری کو بھی گھوم گیا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اچانک کوئی چھپا ہوا آدمی نکل آئے۔ کیونکہ ایسی صورت میں وہ آسانی سے ہٹ ہو سکتا تھا۔ لیکن جب پوری کو بھی چھان مارنے کے بعد اسے یقین ہو گیا تھا کہ کو بھی میں سوائے اس آدمی کے جو گن کا شکار ہو کر سامنے کے رخ مغنوج ہوا پڑا تھا اور کوئی آدمی نہیں ہے تو وہ تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھتا گیا۔ اس نے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھولی اور پھر باہر نکل کر اس نے صفدر اور اپنے ساتھیوں کو ہاتھ اٹھا کر لائن کلیئر ہونے کا مخصوص اشارہ کیا اور اسی لمحے سامنے موجود ایک بڑے درخت کی اوٹ سے صفدر نکل کر تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

میں پھاٹک کھول رہا ہوں۔۔۔ تم ان چاروں آدمیوں کو کار میں ڈال کر یہاں لے آؤ۔۔۔ اور صدیقی اور کیپٹن شیکل کو بھیج کر طبقہ کو بھی سے مادم لوسیا اور اس کے چیف باس کو بھی اٹھا کر یہاں لے آؤ۔۔۔ عمران نے صفدر کو ہدایات دیں اور پھر صفدر کے واپس آنے پر وہ واپس اندر آیا اور اس نے پھاٹک کا بڑا ٹک کھول دیا۔ تیز قدم اٹھاتا واپس کو بھی میں چلا گیا۔ اسے اب اس حیثیت سے

اور پھر وہ اٹھا اور بجائے اندر کودنے کے وہ دیوار پر تیزی سے دوڑتا ہوا پچھلی طرف کو بڑھ گیا۔ اسے یقین تھا کہ کو بھی کے اندر لازماً کوئی موجود ہوگا۔ اور اگر وہ سامنے کے رخ نیچے کودا تو ہو سکتا ہے کہ وہ نشانہ بن جائے اور کھلی جگہ پر وہ آسانی سے نشانہ بن سکتا تھا۔ اس لئے بجائے نیچے کودنے کے وہ پچھلی طرف گیا۔ اور پھر عمارت شروع ہونے کے مختصر ہی فاصلے پر وہ جان بوجھ کر سائیڈ گلی میں زور سے کود گیا۔ اس کے اس طرح کودنے سے اچھا خاصا دھماکہ ہوا اور عمران چاہتا بھی یہی تھا۔ چنانچہ کودنے کے بعد وہ کندھے سے گن اتار کر تیزی سے عمارت کی دیوار کے ساتھ چپک گیا۔ چونکہ یہ سائیڈ گلی سامنے اور پچھلے لائن دونوں طرف کھلتی تھی۔ اس لئے وہ فیصلہ نہ کر پا رہا تھا کہ اسے پچھلے لائن سے چپک کیا جائے گا یا سامنے سے۔ اس لئے وہ دیوار سے چپکا ہوا دونوں طرف بڑے چوکنے انداز سے دیکھ رہا تھا۔

اسی لمحے اس کے حساس کانوں میں عمارت کے سامنے کے رخ کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی اور اس کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑنے لگی۔ وہ جلدی سے آگے بڑھتا گیا۔ اور پھر عمارت کے کونے پر جا کر رُک گیا۔ چند لمحوں بعد ایک آدمی کے سامنے کے رخ سے سائیڈ پر آنے کی آہٹ سنائی دی۔ پھر ایک غیر ملکی نے سر باہر نکال کر سائیڈ گلی میں جھانکا ہی تھا کہ عمران نے ریز گن کا ٹرگر دبا دیا۔ ریز گن سے سرخ رنگ کی شاع نکلی اور جھانکتے ہوئے غیر ملکی کے چہرے پر پڑی دوسرے لمحے ایک پیچھے کے ساتھ ہی اس غیر ملکی کے گرنے کا دھماکہ سنائی دیا اور عمران اچھل کر آگے آیا۔ وہ غیر ملکی بجلی کی سی تیزی سے اٹھ ہی رہا تھا کہ عمران نے دوبارہ

جو مادام لوسیا گھاٹ سے واپس لے آئی تھی۔ اور پھر جب تک اس کے سامتی اکٹھے ہوتے اس نے ایک الماری کی خفیہ دراز سے وہ جیولری برآمد کر لی۔

اب ان کا کیا کرنا ہے؟ صفدر نے لوسیا۔ چیف باس اور مفلوج ہوئے آدمی کے متعلق پوچھا۔

”بس کھیل ختم اور پیسہ۔۔۔ اوہ سوری!۔۔۔ یہ جیولری ہضم انہیں دانش منزل پہنچا دو۔۔۔ اور اپنے باس کو رپورٹ دے کر تم فارغ۔۔۔ عمران نے کہا۔

لیکن تم۔۔۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔
”میں نے کہا تو ہے کہ جیولری ہضم اور میں یہاں سے سیڑھا صرافہ بازار عبادتوں کا۔۔۔ وہاں اس جیولری کو مکمل طور پر ہضم کرنے کا بندوبست کروں گا۔۔۔ سلیمان نے مجھے آج ہی ایک لمبی چوڑی فہرست دی ہے قرضوں کی کہ اتنا قرضہ چڑھ گیا ہے۔۔۔ چلو کم از کم کچھ تو قرضہ اترنے کی سبیل پیدا ہو گئی۔۔۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا۔۔۔ جیولری کا لفافہ انہیں دکھاتے ہوئے کہا۔

یہ سرکاری مال ہے۔۔۔ ادھر دو۔۔۔ جولیا نے نیکموت اس کے ہاتھ سے لفافہ چھینتے ہوئے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔
”ارے ارے وہ قرضہ۔۔۔ وہ سلیمان تو۔۔۔ عمران نے بڑے گھبراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”شرک پر بھیک مانگ لینا۔۔۔ مجھے۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

لیکن پھر تم نے محسوس کر لیا تو۔۔۔ عمران نے مسکرا کر کہا۔
”میری بلا سے۔۔۔ میں کیوں محسوس کروں گی۔۔۔ تم جو چاہے کرتے پھرو۔۔۔ ہونہوا۔۔۔ میں محسوس کروں گی۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور جیولری کا لفافہ اٹھاتے کار کی طرف اس طرح بڑھ گئی جیسے اس سارے کھیل کی ہیروئن وہی ہو۔
”یار!۔۔۔ تم ہی کچھ سفارش کر دو۔۔۔ وہ سلیمان کا قرضہ۔۔۔ عمران نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے منت بھرے لہجے میں کہا۔
”سلیمان سے ہی قرضہ لینا شروع کر دیں۔۔۔ وہ یقیناً آپ کے زیادہ امیر ہو گا۔۔۔ صفدر نے سنتے ہوئے کہا۔

”اوہ!۔۔۔ واقعی اس کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا۔۔۔ میں نے ایک روز اس کی بنک اکاؤنٹ سلیپ دیکھی تھی۔ ایک پرانی کیتھی میں چھپی پڑی تھی۔۔۔ دس لاکھ روپے جمع تھے۔۔۔ کمال ہے۔۔۔ میرا باورچی ہو کر مجھے قرضہ نہ دے۔۔۔ اس کی جرات ہے۔۔۔ عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا اور صفدر اور باقی ساتھی بے اختیار تہقیر مار کر ہنس پڑے۔

ختم شد